U 3378 H 22-12-07.

Title - BAAGH URDU - GULISTAAN - E - HINDI

Creator - Meer Sher Ali Afsos.

Publisher - Haideri (Delhi).

Date - 1282 H

Pages - 208.

Subjects - Farsi Adab - Shayari - Gulistaan Mutarjim; Gulistan Saadi - Tarjuma.

شریف الحسن بلگرامی پبلشر نے مسلم یونیورسٹی پریس علی گڑھ میں چھپواکر

**دفتر پرو وائس چانسلر، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علی گڑھ سے شائع کیا**
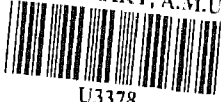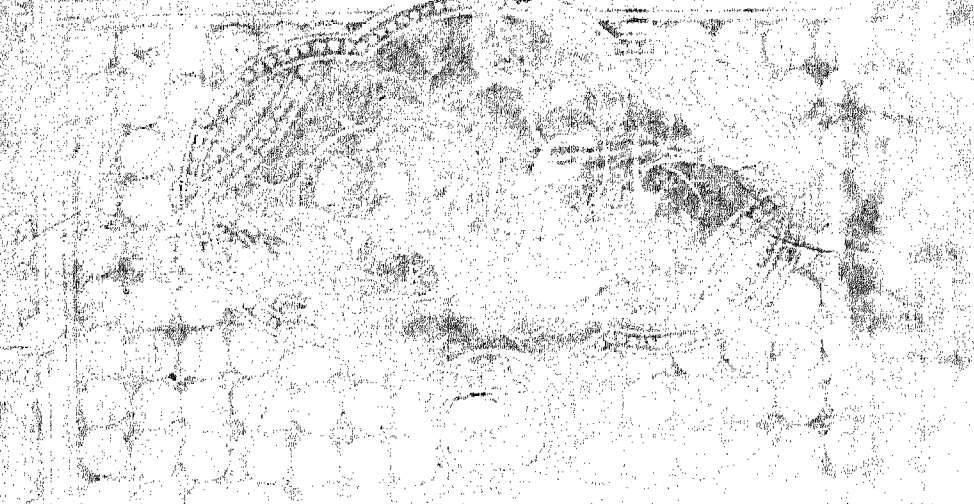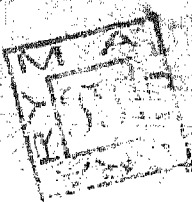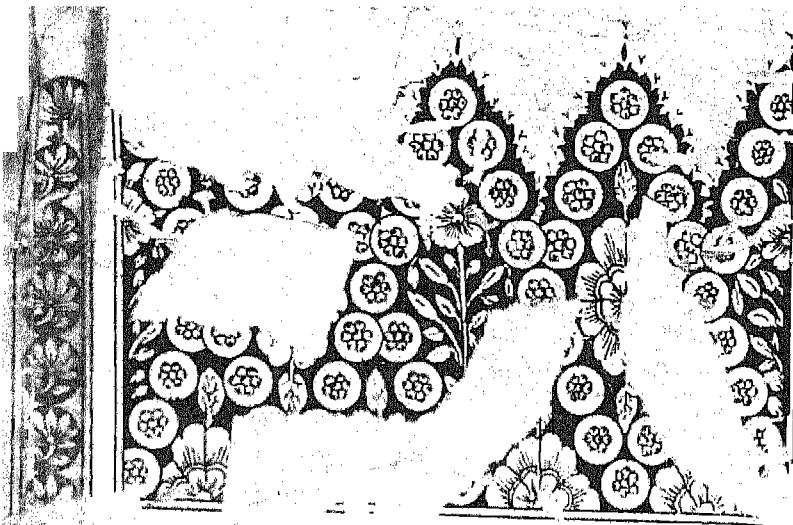
بسم اللہ الرحمن الرحیم

[...]لد و احسان ہی [...] غالب ہی سب پر اور بزرگ ہی سبب طاعت [...]
سبب ہی قُرب کا، اور شکر اُسکا زیادہ کرنے والا ہی نعمت کا جو دم کہ [...]
جاتا ہی مدد گار حیات کا ہی، جو اوپر آتا ہی فرح بخش ذات کا پس ہر ایک
سانس مین دو نعمتین موجود ہین اور ہر ایک نعمت پر ایک شکر واجب ؛

بیت

| | |
|---|---|
| عبد کے دست و زبان مین ہی کیا | شکر سے اُسکے جو ہو عہدہ برا |

چنانچہ خدا تعالی کہتا ہی عمل شایستہ کرو ای آل داؤد ایسی نعمتون سے
اور میرے بندے شکرگذار تھوڑے ہین ؛

قطعہ

| | |
|---|---|
| خوب ہی بندہ وہی جو عجز سے | در پہ صاحب کے کرے [...] |
| ورنہ لایق صاحبی کے اُسکی بہار | کس سے ہو سکتا ہی [...] |

اُسکی رحمت بے حساب کا مینھہ سبھون پر برسا ہی اور اُسکی [...]
دسترخوان سب جگہہ بچھا ہی بندونکی ناموس کا پردہ بہ سبب گناہ [...]

ہاتھ نیاز اٹھائے اور یہ اسطرح عجز سے گڑگڑائے تب خدا کریم کہے ای فر[شتو]
حیا کی ہے مجھے اپنے بندے سے کہ نہین ہی اسکا رب کوئی اور سوائے میرے بس
مین نے اسکو دعا اسکی قبول کی اور حاجت اسکی بر لایا اپنے بندیکی کثرت
سے اور زاری سے [شرم کر]تا ہون ؛

بیت

کرم دیکھ کیا [ہے] یہہ ہی لطف کردگار ۔ گنہ بندہ [کرتا ہے] عاصی وُہ ہے گا شرمسار

معتکف اسکے کعبۂ جلال کے اپنی عبادت کے قصور پر مقر ہین کہ عبادت نہین
ہمنے تیری جو حق عبادت کا [تھا] اور وصف کرنے والے اسکے جمال کے حیران ہو
ہین کہ نہین پہچانا ہمنے حق تیری معرفت کا ؛

قطعہ

جو کوئی مجھ سے پوچھے اسکا وصف ۔ بے نشان کا پتا بتاؤن کہ [کیا]
بیدلی عشاق کشتۂ معشوق ۔ کب نکلتی ہی کشتگان کی [صدا]

ایک صاحب دل مراقبے مین گیا تھا اور کشف کے دریا مین ڈوبا تھا جس وقت کہ
حالت سے نکلا ایک اسکے ہم صحبتی نے گستاخی سے کہا جس باغ مین کہ تو تھا وہان
ہمارے واسطے کیا تحفہ لایا کہا اسنے ارادہ تھا کہ جب پھولونکے درخت تک پہنچونگا
یارونکے واسطے دامن بھر لونگا جب کہ پہنچا گل کی باس نے ایسا مست کیا کہ دا[من]
ہاتھ سے چھوٹ گیا ؛

اشعار

مین چاہا کہ باغ سے چنون پھول ۔ گل دیکھ کے بو سے ہو گیا [مست]
تو سیکھ چلنا عشق کا پروانے سے بلبل ۔ وُہ جلکے ہوا راکھ پھر آواز نہ آئی
یہہ مدعی آگاہ نہین عشق سے مطلق ۔ واقف جو ہوئے انکی خبر پھیر نہ پا[ئی]
[illegible] [سے] باہر گئے نسے وہ ۔ بلکہ کچھ کہ ہمنے سنا اور پڑھا

محفوظ و مامون رکھے اُسکے مُلک اور فرزندوں کو بحرمت آیات کلام اللہ کے

## قطعہ

| | |
|---|---|
| اُسکی نت نیکی رہے دُنیا ہوئی سب جیتے نیک | کی مدد ایزد نے اُسکی رب کے نُصرت کا لوا |
| وُہ شجر یون ہین رہے سرسبز جسکی ہے وُہ جڑ | حُسن ہر روئیدگی اکرام ہیگا تخم کا |

اللہ تعالی زمین پاک شیراز کو حاکمان باعدل کی [illegible] کے باعث او عالمان با عمل کی
توجہ کے سبب قیامت تلک سلامتی کی امان مین رکھے

## مثنوی

| | |
|---|---|
| تو جانتا نہین ہے غربت کی بستیو مین | کی مین نے ایک مدت کس واسطے درنگی |
| باہر نکل گیا تھا جب چھوڑ تنگ ترکان | تب تھا جہان درہم مانند موئے زنگی |
| فرزند آدمی کے تھے گرچہ سارے لیکن | مانند بھیڑیون کی تھی سب کو تیز چنگی |
| آیا جو پھیر پایا آسودہ مُلک بلکہ | چیتو نہین بھی نپائی تنگ خصلت پلنگی |
| تھے اندرون کشور مردان نیک سیرت | باہر ہر ایک سپاہی مانند شیر جنگی |
| اگلوں کے دور مین تو ویسا ہی تھا جو دیکھا | یعنے جہان تہان تھی فریاد دلتنگی |

شعر

| | |
|---|---|
| بر فضل ایزدی سے اور لطف سرمدی سے | یہہ کچھ ہوا بعہد بو بکر سعد زنگی |
| اقلیم پارس کو نہین کچھ خوف دہر مین | جب تک کہ اُسکے سر پہ ہے تو سایہ [illegible] |
| ہرگز کبھو نتانا سکے ایک شخص بدا | کوئی جائے امن جگ مین ہے تیرے آستانہ [illegible] |
| دلجوئی بیکسون کی ہے تجھ پر لازم اور | ہم پر ہی شکر حق پہ ہے و دینا [illegible] |
| ارباب فساد فتنے سے محفوظ رکھہ وہ مُلک | جب تک کہ ہووے باد کو ا[illegible] |

## سبب تالیف کتاب کا

ایک رات مین گذری [illegible] ہوئے دنون پر تامل کرتا تھا اور عمر جو رایگان ہوئی تھی د[illegible]

بالضرورت مرد کا یہی ہے شعور ⁂ زبان سے دنیا کی دل رکھتا ہے دور

مجھے ہین خالی ہین دونون سے سر ⁂ تو گیا بازار سے بن اُمید پر

خوف سے ہیگا دھڑکتا دل مرا ⁂ تو نہ لاویگا رو مال اپنا پھرا

اپنی کھیتی جو کہ کچی کھائیگا ⁂ سیلاب چڑھے اور جا گہہ جائیگا

سعدی جی سے سُن اور کر عمل ⁂ راہ یہہ ہے مرد تو ہو لے تو چل

ان باتون مین تامل کرکے پھر یہہ صلاح دیکھی کہ گوشہ تنہائی مین بیٹھون لوگونکی صحبت چھوڑ دون اور دفتر پریشان گفتاری کے دھو ڈالون بلکہ پھر کلام منتشر نہ کہون

## بیت

جو گوشہ پکڑے کاٹ اپنی زبانکو اور بنے گونگا ⁂ نہووے حکم مین جسکی زبان اُس سے ہے یہ بھی اچھا

کہ ایک دوستون مین سے وہ دوست جو محنت کے کجاوے مین انیس تھا اور محبت کے حجرے مین جلیس موافق رسم قدیم کے آیا ہر چند اُسنے ہنسی ٹھٹھا کیا اور بسیار چاہا جواب اسکو مین نے نہ دیا اور سر کو زانوئے بندگی سے نہ اُٹھایا تب نگاہ رنجیدگی سے مجھکو دیکھکر کہا اُسنے ؛

## قطعہ

ہنسی خوشی سے ذرا آج بول اے بھائی ⁂ کہ اسکلک تجھے ہیگا کلام کا امکان

اجل کا پیک جو کل تیرے پاس پہنچیگا ⁂ تو بالضرور کریگا تو بند اپنی زبان

ایک میرے علاقہ مندون نے اُسکو موافق حال کے آگاہ کیا کہ فلانے شخص نے قصد اور نیت استواری ہے کہ جتنے عمر کے دن باقی ہین اُنمین گوشہ نشین ہو کر خاموشی اختیار کرے اگر تو بھی قدرت رکھتا ہے تو چلا جا اور کنارہ کر کہا اُسنے عزت خدائے عظیم کی اور صحبت قدیم کی کہ دم نہ مارونگا اور قدم نہ اُٹھاؤنگا

کہا مشکل ہی کہ یون بلا موت آئے ہیہ ہنرمندونکو اور اُنکی جاگہہ ملجائے بے ہنرون کو

## بیت

| | |
|---|---|
| گو ہما کا نام جگ سے اُٹھ ہی جائے | بوم کے سائے تلے کوئی نہ آئے |

القصہ یہہ احوال پُرملال حضرت کے سمع مبارک مین پہنچا وہین اُن نا عاقبت فہمونکو حضور مین بُلا کر کما حقہ تنبیہ کی اور گوشمالی واجبی دی پھر ہر ایک کے واسطے حصّے معین کرکے مُلک کی تقسیم کردیا تا اُسمین سے فتنہ و فساد تمام و کمال اُٹھ جائے اور نزاع کسی طرح کی باقی نرہے کہتے ہین دس فقیر ایک کملی مین چین سے سووین اور دو بادشاہ ایک اقلیم مین ہرگز نرہ سکین ؛

## قطعہ

| | |
|---|---|
| ایک روٹی پاس رکھتا ہو اگر مرد خدا | آدھی اُسمین سے مقرر دے فقیرون کو یقین |
| ساتون اقلیمونکا مالک گو کہ ہووے بادشاہ | ملک کی خواہش نہو پھر اُسکو یہہ ممکن نہین |

## چوتھی حکایت

عرب کے چورون مین سے ایک طایفہ پہاڑ کی بلندی پر بیٹھا رہتا تھا اور رستا کاروان کی آمد و رفت کا بلکہ سب مسافرونکے بھی آنے جانے کا مسدود کیا تھا شہر شہر کی رعیت اور گاؤن گاؤن کے باشندے تاخت تاراج سے اُنکی تنگ آئے تھے اور لشکر بادشاہ کا بھی مکر و فریب سے اُنکے نہایت عاجز تھا اس سبب سے پہاڑ کی چوٹی پر ایک جائے پناہ اُنکے ہاتھ آئی تھی اور اُسی مین جا بود و باش بنائی تھی صاحب تدبیر اس مملکت کے اور رئیس وہانکی سلطنت کے اکثر باہم مشورت کرتے کہ اگر یہہ گروہ اسی وتیرے پر ایک مدت رہا تو پھر تاب مقابلے کی اُسسے محال ہوگی

## مثنوی

| | |
|---|---|
| ہونے پاوے نہ گر درخت قوی ؛ | اُسکو ایک شخص نے اکھاڑا بھی ؛ |

قطعہ

اہلیہ نے لوط کی بدطینتون کا ساتھہ دے
کھو دیا اپنی بزرگی کا ہزار افسوس گھر
اور اطاعت کرکے نیکونکی سگ اصحاب کہف
ہو گیا تھوڑے دنونکے بیچ مانند بشر

یہہ کہا اور ایک گروہ بادشاہ کے ندیمون سے اسکی شفاعت کے واسطے اپنے ساتھہ متفق کر لیا الغرض بادشاہ اسکے قتل سے دست بردار ہوا اور یہہ کہا جان بخشی مین نے اگرچہ مصلحت نہ دیکھی

رُباعی

تو جانے ہے جو زال نے رستم سے کہا
دشمن کو حقیر جسنے سمجھا چوکا
پانی جو زیادہ چھوٹے چشمین ہین بہا
اونتون کو دیا بوجھ سمیت اسنے بہا

قصہ کوتاہ اس لڑکے سفلہ منش کو وزیر ناقص تدبیر پرورش کرنے لگا اور ایک استاد معقول اسکی تربیت کے واسطے مقرر کیا چند روز مین مخاطب ہونیکا طریق پسندیدہ اور رد کرنا جواب کا بآئین شایستہ بلکہ تمام آداب بادشاہونکی خدمت کے اس ناہموار کو بحسب ظاہر سکھا دئے یہانتک کہ مقبول خاطر اور اکثرونکا منظور نظر ہوا بارے ایک دن وزیر نے جو وقت پایا کچھ کچھ حسن و اخلاق کہ بظاہر اس بدباطن نے حاصل کئے تھے حضور معلا مین اظہار کرنے لگا کہ داناؤن کی تربیت نے اور نیکونکی صحبت نے فضل رب عزت سے اور اقبال خداوند نعمت سے اسکی طبیعت مین جیسا کہ چاہئے ویسا ہی اثر کیا اور جہل قدیم اسکی طینت پر کدورت سے ایک لخت گیا حضرت ان باتونکو سنکر مسکرائے اور یہہ فرمایا

بیت

بھیڑئے کا بچہ نہوگا بھیڑیا
آدمی کے ساتھ ہووے گو بڑا

برس دو ایک گذرے تھے کہ کتنے اوباش اور بدمعاش محلے کے اسسے ملے اور

رفیق ہوے بلکہ یہہ عہد کیا کہ رفاقت اسکی کسی وقت ترک نکرین اور ہر حال مین شریک اُسکے رہین غرض فرصت کا وقت پاکر وزیر کو دونون بیتون سمیت مارا اور دولت بے نہایت ہمراہ لیکر چورونکے غار مین گیا اور بدستور مقام پر باپ کے قایم ہوا جونہین خبر اِس سانحہ کی حضرت کے سمع شریف مین پہنچی بے اختیار دست مُبارک حسرت سے کاٹا اور یہہ کہا ؀

## قطعہ

| | | |
|---|---|---|
| آہن بد سے بنے کب طرح سے شمشیر خوب | | تربیت سے اہل ہوتے ہین کہین بھی ناکسان |
| مینہہ کی طینت تو وہی ہے پاک و پاکیزہ و لے | | گھاس جنگل مین اُگے اور گل چمن کے درمیان |

## قطعہ

| | | |
|---|---|---|
| کب ہو سنبل زمین شور کے بیچ | | اُسمین تخم امید کیون بوے |
| نیکی کرنی بدون سے ہے ایسی | | جیسی نیکون سے کی بدی تو نے |

## پانچوین حکایت

ایک کوتوال کے بیٹے کو بادشاہ اغلمش کے در دولت پر دیکھا مین نے کہ فہم و عقل زیادہ وصف سے رکھتا تھا اور لڑکائی مین آثار بزرگی کے پیشانی سے اُسکی ظاہر تھے

## بیت

| | | |
|---|---|---|
| پیشانی نازنین پہ اُسکی | | چمکے تھا ستارۂ بلندی |

حاصل کلام یہہ ہے کہ بادشاہ کا منظور نظر ہوا کہ حسن صورت اور خوبی سیرت رکھتا تھا چنانچہ خردمندون نے کہا ہے کہ تونگری ہنر سے ہے نہ بسبب مال کے اور بزرگی عقل سے ہے نہ بسبب سن و سال کے ہم چشمونکو اُسکی دیکھ حالات دیکھکر نہایت حسد ہوا اور اُسپر ایک خیانت کی تہمت کر کے سعی بیجا اور کوشش بیفایدہ اُسکے قتل کی

مصرع — دشمن سے کچھ نہو سکے جو مہربان ہو دوست

بادشاہ نے پوچھا کہ موجب خصومت کا اور سبب عداوت کا انکی تیرے حق مین کیا ہی آداب بجالا کر اسنے عرض کیا کہ اس در دولت پر غلام نے سب کو راضی کیا مگر حاسد راضی نہین ہوتے الا زوال نعمت سے ۔ مصرع

مین ہون اور دولت و اقبال شہنشاہی ہو

**قطعہ**

کسی کے دل کو نہ دون رنج چاہتا ہون یہی ۔ پہ کیا کرون کہ حسود آپ ہی دکھ مین سدا

حسود مر کہ خلاصی ہو رنج رہیگا یہ ۔ مشقت اسکی سے جز مرگ تو نہین چھٹتا

**نظم**

آرزو کرتے ہین چاہتے ہین بدبخت ۔ مقبلون کا زوال نعمت و جاہ

شپرہ چشم دن کو دیکھے نجو ۔ اسمین کیا آفتاب کا ہی گناہ

سچ تو یون ہی کہ آنکھین ایسی ہزار ۔ رہین اندھی پہ ہو نہ مہر سیاہ

## چھٹی حکایت

عجم کے ایک بادشاہ کی نقل کرتے ہین کہ ہاتھ ظلم کا اسنے رعیت کے مال پر دراز کیا تھا اور جور و ستم حد سے زیادہ روا رکھا تھا یہان تلک کہ ایک عالم اسکے ظلم کی تعب سے ہلاک ہوا تھا اور ایک انبوہ خلایق کا اسکے جور کی سختی سے وطن چھوڑکر نکل گیا تھا جب رعیت کم ہوئی اور مملکت کی تحصیل مین نقصان آیا اور خزانہ بھی خالی ہوگیا تب دشمن چہار طرف سے اسپر فوج کشی کرکے چڑھ آئے ۔ قطعہ

وا درس چاہیے مصیبت کے دنو مین جو شخص ۔ اسکو لازم ہی کہ ثروت مین کرے مہر و عطا

| | |
|---|---|
| قہر مت کر کہ نہین رہنے کا ایک عہد مطیع | شفقتین کر کہ جو بیگانہ ہی ہوگا اپنا |

ایکدن اُسکی مجلس مین چند اشخاص شاہنامہ پڑھتے تھے اور وُہ مقام کہ جسمین احوال زوال دولت ضحاک کا تھا اور آنا عہد فریدون کا کہ ایک وزیر دولتخواہ نے بادشاہ سے سوال کیا کہ کیونکر جانا چاہیے کہ فریدون مال وحشم نرکھتا تھا پھر کسطرح ملک اُسکے قبضے مین آیا اور بادشاہ ہوا بادشاہ نے کہا جیسا کہ سُنا ہی تو نے کہ ایک انبوہ خلق کا حلقۂ اطاعت مین اُسکے در آیا اور مددگار اُسکا ہوا اس سبب سے سلطنت اُسکے ہاتھ آئی وزیر نے عرض کی کہ ای خداوند ہرگاہ کہ جمع ہونا خلایق کا موجب سلطنت کا ہی پس کسواسطے آپ خلایق کتئین پریشان کرتے ہین مگر خیال سلطنت کا حضرت کو نہین ہی

## مثنوی

| | |
|---|---|
| شہ کو فوج کو بات ہی یہہ بڑی | کہ سلطان لشکر سے ہی سروری |
| دل وجان سے لشکر کتئین اپنے پال | کہ ہی فوج سے شہ کو جاہ وجلال ؛ |

بادشاہ نے فرمایا کہ باعث جمع ہونیکا رعیت کے کیا ہی وزیر نے عرض کی کہ بادشاہ کو کرم چاہیے تو خلق اُسپے گرویدہ ہو اور رحم درکار ہی تا پناہ دولت مین اُسکی چین سے اوقات بسر کرے اور جہان پناہ کے مزاج مین یہہ دونون نہین ؛

## مثنوی

| | |
|---|---|
| سلطنت رہتی ہی کب ظالم کے ہات | بھیڑیا کیا جانے چرواہے کی گھات |
| ظلم جس شاہ نے کیا ایجاد | اُسنے کی اپنے توڑی خود بنیاد |

وزیر ناصح کی نصیحت جو موافق بادشاہ کی طبیعت کے نہتھی اسواسطے پسند نہ آئی سُنکر اسبات کو شکل غصے کی بنائی اور وزیر کو قیدخانے مین بھیج دیا بُہت سے دن نگذرے تھے کہ چچا کے بیٹون نے اُسکے واسطے پرخاش کے مستعد ہوکر فوج کو آراستہ کیا ا

باپ کا ملک اُسنے چاہا وے لوگ کہ ظلم سے اُسکے تنگ آگئے پراگندہ تھے متفق ہوکر
اُنکے مددگار ہوئے آخرالامر ملک بادشاہ کے تصرّف سے نکل گیا اور اُنکے تحت مین آگیا

## قطعہ

| | | |
|---|---|---|
| زیردستونکو حکومت مین ستاوے جو شاہ | ؎ | روز بد دوست جو تھا اُسکا وہ ہو دشمن تر |
| صلح کر اپنی رعیت سے نڈر دشمن سے | | شاہ عادل کی رعیت ہی فقط ہے لشکر |

## ساتوین حکایت

ایک بادشاہ سوار تھا کشتی مین اور ایک غلام عجمی بھی حضور مین حاضر تھا لیکن غلام نے
کبھی حالت دریا کی نہ دیکھی تھی اور صعوبتین کشتی کی نہ اُٹھائی تھین بے اختیار رونے لگا
اور مارے ڈر کے کانپنے ہر چند تسلّی کرتے تھے مطلق چپ نہ رہتا تھا بادشاہ کا مزاج
عیش سے نہایت منغّص ہوا اور اسباب کا چارہ کچھ نہوسکا اتفاقاً ایک حکیم بھی اُسی کشتی
مین تھا اُسنے بادشاہ کی جناب مین عرض کیا کہ اگر ارشاد ہو تو مین اِس غلام کو ایک
وضع سے ابھی چپ کرواؤن بادشاہ نے فرمایا کہ یہہ امر نہایت ہماری خوشنودی اور
رضامندی کا ہے اور موجب زیادتی الطاف کا واسطے تمھارے بھی ہوگا یہہ سنتے ہی
حکیم نے کہا کہ ہان اِس غلام کو جلد دریا مین ڈال دین بموجب اُسکے حکم کے لوگون نے
اُسکو دریا مین گرا کر دو تین غوطے دئے بعد اُسکے موے سر پکڑ کر کشان کشان ناؤ کے
پاس لے آئے غلام نے ہاتھ سے سکّان کشتی کو پکڑا اور ایک کونے مین آکر چپکا
بیٹھ گیا بادشاہ کو یہہ حوال دیکھ کر نہایت تعجب آیا کہ اِسمین کیا حکمت تھی حکیم نے
عرض کی کہ غلام نے پہلے مصیبت ڈوبنے کی نہ کھینچی تھی اور قدر سلامتی کشتی کی
نہ جانتا تھا سچ ہے کہ قدر عافیت کی وہ شخص معلوم کرتا ہے کہ جو مصیبت مین پڑتا ہے

## قطعہ

بجھانے کی تیرے نہیں ہیں اے سیہ یار جو — خواہش ہے جسکی مجھکو وہ آگے ہے تیرے کو

جو جنتی ہیں سمجھیں ہیں اعراف کو جحیم — اور دوزخی یہہ سمجھیں کہ اعراف ہے بہشت

## بیت

ظاہر ہے فرق بر میں ہو انسان کے نگار — اُس سنّے کے در سے لگ رہی ہو چشم انتظار

## آٹھوین حکایت

شاہزادہ ہرمز سے بعضے شخصون نے سوال کیا کہ اپنے باپ کے وزیرون سے کیا خطا دیکھی تھی کہ قید کیا جواب دیا کہ ایسی کوئی خطا اُنکی مجھپر ثابت نہین ہوئی کہ سبب قید کا ہوتی لیکن جب یقین ہوا مجھے کہ میری ہیبت اُنکے دلونمین نہایت ہے اور میرے قول و قسم پر اعتماد نہین رکھتے ڈراسین کہ اپنی اذیت کے خوف سے قصد میرے مارنے کا کرین تب حکیمونکے قول پر عمل کیا مین نے کہ کہہ گئے ہین ؛

## نظم

ڈر حکیم اُس سے جو خایف تجھہ سے ہو — گوکہ وہ لیے سو سے کر سکتا ہو جنگ

پانئون اپون کا ہے چرواہے کا سانپ — شاید اُسکا سر وہ کچلے لیکے سنگ

مضطرب جو ہووے بلّی سے نکال — اپنے چنگل سے وہین چشم پلنگ

## نوین حکایت

ملک عرب کا ایک بادشاہ حالت پیری مین بیمار تھا اور رشتہ زیست کی اُس کا قطع کرکے موت کا اُمیدوار اتفاقاً اُسی حالت مین ایک سوار یکایک دروازے مین نظر آیا اور یہہ خبر فرحت اثر لایا کہ فلانے قلعہ کو فضل ایزد متعال سے اور حضرت کے اقبال سے فتح کرکر دشمنونکو قید کر لیا اور سپاہ و رعیت جتنی وہان کی تھی سب مطیع

برادر حضرت کی ہوئی بادشاہ نے اِس نوید کو سُنکر ایک نفس سرد کھینچا اور فرمایا کہ
باپ کا ملک سا مرو کی خوشنودی مجھے نہین بلکہ میرے دشمنون کو بھی یعنے ملک کے وارثونکو
اُسکی

نظم

| | |
|---|---|
| اِسی اُمید مین آخر ہوئی دریغ یہہ عُمر | کہ دلمین ہے سر جو کچھہ وہ دسی ہووے پدید |
| اُمید بستہ تو بر آئی لیک فایدہ کیا | کہ عُمر گُذری نہ آویگی پھر نہین یہہ اُمید |
| بجے ہے کوچ کا نقّارہ مرگ آپہنچی | وداع سر کتین تم کرو ای دیدہ تر |
| ای دست ساعد بازو و گردن و بر و دوش | سفر کا وقت ہے رُخصت ہو جلد یکدیگر |
| لبون پہ جان ہے عدو کر چکا ہے کام تمام | خُدا کے واسطے ای یار دوستو آؤ اِدھر |
| بسر ہوئی میری اوقات آہ غفلت مین | کیا نہ مین نے حذر گو پہ کیجو تم تو حذر |

دسوین حکایت

دمشق کی جامع مسجد مین سرہانے یحییٰ پیغمبر علیہ السّلام کے مُعتکف تھا مین کہ عرب کے بادشاہون مین سے ایک بادشاہ کہ بے انصافی مین مشہور تھا اور سراپا اُسکا ظلم اور ستم معمور اتفاقاً زیارت کو آیا اور نماز اُسنے پڑھی پھر دعا کی بعد اُسکے حاجت چاہی

بیت

| | |
|---|---|
| اِس خاک در پہ گھستے ہین پیشانیان سبھی | محتاج ہین زیادہ جو ہینگے بہت غنی |

پھر مجھے یہہ کہا کہ عطا درویشونکی اور دُعا سینہ ریشونکی اعلیٰ اور پذیرا ہے توقع کہ مجھکو توجہہ کرو کہ ایک دُشمن قوی سے ڈرتا ہون اور اُسکے سوچ مین اکثر رہا کرتا ہون کہا مینے کہ ضعیفان رعیّت پر اور غریبان مملکت پر ترحم کر کہ ہرگز دُشمن قوی سے رنج نہ دیکھیگا

نظم

بازو قوی و سخت سے پرزور ہاتھ ہے
کرتے ہو انکو جنسے نہ تھا نیا یقین ہے
تخم بدی کو بوکے بھلائی کی رکھے آس
غفلت کو چھوڑ داد خلایق کی جلد دے

پنجے کو ناتوان کے ہت توڑنا خطا
چندن گرتے وہ ہاتھ نکڑے کوئی ذرا
کچھ بھی ٹھکانا اُسکے ہے بیہودہ فہم کا
گر تو نہ دیگا کوئی تو ایک روز دیویگا

## مثنوی

ہر ایک کا ہے جون عضو ہر ایک بشر
اذیت جو ہووے ایک کو روزگار
سکے جو دکھ سے نہین تجھکو کام

کہ بنیاد اُنکی ہے از یک گہر
کسی شخص کو پھر نہووے قرار
تو کیون آدمی اپنا رکھا ہے نام

## گیارہوین حکایت

ایک درویش کہ قبول ہوتی تھین جسکی دعائین سدا بغداد مین وارد ہوا حجاج بن یوسف نے یہہ مژدہ جو نہین سُنا درویش کو باشتیاق تمام بلوابھیجا اور یہہ التماس کیا کہ امیدوار دعا کا ہون درویش نے کہا ای خدائے داور اسکی روح جلد قبض کر حجاج نے کہا کہ از برائے خدا یہہ کونسی ہے دعا فقیر سے ربا بولا یہی دعا خیر ہے تیرے حق مین بلکہ جمیع مسلمانون کے

## رباعی

ای زبردست چھوڑ یہہ اطوار
آخر الامر سرد ہوویگا

زیردستون کتئین ندے آزار
گرم کب تک رہیگا یہہ بازار

## قطعہ

تیری کس کام کی جہانداری
تجھ کو موت آئے جلد تجھسے تو

خلق کو تجھ سے ہیگی بیزاری
نہین چھٹتی ہے مردم آزاری

## بارہوین حکایت

ایک بادشاہ بے انصاف نے ایک اہل دل سے پوچھا کہ عبادتون مین میرے واسطے کونسی مناسب اور بہتر ہے کہا اسنے کہ سونا دوپہر تک تجھکو ہر طرح اولی ہے اور سب طاعتون سے اعلی اسواسطے کہ خلق خدا ایک ذرا آسایش پاوے

**قطعہ**

| | |
|---|---|
| دوپہر تک سوتے ایک ظالم کو دیکھا مین نے جو | یون کہا فتنا ہی بہتر ہے اسے جتنا ہو خواب |
| جاگنے سے جسکا سونا ہووے اولی و بہتر | ایسے تو بدزیست کا اچھا ہے مرنا [illegible] |

## تیرہوین حکایت

سنا گیا ہے کہ بادشاہون مین سے کسی بادشاہ نے ایک رات کو عیش و عشرت مین روز کیا تھا اور انتہاے مستی مین یہہ شعر پڑھتا تھا

**بیت**

| | |
|---|---|
| مجھکو اسدم سا جہان مین کوئی خوشتر دم نہین | نیک و بد کی کچھ نہین ہے فکر مطلق غم نہین |

ایک فقیر ننگا جاڑے مین سوتا تھا وہ بھی یہہ بیت پڑھنے لگا

**بیت**

| | |
|---|---|
| ای کہ اقبال و حشم مین مثل تیرا جم نہین | غم نہین گو تجھکو لیکن کیا مرا بھی غم نہین |

بادشاہ کو یہہ سخن اسکا بہت بھایا اور نہایت پسند آیا فی الفور ہزار دینار کھڑکی مین سے بخشنے لگا اور یہہ فرمایا کہ دامن پھیلا فقیر نے عرض کی کہ دامن کہان سے لاؤن کہ قباے عریانی پہنے ہون شہریار کو اسکی خستہ حالی و بے برو بالی پر زیادہ ترحم آیا ایک خلعت بھی اس نقد پر افزود کیا اور اسکے پاس بھیج دیا فقیر اس مبلغ کثیر کو ایک مدت قلیل مین خرچ کر کے پھر آیا

**قطعہ**

| | |
|---|---|
| کفِ آزاد پر رہے کب مال | صرف کر دیوے اسکو یہہ فی الحال |
| صبر اک آن و آب اک لمحہ | دل عاشق نہ رکھے نے غربال |

جس حالت مین کہ بادشاہ کو اسکی پرواہ نتھی لوگون نے احوال کو اُس مسرف بیحیا کے پھر عرض کیا حضرت نے نہایت طیش کھایا اور مُنہہ غصّے کا بنایا ہے بیچ صاحب دانش اور اہل فراست نے کہا ہی کہ طبیعت سے بادشاہونکی حذر کیا چاہیئے کہ اکثر خاطر انکی امور مملکت مین متعلق رہتی ہی اسیواسطے ہر گھڑی توجّہ احوال عوام پر نہین کرتے ؛

## مثنوی

شہ سے جو چاہے عزّ و نعمت و جاہ ۔ وقت فرصت پہ اُسکے رکھے نگاہ

جب تو دیکھے نہین سخن کی مجال ۔ قدر مت کھو زیادہ کرکے مقال

آخر الامر بادشاہ نے غصّے سے فرمایا کہ نکال دو اس فقیر بیحیا مسرف کمینہ کو اپنے بہت سی نعمت کو تھوڑی سی مدّت مین برباد کر دیا اور خزانہ بیت المال کا لقمہ مسکینونکا ہی نہ طعام اخوان شیاطین کا ؛

## بیت

جو کہ احمق دنکو روشن شمع کافوری کرے ۔ دیکھنا اکدن تو شب کو اُسکا بے روغن چراغ

ایک وزیر بہوا الاندیش با ادب ہوکر عرض کرنے لگا ای خداوند مصلحت یہہ ہی کہ ایسے اشخاص کو خرچ روز مرہ بتدریج دیا چاہیئے تو نفقے مین اسراف نکرین اور جو کچھ کہ لعنت و ملامت حضور اعلی سے ہوئی وہ سراسر واسطے تربیت کے ہی لیکن کتنے ناقص اسکو حمل اوپر بخل کے کرینگے اور صاحبان ہمّت کو مناسب نہین کہ ایک شخص کو لطف سے امّیدوار کرین اور پھر ناامّیدی سے مایوس

## بیت

مت کھول آگے اہل طمع کے در عطا ۔ اور کھول دے تو بند نکرنا کبھو دوا ؛

## قطعہ

ممکن نہین ہی یہہ کہ مسافر حجاز کے ۔ وہان جمع ہووین آکے جہان ہو آب شور

بیٹھا ہو جس مقام میں چشمہ یقین ہے ۔ اکثر وہین کھڑے رہین آن مرغ و مور

## چودہوین حکایت

اگلے بادشاہون مین سے ایک بادشاہ رعیت مملکت مین سستی کرتا اور لشکر کو بیچ سختی کے رکھتا جون ایک دشمن اُسکے مقابل ہوا لشکر تمام بھاگ گیا ❊ **مثنوی**

سپاہی سے زر کا کرے جو دریغ ۔ تو کب اُسکے دشمن پہ کھینچے وہ تیغ

دلیری لڑائی مین وہ کیا کرے ❊ ۔ جو نت دست خالی کو دیکھا کرے

اُنمین سے کہ جنھون نے یہہ غدر اور مکر کیا تھا ایک شخص مجھ سے بھی دوستی رکھتا تھا ملامت کی مین نے اُسکو اور یہہ کہا کمینہ اور سفلہ ناشکر اور حق ناشناس وہ شخص ہے کہ تھوڑے سے تغیر حال مین اپنے مخدوم قدیم سے پھر جاوے اور برسون کی نعمتون کے حقوق کھو دیوے کہا اُس شخص نے کہ اگر معذور رکھے تو تو کچھ مین بھی کہون لائق ہے کہ میرے گھوڑے کو جو میسر نہو دین اور نہ میرے زین کا بھی گرو ہو پس جو بادشاہ کہ زر کا بخل سپاہی سے کرے ایسے کا ساتھ کون دے اور کیون جوکھون اُٹھاوے اور کس واسطے مرے ❊ **مثنوی**

بزر سپاہی کو جو تو دیگا تو وہ دیویگا سر ۔ گر نہ زر دیگا تو وہ جاویگا چاہے بیچکا جہر

سیر ہو تو ہو غضب سے شیر پر حملہ کناں ۔ اور جو بھوکا ہو تو بھاگے لومڑی سے پہلوان

## پندرہوین حکایت

وزیرون مین سے ایک وزیر منصب وزارت سے تغیر ہو کر درویشون کے زمرے مین داخل ہوا انکی صحبت کی برکت نے اُسکے دلمین اثر کیا اور استغنا اُسکو بخوبی حاصل ہوا بادشاہ نے اُسکے احوال پر پھر نوازش فرمائی اور چاہا کہ خدمت وزارت کی بدستور سابق

عطا کرے وزیر نے قبول نہ کی بلکہ یون عرض کی کہ یہہ عزلت بہتر ہے مجھکو خدمت سے

## رباعی

| | |
|---|---|
| گوشے مین جو اشخاص کہ بیٹھے تنہا | منہہ ہر کس ناکس کا اُنھون نے باندھا |
| کاغذ کتین پھاڑ قلم کو توڑا | اب خوف سخن گیر و نکا اُنکو نہ رہا |

بادشاہ نے پھر فرمایا کہ اسوقت میرے تئین ایک عقل مند دانا تر چاہیے کہ تدبیر مملکت کی لیاقت رکھتا ہو وزیر نے التماس کیا کہ نشان دانش مند کامل کا یہہ ہے کہ ایسے کامون کے نزدیک نہ آوے ٭

## بیت

| | |
|---|---|
| دُکھہ ایک جانور کو نہ دے کھائے استخوان | پھر کیون نہو ہما کو شرف طایرونمین یہان |

## سولھوین حکایت

سیاہ گوش سے پوچھا کہ تو نے صحبت شیر کی کیون اختیار کی کہا اُسنے کہ بچا ہوا اُسکے شکار مین سے کھالیتا ہون اور دشمنونکے شر سے اُسکی پناہ مین زندگانی کرتا ہون کسی نے کہا کہ ابتو سایۂ حمایت مین اُسکے آیا تو اور شکر نعمت پر اُسکی اقرار کیا تو نے کسواسطے نزدیک اُسکے نہین جاتا کہ تجھکو اپنے مخصوصونمین داخل کرے اور اپنے مخلصون مین گنے کہا اُسنے کہ اِس مرتبہ اُسکے غضب سے نڈر نہین ہون جو ایسی جرأت کرون ٭

## بیت

| | |
|---|---|
| برسون مین پوجے گبر اگر آگ کے تئین | جو نہین گرے وہ اُسمین تو جل جا بس وہین |

ہوتا ہے ہمنشین بادشاہ کے مال و متاع سے منتفع ہوتے ہین اور کبھی ایسا ہوتا ہے کہ گردن مارے جاتے ہین چنانچہ حکیمون نے کہا ہے کہ بادشاہونکی طبیعت کے تلون سے ڈرا چاہیے کہ کبھی سلام کرنے سے آزردہ ہوتے ہین اور کبھی عوض گالی کے خلعت دیتے

ہین اور کہتے ہین کہ کثرت ظرافت کی اور زیادتی خوش طبعی کی ہنر ندیمونکا ہے اور عیب حکیمونکا

**بیت**

مت چھوڑ قرینہ جو رہے قدر مدام | باز ی و ظرافت ہے ندیمون کا کام

## سترہوین حکایت

رفیقون مین سے ایک شخص گلہ روزگار ناہنجار کا آگے میرے کرنے لگا کہ آمدنی تھوڑی رکھتا ہون اور عیال بہت طاقت فاقہ کشی کی بھی مجھہ مین نہین اکثر اوقات یہہ جی مین آتا کہ چلا جاؤن کہین خواہ وہان سکھہ سے گذرے یا دکھہ سے غرض کسیطرح سے ایام زندگانی فانی کے کٹ جائین اور اس ملک کے باشندے میرے نیک و بد سے خبر نپائین ۞

**رباعی**

بیکس کوئی سو گیا جو بھوکھا | جانا نہ کسی نے کون ہیگا
جان لب پہ کسیکی آگئی آہ | لیکن کوئی ایک ذرا نہ رویا

پر شماتت اعدا سے اندیشہ کرتا ہون کہ میرے پیچھے طعنے دینگے ہنسینگے اور میری کوشش کو میرے عیال کے حق مین اوپر بے مروتی کے حمل کرین اور کہین ۞

**قطعہ**

اس بیحیا کو دیکھہ کہ ہرگز جہان مین | نیکی کا منہہ کبھی وہ نہ دیکھیگا ایک نظر
اوقات اپنی کاٹے وہ آسودگی کے ساتھہ | فرزند و زن کی سختی مین سووے نہ تک خبر

علم حساب مین تھوڑی سی مہارت اور فن سیاق مین اندک سے قدرت رکھتا ہون اگر تمھاری سعی سے میرا مدد خرچ معین ہوجاوے تو موجب جمعیت خاطر کا ہوگا اور بقیہ عمر مین اُسکے شکر کے عہدے سے نکل نسکونگا کہامین نے کہ اے برادر عمل بادشاہونکا دو طرف رکھتا ہے اُمید نان کی اور دہشت جان کی خلاف راے عقلمندونکا ہے کہ اُس اُمید

مین اور اِس بیم مین اپنے تئین ڈال لئے

**قطعہ**

کوئی آتا نہین حاکم کی طرف سے ہرگز ۔۔۔ حاصل باغ و زمین مانگنے درویش کے گھر

یا غم و غصّہ و تشویش سے راضی ہو تو ۔۔۔ یا جگر بند کو رکھ زاغ کے آگے ہو نڈر

پھر کہا اُسنے کہ یہہ سخن مُوافق میرے حال کے نکہا تو نے اور جواب میرے سوال کا ندیا نہین سُنا ہے تو نے کہ کہہ گئے ہین جو کوئی خیانت کرے ہاتھ اُسکا حساب دیتے ہوئے کانپنے لگے

**بیت**

کجی کو چھوڑ دے ہے راستی خوشنودی مولا ۔۔۔ کہ سیدھی راہ مین ہوتے کسی کو گم نہین دیکھا

اور حکیمون نے کہا ہے چار شخص چار آدمیوں سے جان سے رنجیدہ ہین محصول دینے والا سُلطان سے اور چور پاسبان سے فاسق چغل خور سے اور فاحشہ محتسب سے اور جسکا کہ حساب پاک ہے اُسکو محاسبے سے کیا باک ؛

**قطعہ**

جو وقت خدمت اور رفعت حد سے گذرے تو ۔۔۔ تو پھر حساب کے دن ہو عدو سے تجھکو باک

اگر نہین تجھے آلودگی تو چین سے رہ ۔۔۔ کہ دھوبی سنگ پہ چھانٹین ہین جامۂ ناپاک

کہا مین نے کہ نقل اُس لومڑی کی مُناسب تیرے حال کے ہے جو بھاگتی تھی اور گرتی تھی اور اُٹھتی تھی کسی نے پوچھا اُسسے ایسی کونسی آفت ہے جو موجب اتنی دہشت کی ہوئی کہا اُسنے سُنا ہے مین نے کہ اونٹونکو بیگار پکڑتے ہین حاضرون نے کہا اے گدھی اُونٹ کتئین تجھسے کیا مُناسبت اور تیرے تئین اُسسے کیا مشابہت بولی وہ چپ رہ کہ اگر دشمن واسطے غرض کے کہدین کہ یہہ بھی بچہ شتر ہے اور پکڑی جاؤن تو کسکو اندیشہ میرے چھڑانے کا ہوگا اور تجسس احوال کا میرے کون کریگا جب تلک تریاق عراق سے آوے سانپ کا کاٹا ہوا مرجاوے فی الحقیقت تجھے ایسی ہی فضیلت

وامانت ہی اور تقوی و دیانت لیکن دشمن بیچ گھات کے ہین اور مدعی سخت بدذات جو تجھ کو حسن سیرت تیری ہی اگر خلاف اُسکے تقریر کرین تو البتہ بادشاہ کے محل عتاب اور معرض عقاب مین آوے تو پھر اُس حالت مین کسکو مجال مقال کی ہو پس مصلحت یہہ دیکھتا ہون کہ ملک قناعت کو اختیار کرے تو اور ترک ریاست کہ کہتے ہین **بیت**

| | | |
|---|---|---|
| دریا مین فائدے بہت ہین بلکہ بیشمار | | چاہے سلامتی تو کنارہ کر اختیار |

اس سخن کو سنکر نہایت غصے ہوا مُنہہ اِس نقل سے پھیر لیا اور باتین رنجش آمیز کرنے لگا کہ یہہ کیا عقل ہی اور کیا یہہ شعور قول حکیمونکا راست ہوا جو کہہ گئے ہین کہ دوست زندان مین کام آتے ہین اور دشمن بھی دسترخوان پر دوست نظر آتے ہین ؛

**قطعہ**

| | | |
|---|---|---|
| دیکھنا زنہار اسکو آشنا مت جاننا | | وقت نعمت جو کرے اظہار اپنی دوستی ؛ |
| دوست اپنا جانیو بے شبہہ تو اُس شخص کو | | ہووے روز بد مین جسے دستگیری غمخوری |

جب دیکھا مین نے کہ آزردہ ہوتا ہی اور نصیحت بغرض سنتا ہی مجبور ہوکر دیوان کے پاس گیا مین اور بسبب سابقہ اتحاد کہ مجھہ مین اور اُسمین تھا صورت حال اُس کو تاندیش کی کہی اور اہلیت و استحقاق اُسکا کہ تھا مخفی ظاہر کیا غرض ایک چھوٹا سا کام اُسکے واسطے معین ہوگیا کتنے دن اوپر اُسکے گذرے تھے کہ رسائی اُسکی طبیعت کی دیکھی اُسکی تدبیر کی خوبی پسند کی غرض اُس کام سے اُسکا مرتبہ گذر گیا تب ایک امر عمدہ اُسکے واسطے مقرر ہوا اِسیطرح سے ستارہ اُسکی دولت کا اور اختر اُسکی حشمت کا ترقی مین تھا نہایت اوج دولت کو پہنچا اور مقرب حضرت سلطان کا اور معتمد ہوا ترقی اور خوشحالی اُسکی دیکھہ کر خرم و شادمان ہوا مین اور یہہ کہا مین نے ؛ **بیت**

ترش رو گردش ایام سے اتنا مت ہو — صبر کڑوا تو ہی پر پھل وہ رکھے ہی شیرین

**بیت**

شکستہ دل نہو ہرگز تو کار بستہ سے — کہ تیرگی ہی نپٹ وہان جہان ہی آبحیات

**بیت**

غمگین اِسقدر نہوا ے مورد بلا — بہتیرے لطف رکھے ہی پوشیدہ کبریا

اتفاقاً قریب اُسوقت کے کتنے آشناؤن کے ساتھہ سفر حجاز کا کیا مین نے جب کہ مکے کی زیارت کرکے پھرا مین دو منزل میرا استقبال کے واسطے آیا وہ ظاہرا حوال اُسکا دیکھا نہایت پریشان تھا اور بمرتبہ حیران عقلیہ جانا مین نے کہ معزول ہی جو اپنا معقول ہی غرض دوست دیوانی کتئین آشناؤنکی ملاقات کی فرصت اُسوقت ہوتی ہی جب خدمت سے تغیر ہوتا ہی ؛

**قطعہ**

خدمت وجاہ وحشم ثروت کے بیچ — آشناؤن سے نہ کچھہ مطلب نہ کام
ہووے جب بیچارگی تب درد دل — دوستون ہی سے کہے اگر مدام

القصہ پوچھا مین نے کہ یہہ کیا حال ہی کہا اُسنے جیسا کہ تو نے کہا تھا کتنے اشخاص کو میرا حسد ہوا بلکہ ایک خیانت سے مجھے متہم کیا اور اِسبات کے تحقیق کرنے پر بادشاہ کا مزاج نہ آیا تاسف یہہ ہی کہ ایک بھی آشنا کلمۂ حق نہ بولا اور مدتونکی صحبت کو سب نے بھلا دیا ؛

**قطعہ**

جو ہو صاحب جاہ تو کرکے وصف — دھرے ہاتھہ سر پر ہر ایک دمبدم
گرا دیوے جو اُسکے تئین روزگار — تو رکھین سبھی اُسکے سر پر قدم

حاصل کلام یہہ ہی کہ انواع عقوبت مین گرفتار تھا اور سرکو میرے زانو غم سے

سمندر دکار تھا کہ اِس ہفتے مین حاجیونکے آنے کا مژدہ پہنچا بارے اُس قید شدید سے مجھکو رہا کیا اور مِلک قدیم ہی میری یعنے قناعت مجھہ پر متعین کی کہا مین نے کہ اُسوقت میری نصیحت نمانی تو نے چنانچہ مین کہتا تھا کہ عمل بادشاہونکا مانند سفر دریا کی ہے فائدہ مند اور خوف ناک تا گنج پائیگا تو یا رنج مین مر جائیگا ؛

**بیت**

| | | |
|---|---|---|
| یا موج اُنکا مُردہ کنارے پہ پھینک دے | ـ | یا تو نہین یا تو اپنے وہ موتی بہت سے لے |

اِسنے زیادہ مصلحت نہ دیکھی مین نے کہ زخم نہانی کو اُسکے ناخن عزرنش سے چھیلون اور نمک ملامت چھڑکون اِن دو بیتون پر اکتفا کیا ؛

**قطعہ**

| | | |
|---|---|---|
| نصیحت ناصحون کی کیون نمانی | | کو صلیت قید و بند اب دیکھا ہے |
| تو گھر مین کیون رکے بچھو کے اُنگلی | | اُٹھا سکتا نہین گر نیش کا دُکھ |

## اٹھارہوین حکایت

چند اشخاص میری صحبت مین تھے کہ صلاح سے آراستہ اُنکا ظاہر حال تھا اور باطن بھی تقوی و طہارت سے مالا مال سردارونمین ایک عُمدہ اُنسے کمال رسوخ رکھتا تھا چنانچہ اُسنے اُنکی معیشت کے واسطے کچھہ روز مقرر کیا کہ اُنمین سے ایک شخص نے وہ حرکت کی کہ مناسب حال فقرا کے اور موافق طور صُلحا کے نتھی یقین مین اُس شخص کے خلل آیا اور رُتبہ اُنکی عظمت کا کم ہو گیا چاہا مین نے کہ کسطور سے یارونکے روزینے کو پھر جاری کرواؤن اسی واسطے اُس عُمدہ کے در دولت پر گیا مین لیکن دربان نے مجھکو نچھوڑا اور باریابی نہونے دیا بلکہ کچھہ لا یعنی اور ناشایستہ کہا مین نے اُسکی برداشت کی بلکہ بہت سی معذرت اسواسطے دانا کہہ گئے ہین ؛

**قطعہ**

| | | |
|---|---|---|
| در و میر و وزیر سلطان کو | | بے وسیلے نجھا نکنا ہرگز ؛ |

سگ و دربان غریب دیکھیں اگر | کھینچے ایک جیب ایک دامان کو

اِتنے مین مُقربانِ درگاہ اُس بُزرگ کے میرے احوال سے آگاہ ہوئے اعزاز و اکرام سے مجھے لے آئے اور ایک مقام بلند میرے واسطے مُقرر کیا لیکن عجز و انکسار سے مین نہایت نیچے بیٹھا اور یہہ شعر پڑھا

**بیت**

بندہ ادنیٰ ہون اے صاحب میرے | امر ہو تو بیٹھون بندون مین تیرے

کہا اُسنے

**بیت**

ایسی باتون کی یہہ جاگہہ نہین اللہ اللہ

گر میری آنکھون پہ تو بیٹھے یہین | ناز اُٹھاؤن تیرا اسے ناز نین

القصہ بیٹھکر ہر مجلس و مقام سے مذکور کرنے لگا یہان تلک کہ یارونکی زلت کی باتین بھی درمیان آئین تب کہا مین نے

**قطعہ**

گناہ کون سا دیکھا ہے اُسنے منعم نے | کہ اپنے بندے کو نظرون مین خوار رکھتا ہے
بزرگواری و الطاف ہے خدا کو فقط | جو رزق عاصیون کا برقرار رکھتا ہے

حاکم نے جو یہہ باتین سنی نہایت پسند کی اور وجہہ معاش یارونکی بدستور سابق مُعین کر دی اور چڑھے ہوئے روزینے اُنکے دلوا دئے اِس نعمت کا شکر کیا مین نے اور زمین خدمت کی چومی غرض گستاخی و دلیری کی معذرت حد سے زیادہ کی اور وقت روانگی و رخصت کے یہہ کہا

**قطعہ**

جو کعبہ قبلۂ حاجت ہوا تو دور سے لوگ | طواف کرنے کو جاتے ہین مجتمع ہوکر
تجھے تحمّل اہلِ غرض مُناسب ہے | کہ مارتا نہین کوئی سنگ نخل بے برپر

## انیسوین حکایت

ایک شہزادے نے بہت سا مال باپ کے ورثے کا پایا اور ہاتھ بخشش کا کھول دیا

دادودہش بہت سی کی اور سخاوت کی داد دی غرض سپاہ کو نعمت بلاکد اور رعیت کو مال و دولت بیحد بخشی ٭

قطعہ

| | |
|---|---|
| دماغ و دل کو کیا گو ہے اگر پاس | رکھا آتش پر جو دیوے بوئے عنبر |
| سخاوت کر جو چاہے ہے بڑائی | نہ بن بوئے اُگے دانا زمین پر |

ایک ہمنشین تنگدل یون نصیحت کرنے لگا کہ اگلے بادشاہون نے اس نعمت کو بہت کوشش سے جمع کیا ہے اور واسطے ایکدن کے رکھا ہے بخشش تک سوچ کر کیجئے اور سخاوت سے تنگ ہاتھ کھینچ لیجے کہ ابھی بہت سی گھاتیان آگے ہین اور دشمن پیچھے ایسا نہو کہ وقت حاجت ہاتھ تنگ ہو جاوے اور چرخ ابوقلمون جلوہ کچھ اور رنگ دکھاوے

قطعہ

| | |
|---|---|
| گنج اگر بخشش سے تیری لین عوام | صاحب ہرخانہ پاوے یک برنج |
| گر تو ایک ایک جو بھی رعیا سب سے لے | جمع ہو تیرے کنے ہر روز گنج |

بادشاہزادہ اُس پست ہمت کے کلام سے برہم ہوا کہ مُوافق اُسکے طبع عالی کے نتھا اور اُسپر غصہ کیا کہ خدائی تعالی نے اپنے فضل سے مجھکو مالک اس مملکت کا اور سُلطان اِس سلطنت کا کیا ہے چاہئے کہ ہر طرحکی لذّتین اُٹھاؤن مین اور ہر ایک محتاج کو تونگر بناؤن نہ پاسبان ہون کہ اُسکی محافظت کیا کرون

بیت

| | |
|---|---|
| چالیس گنج رکھتا تھا قارون ہُوا گیا | چھوڑا جو نام نیک نہ نوشیروان مُوا |

## بیسوین حکایت

کہتے ہین کہ نوشیروان عادل کسی شکار گاہ مین ایک شکار کو کباب کرتا تھا اتفاقًا نون نتھا کہ ایک غلام کو بستی مین کے پاس بھیجا تا کہ نون لاوے اور اُسے یون فرمایا کہ

لون زور شور سے نلیجو بلکہ قیمت دیجو ایسا نہو کہ گاؤن مین خرابی اور خواری ہو اور یہہ
رسم ہمیشہ جاری ہو حاضرون نے التماس کیا کہ اسقدر لون کیا قدر رکھتا ہی کہ موجب
شورش و برہمی اور باعث خرابی و خستگی کا ہوگا بادشاہ نے ارشاد کیا کہ بنا ظلم کی
پہلے جہان مین تھوڑی تھی جو کوئی آیا اُسنے کچھہ اُسپر افزایش کی تا اِس نہایت کو پہنچی ؂

## قطعہ

| | | |
|---|---|---|
| جو شاہ باغ رعیت سے کھائے ایک بھی سیب | | غلام اُسکے اکھاڑین درخت میوہ دار |
| جو نیم بیضے کی مقدار ظلم شہ سے ہو | | پروے سیخ مین اُسکی سپاہ مرغ ہزار |

## اکیسوین حکایت

سُنا ہی مین نے کہ ایک وزیر غافل بلکہ جاہل رعیت کے گھر خراب کرتا اسواسطے کہ
خزانہ بادشاہ کا زیادہ کرے بے خبر تھا قول حکما سے کہ کہہ گئے ہین جو شخص کہ اپنے
خالق کو رنج دیوے اس لئے کہ ایک مخلوق کے دلکو راضی کرے قادر کریم اُسی
مخلوق کو اُسکی سرزنش کیواسطے متعین کرے تاکہ اپنے کئے کی سزا اُسکے ہاتھہ سے پاوے

## بیت

| | | |
|---|---|---|
| آفت جان اگ ہی بہر سپند ؂ | | قہر ہی دود دل ہی درد مند ؂ |

چنانچہ سب حیوانوں کا سردار شیر ہی اور جانورون مین کمتر گدھا لیکن عقل مندون کے
نزدیک گدھا بوجھہ کا اُٹھانے والا بہتر ہی شیر درندہ سے

## مثنوی

| | | |
|---|---|---|
| ہی خر مسکین اگرچہ بے تمیز | | بوجھہ لے چلتا ہی اس سے ہی عزیز |
| گاؤ خر جو بوجھہ اُٹھاوین ہمنشین | | آدمی موذی سے ہین بہتر کہین |

پھر آیا مین داستان پر وزیر غافل کی تھوڑے سے اخلاق زبون اُسکے بادشاہ کو

معلوم ہوئے فی الفور اُسکو شکنجے مین کھینچا اور طرح بطرح کے عذابون سے مارا **قطعہ**

| | |
|---|---|
| نہ حاصل ہو تجھکو رضائے ملک | رکھے تا نہ تو خاطر بندگان |
| اگر چاہتا ہے عطائے خدا | تو کر خلق سے اُسکی تو نیکیان |

اور یون کہتے ہین کہ ایک ستم رسیدون مین سے اُسطرف وارد ہوا اور اُسکے حال تباہ کو دیکھا اُسنے اور یون کہا **قطعہ**

| | |
|---|---|
| زور و قوت جسکو ہو لازم نہین اُسکے تئین | سلطنت مین کھاتے غلبے سے وہ مال بے روان |
| ناف کے اندر جو لیوے چاک ہو جاوے شکم | لیک ہے ممکن کہ نکلے حلق سے وہ استخوان |

**بیت**

| | |
|---|---|
| نہ رہیگا ستمگر و غدار | اُسپہ لعنت رہیگی لیل و نہار |

## بائیسوین حکایت

ایک مردم آزار کی نقل کرتے ہین کہ کسی پرہیزگار کے سر پر اُسنے پتھر مارا درویش کو قدرت بدلا لینے کی نہ تھی پر اُس پتھر کو اپنے پاس رکھتا تھا کہ ایک وقت بادشاہ اوپر اُسکے غصے ہوا اور ایک کوئے مین اُسکو قید کیا درویش وہان آیا اور اُسی پتھر کو اُسکے سر پر مارا کہا اُسنے تو کون ہے اور میرے تئین کسواسطے پتھر مارا کہا اُسنے کہ مین وہی شخص ہون اور یہہ وہی پتھر ہے کہ فلانی تاریخ میرے سر پر مارا تھا تو نے بولا وہ کہ اتنی مدت کہان تھا تو کہا اُسنے کہ تیری جاہ سے اندیشہ کرتا تھا اب کہ تجھے چاہ مین دیکھا غنیمت جانا کہ عقلمندون نے کہا ہے **مثنوی**

| | |
|---|---|
| دیکھے نالایق کو جب تو بختیار | عاقلون کی طرح کر صبر اختیار |
| تیز ترناخون جو رکھتا نہین | تو بدون کے ساتھ بس لڑتا نہین |

| جو کوئی شہ زور سے پنجہ ملائے | ناتوان پنجے سے اپنے ہاتھ اٹھائے |
| --- | --- |
| جب کہ اُسکے ہاتھ باندھے آسمان | تب نکال اُسکا تو مغزِ استخوان |

## تئیسوین حکایت

ایک بادشاہ کو مرض ایسا بدڈھب تھا کہ جسکا ذکر نکرنا بہتر ہے کتنے حکیم یونان کے متفق ہوئے کہ اس درد کی کچھ دوا نہین مگر پتا آدمی کا کہ کتنی صفتین اسمین ہوویں بادشاہ نے فرمایا حلیہ پیدا کرین ایک زمیندار کے لڑکیکو اُنہین صفات سے کہ حکیمون نے کہین تھین پایا اور ماںباپ کو اُسکے بہت سامال دیکر راضی کیا اور قاضی نے بھی اُسکے قتل کا فتوی دیا کہ خون ایک شخص کا رعیت مین سے بادشاہ کی سلامتی کے واسطے جایز ہے جلاد نے اُسکے مارنے کا قصد کیا لڑکے نے آسمان کی طرف دیکھا اور مسکراکر کچھ ہونٹون مین کہنے لگا بادشاہ نے پوچھا کہ اس حالت مین ہنسنے کا کیا موقع ہے لڑکے نے کہا کہ لاڈ فرزند کا ماںباپ پر ہوتا ہے دعوی آگے قاضی کے لیجاتے ہین اور داد بادشاہ سے چاہتے ہین جب کہ ماںباپ واسطے حاصل ہونے دنیا کے میرے خون پر بخوشی راضی ہوئے اور قاضی نے میرے قتل کا فتوی دیا اور بادشاہ نے بھی اچھا ہونا اپنا میرے ہلاک ہونے مین دیکھا اب سوائے حافظ حقیقی کے پناہ نہین کہین

## بیت

| آگے کرون کس کے جاکے تیری فریاد | مانگون ہون تیرے ظلم کی تجھسے ہی داد |
| --- | --- |

یہہ باتین سُنکر بادشاہ کا دل بھر آیا اور رویا بعد اُسکے فرمایا کہ مرنا میرا بہتر ہے ایسے بیگناہ کے خون کرنے سے یہہ کہہ کر پیشانی اُس لڑکے کی چومی اور گود مین لیا غرض خون اُسکا معاف کیا اور مال و زر بہت سا دیا کہتے ہین کہ بادشاہ نے اُسی ہفتے مین شفا پائی

## قطعہ

غرق ہوئگا فکر مین اُس بیت کی مین ابتلک
ایک مہاوت جو کھڑا پڑھتا تھا بخر نیل پر

جو کہ ہے احوال چیونٹی کا ترے زیر قدم
فیل کے پاؤن تلے حال اُسے ہے تیرا بتر

## چوبیسوین حکایت

عمرو لیث کے ملازمون مین سے ایک غلام بھاگ گیا تھا لوگ اُسکے پیچھے واسطے تلاش کے گئے اور لے آئے وزیر کو ساتھ اُسکے لاگ تھی اسواسطے قتل کی اُسکے اشارت کی تو اوس غلام ایسی حرکت نکرین بندہ مسکین نے عجز سے عمرو لیث کے آگے سر اپنا زمین پر رکھدیا اور کہا

## بیت

کچھ بھی مجھپر ہو جو اچھا تو سمجھے تو ہے روا
بندہ کیا دعوی کرے ہے حکم صاحب کا بجا

لیکن بسبب اسکے کہ نمک پروردہ اس خاندان کا ہون نہین چاہتا ہون کہ فردائے قیامت آپ میرے خون کے مطلبے مین گرفتار ہووین اور جو مرضی مبارک یونہین ہے تو مجھے ساتھ ایک حیلہ شرعی کے قتل کیجئے بادشاہ نے فرمایا کہ حیلہ شرعی کیونکر کرون غلام نے عرض کیا کہ حکم ہو تا مین وزیر کو مار ڈالون پھر مجھکو اُسکے قصاص مین قتل کر ڈالئے تاکہ خون ناحق تم سے نہو بادشاہ ان باتونکو سنکر بے اختیار ہنسے اور وزیر سے کہا اب کیا مصلحت دیکھتا ہے تو وزیر نے عرض کی کہ اے خداوند عالم واسطے خدا کے اس شوخ چشم عیار کو اپنے باپ کی قبر کے صدقے سے آزاد کرو نہین تو مجھکو کسی بلا مین گرفتار کریگا گناہ میرا ہے کہ حکیمونکے قول پر عمل نکیا مین نے کہ کہہ گئے ہین؛

## قطعہ

کیون تو سنگ انداز سے جا کر لڑا
اپنی نادانی سے پھوڑا اپنا سیر

رو بروئے دشمن پر جو پھینکا تو نے تیر
اُسکا اب تو ہی نشانہ کر حذر

## پچیسوین حکایت

ملک زوزن کے ملازمونمین ایک سردار نیک سیرت خوش خصلت تھا سب بچشیون سے روبرو اُنکے بعزت پیش آتا اور پس غیب اُنکو بخوبی یاد کرتا اتفاقاً اُس سے ایک حرکت صادر ہوئی کہ بادشاہ کو بُری لگی تاوان لیا اور عذاب شدید اُسپر کیا بادشاہ کے سرہنگ جو اُسکی پہلی نعمتونکے مُقر اور شاکر تھے اِسواسطے مُدت مُعینہ مین اپنی عطوفت اور ملائمت کرتے رہے اور سرزنش و ملامت کو روا نرکھا ؛

**قطعہ**

صلح دُشمن سے جو خواہش ہے تو جسوقت تجھے
مُنہہ سے دُشمن کے نِکلتا ہے سُخن آخر کو

پیچھے وُہ بد کہے تو آگے کر اُسکی تحسین ؛
تلخ بات اُسکی نہ بھاوے تو دہن کر شیرین

الغرض جو کُچھہ کہ مضمون اعتراضات بادشاہ کا تھا بعضے کا جواب وُہ ہوا اور بقیہ کی جہت سے قید مین رہا کہتے ہین کہ بادشاہونمین سے جو قریب اُس نواح کے تھے ایک بادشاہ نے مخفی پیغام اُسکو بطریق نوشتے کے بھیجا کہ سلاطین اُسطرف کے قدر ایسے بُزرگوار کی نجانتے تھے جو ایسی بے عزتی کی نہایت یہہ بات ہم پر ناگوار ہوئی اگر طبیعت تمھاری ؛ ہماری طرف ملتفت ہووے تو اِدھر آنا عین صلاح ہے ہرطرح سے تمھارے حق مین ؛ رعایت و سعی کی جائیگی اور سردار بھی اِس مملکت کے تمھارے دیدار کے مُشتاق و منتظر ہین اور اِسکے جواب کے منتظر القصہ خواجہ اُسکے مضمون سے مُطلع ہوا اور خوف و خطر سے اندیشہ کر کے فی الحال ایک جواب مختصر لکھا اور روانہ کیا کہ اگر احیاناً خط پکڑا جاوے تو موجب فتنہ و فساد کا نہوا اتفاقاً بادشاہ کے ملازمون سے ایک شخص اِس حال سے آگاہ تھا حضور اعلی مین اُسنے عرض کیا کہ فلانے شخص کو کہ حضرت نے قید کیا ہے اُس ؛ نواح کے بادشاہون سے نامہ و پیغام رکھتا ہے بادشاہ اِس کلام کو سُنکر غُصے ہوئے

اور اِس خبر کو کھول دیا آخر الامر حسب الارشاد قاصد کو پکڑا اور مکتوب کو پڑھا لکھا تھا
اُسمین کہ حسن ظن بزرگونکا زیادہ بندے کی فضیلت سے ہے اور واسطے آنے کے
اُس دیار مین کہ اِس عاصی کو لکھا ہے اجابت کا اُسکی مقدور نہین رکھتا بحکم اِس امر کے
کہ پالا ہوا نعمت اِس خاندان کا ہے اتنی بات کے واسطے ولی نعمت قدیم اپنے سے بیوفائی نہین کرسکتا

## بیت

| | |
|---|---|
| دیکھے جسکا سدا احوال پر اپنے کرم | بد نہ لیجائے اگر اُسسے کبھی ہو ایک ستم |

بادشاہ کو سیرت حق شناس اُسکی نہایت خوش آئی خلعت و نعمت دیکر عذر چاہا کہ
خطا کی مین نے جو تجھے ایذا دی کہا اُسنے اے خداوند اِس امر مین آپکی کچھ خطا نہین بلکہ
تقدیر مین یہی تھا کہ اِس بندے کو کسیطرح رنج پہنچے پس حضرت کے ہاتھ سے اولیٰ ہے
اِسواسطے کہ آپکی اگلی نعمتونکے حقوق اِسقدر ہی پر ہین اور بہت سے احسان ؛

## مثنوی

| | |
|---|---|
| جو رنج خلق سے پہنچے تو مت لے اُسکا نام | کہ خلق وے نہین سکتی کسیکو رنج و آرام |
| عدو و دوست مین جو ہے خلاف حق سے جان | کہ دل پہ دونون کے حاکم وہی ہے کہنا مان |
| گذار تیر کا ہے تو سہی کمان کے سبب | پہ جانتے ہین کماندار ہی کو دانا سب |

## چھبیسوین حکایت

بادشاہون مین سے عرب کے ایک بادشاہ کو سنا ہے مین نے کہ اپنے مقربون سے
کہتا تھا کہ فلانے شخص کی جتنی رسومین معین ہین اُسنے دوچند کردو کہ ملازم سرکار ہے
اور فرمان بردار سوائے اُسکے جو خدمتگار ہین لہو و لعب مین ہیت اور آرام سے خدمت مین
سُست اِس کلام کو سُنکر ایک اہل دل نے فریاد و فغان کیا لوگون نے پوچھا کہ کیا دیکھا تونے
کہا اُسنے کہ درجے اعلیٰ بندون کے بھی حق تعالیٰ کی درگاہ مین ایسی ہی مثال رکھتے ہین ؛

## رباعی

کرے جو آنکے دوروز کوئی خدمت شاہ | تو اُسپہ نا بیشتر دن پڑھی جائے سفر کی نگاہ
اُمید ہے جو پرستش کرین ہین دل سے اُسے | اُنہین نہ پھیرےگا مایوس اپنے در سے اِلٰہ

## مثنوی

قبول حکم مین سرداری اور بڑائی ہے | دلیل پاس ہے ترک اُسکا اور بُرائی ہے
یقین جان جو رکھتا ہے راستون کی جبین | وہ آستان پہ رکھتا ہے بنتا ہی سر کتنین

## ستائیسوین حکایت

ایک ظالم کی نقل کرتے ہین کہ لکڑیان فقیرونکی زبردستی سے لیتا تھا اور دولتمندونکو مُفت دیتا ایک صاحب دل نے اُسکے پاس آکر یون کہا

**بیت**

سانپ ہے تو جسکو دیکھے اُسکو ونہین کاٹ کھائے | یا ہے اُلو جسجگہ بیٹھے وہانکی خاک اُڑائے

## قطعہ

کب خداوند قوی سے زور تیرا چل سکے | ہان مگر عُہدہ برا تجھ سے نہو نا ہم ناتوان
زورمت اہل زمین پر اسقدر کر العزیز | شاید انکی بھی دُعا کی ہو پہنچ تا آسمان

کہتے ہین کہ ظالم نے اُسکے کہنے رنجیدہ ہوکر مُنہہ غُصے کا بنا لیا اُسکی طرف متوجہہ نہوا اُمنا حال اُسکے حاصل معانی اس آیہ کا ہے یعنے حمیت نے اُسکی نچھوڑا اُسکو اور گناہ پر قایم رکھا کہ ایک رات باورچی خانے کی آگ اُسکے لکڑیون کے انبار مین گرکر لگی اور تمام املاک کو اُسکی جلا دیا اور اُسکو نرم بچھونے سے اُٹھا کر گرم راکھ پر بٹھلا دیا اتفاقاً وہی شخص اُسکے پاس سے گذرا دیکھا اُسکو کہ اپنے یارون سے کہتا تھا نہین جانتا ہون کہ یہہ آگ میرے گھر مین کہان سے لگی کہا اُسنے کہ اُنھین درویشونکے دل کے دھوئین سے ؛

## قطعہ

| | |
|---|---|
| گر خداوند دل مجروح سے یہہ بات مان | زخم پنہان اُسکا آخر سر کو خون مین تر کرے |
| رنج مت دینا کسیکے دل کو تئین مقدور بھر | آہ اُسکی وُہ ہے جو ایک خلق کو ابتر کرے |

مشہور ہے کہ تاج کیخسرو پر لکھا تھا قطعہ

| | |
|---|---|
| ایک عمر بلکہ قیامت تلک زمین پر کیا | نہو گا خلق کے پاؤنکا سرا پنے گذر |
| یہہ ملک آیا ہے مجھہ پاس جیسے دست بدست | مگر نجائیگا یونہین بدستہائے دگر |

## اٹھائیسوین حکایت

ایک شخص کُشتی لڑنے کی صنعت مین طاق ہوا تھا اور شہرۂ آفاق تین سو ساٹھہ داؤ عجیب و غریب ایک مُشت اُسکی مُٹھی مین تھے اور چالاکیونکے طور سب کے سب اُسکے ہاتھو نمین ہر روز ایک نئی وضع سے کُشتی لڑتا اور ناظرون کو کمند حیرت مین پکڑتا مگر طبیعت اُسکی ایک شاگرد خوش شمایل پر مایل تھی چنانچہ تین سو ساٹھہ داؤ اُسکو سکھائے الا ایک داؤکے سکھانے مین تامل اور تساہل کرتا تھا قصہ مختصر وہی لڑکا چند روز مین قوی ہیکل اور صنعت کُشتی مین بے بدل ہوا کسی پہلوان کو اُس زمانے مین اُسسے تاب مقابلے کی اور مجال مجادلے کی نہ تھی یہان تلک غرور مین آیا کہ بادشاہ عصر کے حضور کہنے لگا کہ استاد کو فضیلت مجھہ پر سبب بزرگی اور حق تربیت کے ہے وگرنہ قوت و صنعت مین اُسسے مین بھی کمتر نہین بلکہ برابر ہون شہریار کے مزاج پر سخن اُس ناہموار کا نہایت ناگوار ہوا کہ چھوٹا مُنہہ بڑی بات اسکو کہتے ہین فی الفور ارشاد کیا کہ ہان آپسمین کُشتی لڑین اور ایک مکان بلند کو اُس عالی مقام نے مناسب اُس امر کے درست کروا دیا الغرض ارکان دولت اور مقربان حضرت بلکہ زور آوران جہان تمام مجتمع ہوئے

جسوقت جاگہہ لڑائی کی آراستہ ہوئی لڑکا مانند مست ہاتھی کی اِس زور و شور سے آیا کہ اگر پہاڑ ہڑ دلات کا وہان ہوتا تو جاگہہ سے اُسکو اکھاڑتا اور اسفندیار روئین تن بھی سامھنے آتا تو اپنی آمد کے دبدبے ہی سے پچھاڑتا اُستاد نے دیکھا کہ شاگرد قوت مین مجھسے قوی تر ہے وہی داؤ کیا جو اُسسے مخفی تھا لڑکے کو طریقہ دفع کا اُسکے نہ آتا تھا بے بس ہوگیا آخر الامر اُستاد نے اُسکو اکھاڑا اور زمین پر مارا خلایق مین ایک شور پڑگیا اور غوغا بلند ہوا حضرت اعلی نے اُستاد کو مہربانی مع خلعت جاودانی عنایت فرمایا اور اُس لڑکے کو نہایت ملامت کی کہ اپنے پالنے والے سے ناحق بیوفائی کی تو نے اور دعوی مقاومت کا تمام نکیا لڑکے نے عرض کی کہ جو کچھ حضور سے ارشاد ہوا فی الواقع یون ہی ہے لیکن اُستاد کو زور مین مجھ پر غلبہ نتھا بلکہ ایک نکتہ فن کشتی کا مجھسے مخفی کیا تھا اُسکے سبب آج کے دن غالب ہوا اُستاد نے کہا اِسی دن کے واسطے چھپا رکھا تھا کہ کہہ گئے ہین دوست کو اِتنی قوت نہ دے کہ اگر دشمنی کا قصد کرے تو کر سکے

## بیت

| | |
|---|---|
| جو خورد بے ادب کہ بزرگ سے اپنے لڑے | ہرگز وہ پھر نہ اُٹھ سکے ایسا ہی گر پڑے |

نہین سنا ہے تو نے کہ کیا کہا ہے اُس شخص نے کہ جسنے اپنے پالے ہوے سے جفا دیکھی تھی

## قطعہ

| | |
|---|---|
| یا وفا موجود عالم مین نہ تھی اے دوستو | یا کسی نے کی نہ اِس دنیا مین مجھسے ہی وفا |
| مین نے علم تیر سکھلایا بدل جسکو بجان | تیر کا اپنے نشانہ اُسنے مجھکو ہی کیا |

## انتیسوین حکایت

ایک درویش اکیلا کسی جنگل کے کونے مین بیٹھا تھا ایک بادشاہ اُسکی طرف سے

لہٰذا حقیر کو از بسکہ فراغت مُلکِ قناعت سے تھی اُسکی طرف کچھہ التفات نکی اور بادشاہ کو بمرتبہ غرورِ سلطنت کا تھا رنجیدہ ہوا اور کہا کہ یہہ طایفہ خرقہ پوشونکا مانند حیوان کی ہی اہلیت اور آدمیت نہین رکھتا وزیر نے یہہ بات سُنکر درویش سے کہا ای مرد عزیز بادشاہ روئے زمین کا تیرے پاس آیا کسواسطے خدمت اُسکی نکی تو نے اور شرطین ادب کی بجا نہ لایا جواب دیا اُسے کہ بادشاہ کو کہو کہ متوقع خدمت کا اُس شخص سے ہو کہ توقع نعمت کی تجھہ سے رکھے اور دوسرے یہہ ہی کہ بادشاہ رعیت کی نگہبانی کے واسطے ہین نہ رعیت بادشاہونکی بندگی کے واسطے

**قطعہ**

گرچہ دولت سے اُسکی نعمت سے ہے ۔۔۔ پر ہی شہ پاسبان فقیرون کا
بھیڑ چوپان کی خادمی کو نہین ۔۔۔ بلکہ مامور وہ ہی خدمت کا

**نظم**

ایک خورسند و کامران ہی آج ۔۔۔ غم کی ہی دلمین دوسرے کے سنان
اہلِ پندار کے بھی سر کو خاک ۔۔۔ کھائیگی صبر کر تو چند یہان
جب قضائے نوشتہ آ پہنچی ۔۔۔ فرق شاہی و بندگی مین کہان
گر تو کھولے گا قبر دونون کی ۔۔۔ شاہ و درویش پائیگا یکسان

بادشاہ کے دل مین درویش کی گفتگو نے ایسا اثر کیا کہ نقش کا لحجر ہوگئی تب کہا اُسے کہ مجھہ سے کسی امر کی درخواست کر درویش نے کہا یہہ چاہتا ہون کہ پھر مجھے تکلیف نہ دے تو بادشاہ متنبہ ہو کر پھر کہا کہ ای صاحب دل کچھہ مجھے نصیحت کر فقیر نے یہہ شعر پڑھا

**بیت**

حکومت مین کر غور بیچارگان ۔۔۔ کہ ملک و نعم جاتے ہیہان سے وہان

## تیسوین حکایت

وزیرون مین سے ایک وزیر ذوالنون مصری کے پاس گیا اور اُسسے مدد چاہی کہ دن رات بادشاہ کی خدمت مین مشغول ہون نعمت کا اُسکی اُمیدوار اور عقوبت سے پراضطرار ذوالنون نے ان باتونکو سُنکر رودیا اور یہہ کہا کہ اگر مین بادشاہ حقیقی سے ایسا ڈرتا کہ جیسا تو بادشاہ مجازی سے تو صدیقون مین سے ایک مین بھی ہوتا

## قطعہ

| | |
|---|---|
| ساتھ دُکھ کے گرہو سُکھ کی اُمید | پاؤن درویشون کے ہووین بر فلک |
| جسقدر خائف ملک سے ہے وزیر | حق سے گرہوتا تو ہوجاتا ملک |

## اکتیسوین حکایت

ایک بادشاہ نے کسی بیگناہ کے مارنے کا حکم کیا عرض کی اُسنے کہ اے بادشاہ بسبب اس غضب کے جو آپکو اوپر اس عاصی کے ہے اپنا آزار نچاہئے کہ یہہ عذاب ایکدم مین مجھپر سے گذر جائیگا اور گناہ اُسکا تمپر ہمیشہ رہیگا ؏

## رباعی

| | |
|---|---|
| دوران بقا باد کی مانند گیا | نے خوب ہی رہے بد ہی نہ کڑوا میٹھا |
| کیا غم جو کیا مجھپہ ستمگر نے ستم | مجھپر سے گیا اور اُسکی گردن پہ رہا |

بادشاہ کو نصیحت نے اُسکی اثر کیا اور اُسکے خون سے درگذرا ؏

## بتیسوین حکایت

نوشیروان کے وزیر بیچ ایک مہم کے واسطے مصلحت مملکت کے اندیشہ کرتے تھے اور عقل لگاتے تھے بادشاہ بھی اُنھین کی طرح سے متفکر اسی تدبیر مین تھا کہ بوزرجمہر نے بادشاہ کی راے کو ترجیح دی وزیرون نے مخفی اُسسے کہا کہ بادشاہ

کی رائے مین کیا زیادتی دیکھی تو نے جو اتنے حکیمونکی رائے پر اختیار کی بوزرجمہر نے کہا اِسواسطے کہ انجام کار معلوم نہین اور عقل سب کی تابع قضا و قدر کے ہے کیا جانیے کہ صواب پر کون ہے اور خطا پر کون پس موافقت کرنی بادشاہ کی رائے سے اولیٰ تر ہے کہ اگر خلاف صواب کے ظاہر ہو تو بسبب اُسکی متابعت کے عتاب سے نڈر رہین ہم ٭

## مثنوی

خلافِ رائے شہ جسنے کہی بات
تو اپنے جی سے دھووے ہاتھ یہہ بات
اگر شب روز کو کہنے لگے شاہ ٭
تو کہہ جلدی کہ یہہ پروین ہے وہ ماہ

## تیتیسوین حکایت

ایک مکّار نے زلفین اپنی گوندھین کہ مین علوی ہون اور حجاز کے قافلے کے ساتھ شہر مین آیا اور یون بتایا کہ حج کرکے آیا ہون اور ایک قصیدہ روبرو بادشاہ کے لایا کہ مین نے کہا ہے بادشاہ نے نعمت عظیم اُسکو بخشی تعظیم کی اور بہت سی نوازش فرمائی اتنے مین ایک ندیم بادشاہ کا اُسی سال مین سفر دریا سے آیا تھا بولا اُٹھا کہ مین نے اِسکے تئین عید قربان کے دن بصرے مین دیکھا ہے تا حاجی کیونکر ہوا اور سید ہو لا کہ مین اِسکو پہچانتا ہون کہ باپ اِسکا نصرانی تھا ملاطیہ مین پھر کیونکر علوی ہوا اور شعر اِسنے دیوان انوری سے پائے بادشاہ نے حکم کیا کہ مارین اُسکو اور دفع کرین کہ اتنے جھوٹ کہا اگر کیون کہے عرض کی اُسنے کہ اے خداوند روئے زمین اِس عاصی کو ایک سخن اور باقی ہے جو حکم ہو تو کہہ لیوے اگر سچ نہوگا تو جو عقوبت فرمائیگا سزاوار اُسکا ہونگا بادشاہ نے فرمایا وہ کیا ہے کہا اُسنے ٭

## قطعہ

وہی لاوے آگے تیرے گر غریب
تو وہ پیالہ پانی ہے ایک جھوٹ دوغ

| جہان دیدہ کہتا ہے اکثر دروغ | نہ رنجیدہ ہوئے کہ بندے سے لغو |
|---|---|

بادشاہ کو بہت ہنسی آئی اور کہنے لگا کہ اتنے زیادہ سچ اپنی عمر میں نہ کہا ہوگا تو نے پس فرمایا کہ جو کچھ مال اُسکا ہے اُسے کوئی مزاحم نہو قصہ کوتاہ خوشی اور خرمی سے وہ گیا

## چونتیسوین حکایت

وزیروں میں سے ایک وزیر زیردستوں پر ترحم کرتا اور سبھوں کی اصلاح امور کو واسطے خیر کا جانتا اتفاقاً بادشاہ کے عذاب میں گرفتار ہوا سبھوں نے اُسکی نجات کیواسطے سعی کی اور چوکیداروں نے ملائمت اور بزرگوں نے خوش باطنی اُسکی اکثر بیان کی یہاں تک کہ بادشاہ اُسکے گناہ سے درگذرا ایک صاحبدل نے اوپر اس حال کے اطلاع پاکر کہا

## قطعہ

| پیچ بہتر ہے ماں کہنا یہہ<br>دہن سگ بلقمہ دوختہ بہ | دوست راضی رہیں تو باغ پدر<br>کر تو نیکی بُرے سے کہتے ہیں |
|---|---|

## پینتیسوین حکایت

ہارون رشید کا ایک بیٹا باپ کے پاس آیا نہایت غضب ناک کہ فلانے ہراول کے بیٹے نے مجھے گالیاں دیں ہارون نے ارکان دولت سے پوچھا کہ ایسے شخص کو کیا سزا دیجئے ایک نے اُس کے قتل کی اشارت کی دوسرے نے زبان کاٹنے کی تیسرے نے تاوان اور منع مجرے کی ہارون نے کہا کہ ای پسر کرم یہہ ہے کہ درگذرا اور بخش دے کہ دین و دنیا میں اُسکا اجر ملیگا اور جو نہیں ہوسکتا تو تو بھی گالیاں دے لے لیکن بدلا برا ہے جو حد سے گذر جاوے اور ظلم تیری طرف ثابت ہو اور دعوی جانب دشمن کے

## قطعہ

نہین وہ عقل سے نزدیک دانا مرد | کہ جو پیل دمان سے ہو مقابل
وہی ہے مرد الحق جو غضب مین | نبولے بات کچھ بیہودہ باطل

## نظم

کسیکو دی جو ایک بدخو نے گالی | کہا اُسنے کہ سن ای ذات عالی
ہون بدتر اُسسے جو تو نے ہے سوچا | غلط سمجھا ہے تو جو کچھ ہے سمجھا
مین اپنے عیب سے جیسا ہون آگاہ | تو ہے آگہ نہوئیگا یہہ واللہ

## چھٹیوین حکایت

کہتے ایک بزرگونکے ساتھ کشتی مین بیٹھا تھا مین کہ ایک ناؤ پیچھے ہمارے ڈوبی الغرض دو بھائی ایک بھنور مین جا پڑے بزرگونمین سے ایک شخص نے ملاح سے کہا نکال اُن دونونکو کہ ہر ایک کے عوض سو سو دینار تجھکو دونگا ملاح پیر کر ایک شخص کو نکال لایا اور دوسرا ڈوب گیا کہا مین عمر اسکی باقی نرہی تھی اسلئے اُسکے نکالنے مین تاخیر کی تو نے ملاح نے ہنسکر یون کہا کہ یہہ بات سچ ہے لیکن خواہش اپنی اس شخص کے نکالنے پر زیادہ تھی کہ ایک وقت کسی جنگل مین تھک گیا تھا مین اسنے مجھے اونٹ پر چڑھا لیا تھا اور اُس دوسرے نے لڑکائی مین مجھکو ایک کوڑا مارا تھا کہا مین نے راست کہا ہے اللہ تعالی نے جس شخص نے عمل نیک کیا نفع اُسکا واسطے اُسیکے نفس کے ہے اور جس کسی نے عمل بد کیا ضرر اُسکا اوپر اُسیکے نفس کے ہے

## قطعہ

دل کسیکا چھیل مت مقدور بھر | جب بھرا کانٹو سے یہہ رستا تمام
کام مین مت دیر کر محتاج کے | تجھکو بھی درپیش ہین بہتیرے کام

## سینتیسوین حکایت

دو بھائی تھے ایک خدمت بادشاہ کی کرتا اور دوسرا بازو کی کوشش سے روٹی
کھاتا ایکدن دولتمند بھائی نے برادر درویش سے کہا کیون نہین خدمت کرتا جو مزدوری
کی مشقت سے نجات تجھکو ملے کہا اُسنے توکسواسطے پیشہ نہین اختیار کرتا کہ خدمت
کی مذلت سے رہائی پاوے کہ عقلمندون نے کہا ہے اپنی روٹی کھانی اور
بیٹھ رہنا بہتر ہے کہ زری کا پٹکا باندھنا اور خدمت کے لئے کھڑے رہنا ؛

## بیت

| | |
|---|---|
| گرم چونا ہاتھ سے کرنا خمیر | ہاتھ پر مت باندھنا پیش امیر ؛ |

## قطعہ

| | |
|---|---|
| ہوگئی یہہ عمر ساری صرف اُن سوچونمین آہ | جاڑونمین کیا پہنونمین اور گرمیونمین کھاؤن کیا |
| حرص مت کر ای شکم بس ایک روٹی ہے بہت | تانہون شاہونکے آگے سر جھکا کر مین کھڑا |

## اٹھتیسوین حکایت

ایک شخص نوشیروان کے پاس یہہ خوشی کی خبر لایا کہ تیرے فلانے دشمن کو حقتعالے نے
فانی کیا فرمایا اُسنے یہہ بھی سُنا ہے تو نے کہ میری حیات کو جاودانی کیا ؛

## بیت

| | |
|---|---|
| جو دشمن مرے سے شادمانی نہین ؛ | کہ نت اپنی بھی زندگانی نہین ؛ |

## انتالیسوین حکایت

کسریٰ کے حضور کتنے حکما مصلحت کرتے تھے اور ہر ایک کچھ کچھ موافق اپنی رائے کے
بولتا تھا بوزرجمہر کہ سردار اُنکا تھا خاموش تھا پوچھا اُسسے کسواسطے تو اس بحث مین
گفتگو نہین کرتا کہا اُسنے کہ وزیر مانند طبیبون کی ہین اور طبیب دارو نہین دیتا مگر بیمار کو پس

دیکھتا ہوں میں کہ رائے تمھاری صواب پر ہے پھر مجھکو اس امر میں سخن کہنا خطا ہے

## مثنوی

بغیر از کہے بات آوے جو بن
تو ہے بولنا اُسمیں جائے سخن
جو وہ دیکھوں کہ آگے ہے اندھے کے چاہ
جتاؤں نہ اُسکو تو ہے یہہ گناہ

## چالیسوین حکایت

مُلک مصر کا جب ہارون رشید کے تصرف میں آیا تب کہا اُسنے بخلاف اُس گمراہ کے جو غرور سے ملک مصر کے دعویٰ خدائی کا کرتا تھا بخشونگا اس ملک کو کمتر ایک بندہ کمترین کو چنانچہ کہتے ہیں کہ ایک غلام سیہ فام ہاتھی مزاج کو کہ نام اُسکا خصیب اور نہایت کم عقل تھا اُسکو بخش دیا مشہور ہے کہ عقل و دانائی اُسکی اس مرتبے تھی جو ایک قوم کسانونکی اُسکے پاس بطور فریاد کے یہہ کہتی آئی کہ کپاس بوئی تھی ؛ ہمنے کنارے دریائے نیل کے مینہ بے وقت برسا اور وہ سب کی سب ضایع ہوئی کہا اُسنے کہ پشم بوئی تھی تا وہ خراب نہوتی ایک حکیم نے اس بات کو سنکر یوں کہا ؛ ؛

## مثنوی

کشود رزق جو موقوف ہوتا دانش پر
تو بیوقوف سدا بھیکھ مانگتا در در ؛
عطا کرے ہے وہ نادان کو اسطرح روزی
کہ عقل رہتی ہے حیران اُسمیں دانا کی ؛

## مثنوی

بخت و حشم کا باعث مت جان کاردانی
اُنکا سبب فقط ہے تائید آسمانی
اہل ہنر ہزاروں صاحب کمال اکثر
پھرتے ہیں مارے مارے بے قدر جگت کے اندر
کیمیاگر موا وہ کھینچ کے رنج
پایا احمق نے ایک اُجاڑ میں گنج ؛

## اکتالیسوین حکایت

سلاطین عرب سے ایک سلطان کو کسی شخص نے ایک کنیزک ملک ختن کی نذر گذرانی
حالت مستی مین چاہا اُسنے کہ اُس سے جماع کرے کنیزک نازنین نے ناز کیا اور نمانا بادشاہ
از بسکہ نشے مین تھا اُس حرکت پر غصے ہوکر وہ گل چہرہ سیمین بر ایک اپنے زنگی
سیاہ آہنی پیکر کو بخشی کہ ہونٹھ اوپر کا اُسکی ناک کی نوک سے گذر گیا تھا اور نیچے
کا ہونٹھ تھوڑی کے تلے لٹک پڑا تھا صخراے جنی وہ دیو سفید کہ انگوٹھی حضرت سلیمان
کی لیگیا تھا اُسکی صورت سے ڈر کر بھاگتا اور چشمہ گندک کا بغل بو سے اُسکی بدبو ہوتا ؛

### قطعہ

کوئی شخص اس مرتبہ دنیا مین ہو صورت نہین | اُسکی زشتی کی خبر دیجے جو اُسپر قیاس
ہے غضب بغلو نمین ہے وہ بوے بد یا رب پناہ | دھوپ سے بھادون کی مردے مین بھی یہہ ہووے نہ باس

### بیت

کوئی دیکھے گا نہ محشر تک کبھو | خوب رو یوسف سا اُس سا زشت رو

زنگی پر شہوت اُن دنو نمین مباشرت کا طالب تھا اور اشتیاق اُسپر غالب مہر سے
اُس رشک مہر کی بے اختیار ہوکر مہر کو اُسکی توڑا اور اپنا منہہ کالا کیا صبح کو بادشاہ نے
کنیزک کو ڈھونڈھا اور نہ پایا تب لوگون نے یہہ ماجرا جون کا تون عرض کیا بادشاہ کا
چہرہ اس ذکر کو سنکر سرخ ہوگیا اور نہایت غضب سے فرمایا کہ اُس روسیاہ کو مع
کنیزک باندھین اور ایک بام بلند سے خندق مین ڈال دین کہ ایک وزیر نے واسطے
شفاعت کے اپنی جبین زمین پر رکھدی اور یون التماس کیا کہ اقبال و دولت اور
جاہ و سلطنت خداوندی قایم دایم رہے غلام زنگی کی اس امر مین کچھ تقصیر نہین

کہ تمام بندے اور خادم آقا کے انعام سے عادت رکھتے ہین بادشاہ نے کہا کہ البتہ لیکن دور نہ تھا جو ایک رات اُسنے نزدیکی نکرتا وزیر نے کہا اے خداوند جو کچھ کہ حضور سے ارشاد ہوا یون ہین ہے لیکن کیا سمع شریف مین نہین پہنچا ہے کہ کہہ گئے ہین

## رباعی

| | |
|---|---|
| پہنچے جو تشنۂ دل سوختہ بر آب حیات | اُسکو مطلق نہ خطر فیل دمان کا ہووے |
| خالی گھر خوان سے پر بھوکھ مین ملحد جو پاے | کچھ نہ اندیشہ اُسے پھر رمضان کا ہووے |

بادشاہ منصف مزاج کو یہہ لطیفہ نہایت خوش آیا فی الفور ارشاد کیا کہ زنگی کو تیری خاطر سے بخشا مین نے لیکن کنیزک کو کیا کرون وزیر نے پھر عرض کیا کہ اُسکو اُس زنگی کو بخشئے اسواسطے کہ جھوٹھا جسکا ہے اُسی کے لایق ہے

## نظم

| | |
|---|---|
| تشنہ لب ہووے نہ وہ آب زلال | جسکو گندیدہ دہان تک منہہ لگائے پاے |
| دوستی اُسکی نہ کر ہرگز پسند | کوچۂ بدنام مین جو کوئی جاے |
| گر پڑے جسوقت سرگین مین ترنج | شاہ کا پھر ہاتھہ اُسکو کیا اُٹھاے |

## بیالیسوین حکایت

اسکندر رومی کتئین پوچھا کہ مشرق اور مغرب کے دیار پر کیونکر قبضہ کیا تو نے کہ اگلے بادشاہ خزانہ و لشکر اور ملک و عمر تجھ سے کہین زیادہ رکھتے تھے لیکن کسیکو ایسی فتح میسر نہوئی کہا اُسنے کہ مددگار حقیقی کی مدد سے جس مملکت کو کہ لیا مین نے وہانکی رعیت کو آزار ندیا اور نام بادشاہون کا بھی بے وقاری سے نلیا

## بیت

| | |
|---|---|
| ہرگز نہ بڑا جانئے اُسے ہووے جو دانا | لے نام بُری طرح سے جو کوئی بزرگ کا |

## قطعہ

سب ہیچ ہیں بھول کہ رہینکا نہیں ہین | تختا ور بخت وافر دہی اور گیر دار ہا
اگلون کے نام نیک کو تو رائیگان مگر | تا نام نیک تیرا بھی رہ جاے یادگار

# دوسرا باب اخلاق ہین درویشون کے

## پہلی حکایت

ایک بزرگ سے کسی پرہیزگار سے پوچھا کہ فلانے عابد کے حق مین آپ کیا کہتے ہین کہ اکثر اشخاص اُسکے حق مین طعنہ آمیز باتین کہتے ہین کہا اُسنے کہ بظاہر اُسمین کچھ عیب نہین دیکھتا اور باطن سے آگاہ اللہ ہے

قطعہ

جسکو ظاہر مین متقی دیکھے | اُسکے تقوی کا تو نکر انکار
کھوج مت کر کسی کے باطن کا | محتسب را درون خانہ چکار

## دوسری حکایت

ایک فقیر کو مین نے دیکھا کہ کعبہ کے آستانہ پر سر کو رکھ کر اپنا مُنہہ زمین سے ملتا تھا اور عجز و نیاز سے کہتا تھا کہ یا غفور یا رحیم تو جانتا ہے کہ ظالم سے کیا صادر ہووے اور جاہل سے کیا ظاہر کہ یہہ تجھکو ہی لائق ہے

قطعہ

عذر تقصیر اِتنا خدمت ہی فقط لایا ہون مین | طاعتون سے مطلقاً رکھتا نہین تاب و توان
عارف استغفار کرتے ہین عبادت سے مدام | توبہ کرتے ہین گناہون سے ہمیشہ عاصیان

جزائے بندگی چاہتے ہین عابد و ذاکر اور قیمت جنس کی تاجر یہہ بندۂ اُمیدوار اُمید لایا ہے نہ طاعت اور گدائی کرنے آیا ہے نہ تجارت وہ سلوک ہم سے کر کہ جسکے تو لائق ہے نہ وہ امر جو ہمارے حال کے موافق ہے

بیت

| حکم کیا بندے کا جو فرمائے تو لاوے بجا | قتل کر یا بخش اب تو دو پہ تیرے سر رکھا |
|---|---|

## قطعہ

| کہے تھا عجز سے یہہ رو رو کر | در پہ کعبہ کے ایک سایل یون |
|---|---|
| قلم عفو کھینچ عصیان پر | طاعتین مت قبول کر لیکن |

## تیسری حکایت

عبد القادر گیلانی کو اُس عاصی نے دیکھا کہ حرم کعبہ مین ماتھے کو سنگریزون پر دھرکے یون کہتا تھا کہ یا الٰہی بخش مجھکو اور اگر ایسا ہی عذاب کے لایق ہون تو خواہش یہہ ہے کہ قیامت کے دن اندھا اُٹھون تا نیکو کے مُنہہ سے شرمندہ نہون ؛

## قطعہ

| ہر سحر ادھر جو آتی باد ہے | خاک پر مُنہہ رکھکے کہتا ہون بعجز |
|---|---|
| حال میرا بھی تجھے کچھ یاد ہے | ایک تجھکو مین نہین تک بھولتا |

## چوتھی حکایت

ایک چور کسی متقی کے گھر مین گیا ہر چند وہان ڈھونڈھا پر کچھ نپایا تب تو نہایت دلتنگ وپشیمان ہوا زاہد جو یہہ ماجرا دیکھا ایک کملی بساط مین تھی کہ جسپر سوتا تھا چور کے رہگذر مین اُسکو ڈال دیا اسواسطے کہ محروم نجاوے اور یہان کے آنے سے کچھ فائدہ اُٹھاوے

## قطعہ

| نہین کرتے دشمن کے دلکو بھی تنگ | یہہ سنا ہے کہ مردان راہ خدا |
|---|---|
| کہ رکھتا ہے تو تو محبون سے جنگ | تجھے کب میسر یہہ ہووے مقام |

محبت صاحبان صفا کی روبرو اور پس غیبت ایکسی ہے نہ اُن لوگون کی مانند کہ پیچھے تیرے گلا عیبے کی بولیان بولین اور آگے زبان تعریف کی کھولین ؛

## بیت

روبرو بھیڑکی طرح ہین غریب ۔۔ پیٹھہ پیچھے ہین گرگ سے موذی

## بیت

جوکرے اظہار آگے تیرے عیب مردمان ۔۔ عیب تیرے بھی کریگا ہر کہین جاکر بیان

## پانچوین حکایت

اشخاص چند متفق مسافرت کے تھے اور شریک رنج و راحت چاہا مین نے کہ رفاقت کرون اُنھون نے موافقت نکی تب مین نے التماس کیا کہ اخلاق سے ایسے بزرگون کے عجیب و غریب ہے کہ مسکینونکی مصاحبت سے مُنہہ پھیرین اور فائدہ کو اُنسے دریغ رکھین کہ مین تو اپنے نفس مین قوت اور جسم مین قدرت پاتا ہون کہ خدمت مین مردونکی اور صحبت مین صاحب دردونکی حاضر رہون یار شاطر ہون نہ بار خاطر

## بیت

پیادہ پا ہون اگرچہ نہین کسی پہ سوار ۔۔ ولیک ہونگا تمھارا مین غاشیہ بردار

تب اُنمین سے ایک شخص نے کہا کہ یہہ باتین سُنکر اسقدر آزردہ اور اتنا افسردہ مت ہو کہ ان دنونمین ایک چور نے اپنے تئین فقیرون کی صورت بنایا اور ہماری صحبت مین آیا

## بیت

ہر ایک شخص کیا جانے جامے مین کیا ہے ۔۔ جو لکھے سو جانے کہ نامے مین کیا ہے

از بسکہ سلامت روی مزاج مین درویشونکی ہے گمان مکر کا اُسکی طرف نکیا اور اپنے ساتھہ مین ملالیا

## مثنوی

دلق بس کافی ہے یہان بہر تمیز عارفان ۔۔ ورنہ سب ہینگے بشر اور خلق کے ہین درمیان
جوکہ تو چاہے یہین پر کار ہاے نیک کر ۔۔ خواہ سر پر تاج رکھہ خواہی علم کو دوش پہ

| | |
|---|---|
| تات کے جاوے کے پہنے نہین ہی زاہدی | زاہدی مین پاک رہ اطلس پہن لے تو بھی |
| چھوڑ دو حرص و ہوس دُنیا کو تج رکھہ دین کا پاس | پارسائی بس یہی ہی جنے فقط ترک لباس |
| مرد کو حلیہ پہنا واقعی ہیگا بجا | ہیجڑے کو ہی سلاح جنگ سے کیا فائدہ |

اتفاقاً ایک دن چلتے چلتے آفتاب ڈوب گیا اور وقت شام ہوا بشدت سب کے سب ماندے ہو گئے تب ایک قلعے کے نیچے بیخبر سو گئے اُس چور بدذات نجس باطن نے چھاگل ایک رفیق کی ہاتھہ مین اُٹھالی کہ طہارت کے لئے جاتا ہون یہہ کہا اور واسطے غارت کے گیا

## بیت

| | |
|---|---|
| خرقہ پہنا متقی سے دیکھنا | جھول خر کی جامۂ کعبہ کیا |

جب درویشونکی آنکھون سے اوجھل ہوا کسی برج مین گیا اور ایک درج چرالیا غرض جب تلک کہ سورج نکلے اور دن چڑھے وُہ سیاہ دل بہت دور نکل گیا بیچارے رفیق بیگناہ غافل سوتے تھے کہ فجر کے وقت بہت سے لوگ چڑھ آئے اور اُن سب کو قلعے مین لیجا کر قید کیا اُسی تاریخ سے غیرونکی صحبت چھوڑ دی اور تنہائی اختیار کی کثرت مین آفت ہی اور تنہائی مین راحت ہ

## قطعہ

| | |
|---|---|
| حماقت قوم مین گر ایک سے ہو | تو رُسے جائین سب خورد و کلان سے |
| جو جاوے کھیت ہین ایک گاؤ نکا بیل | تو آلودہ کرے سب بیل وہان سے |

سُنکر کہا مین نے کہ شکر صد ہزار اور حمد بیشمار جناب الہی مین ہی کہ درویشونکے فیض سے فائدہ مند ہوا مین اگرچہ صحبت سے انکی الگ رہا غرض یہہ حکایت پُرکیفیت نصیحت ہی یہین اور ہمارے ہمنشینونکو تمام عُمر کفایت کریگی

## مثنوی

| | |
|---|---|
| تمام بزم مین کج فہم گرچہ ایک بھی ہو | تو رنج دیوے بہت سے وُہ ہوشمندونکو |

اگرچہ حوض کے اندر بھرا ہو عطر و گلاب | پر اُسمین سگ جو گرے ہووے بدتر از پیشاب

## چھٹی حکایت

ایک زاہد کسی بادشاہ کا مہمان تھا جب دسترخوان پر بیٹھے تو اُسنے کھانے مین بہت سی کمی کی اور جسوقت نماز کو اُٹھے تو اپنی عادت سے زیادہ پڑھی اِسواسطے کہ گمان نیک صلاح کا اُسکی طرف لوگ زیادہ کرین اور سر ارادت اُسکے آگے بخوبی دھرین

## بیت

کعبے اعرابی نہ پہنچیگا یہہ مجھکو ہے خطر | جائے ہے جس راہ تو وہ راہ ترکستان ہے

جب کہ فارغ ہوا اپنے گھر آیا اور کھانا مانگا ایک بیٹا اُسکا نہایت شعورمند تھا فی الفور اُسنے عرض کی کہ ضیافت مین بادشاہ کی مگر پیر و مرشد نے کچھ نوش نہین فرمایا کہا اُسنے سب کے روبرو اسلئے نہین کھایا کہ کام آوے گا اُس سعادتمندنے ہاتھ باندھکر پھر التماس کیا کہ قضا نماز کی بھی کیجے کہ مطلقًا ادا نہین ہوئی اصلا کام نہ آویگی

## قطعہ

اے کہ رکھتا ہے ہتھیلی پہ ہنر | عیب ہین تیری بغل مین بیشمار
کھوٹا جس روپے مین ہوگی روزبد | کام آسکا نہین وُہ زینہار

## ساتوین حکایت

یاد ہے کہ لڑکپنے مین مجھکو عبادت کا ذوق تھا اور شب بیداری کا شوق اتفاقًا ایک رات باپ کی خدمت مین قرآن بغل مین لئے حاضر تھا مین سونے کا تو کیا ذکر ہے تا بہ سحر پلک سے پلک نہ لگائی تھی اور ایک طائفہ بےخبر اُسی جاگہہ ہمارے پاس سوتا تھا حال اُنکا دیکھکر قبلہ گاہ سے مینے التماس کیا کہ ان مین سے کوئی سر نہین اُٹھاتا

اور بندگی معبود کی بجانہین لاتا ایسے سوتے ہین کہ گویا مر گئے ہین یہہ سنکر اُنھون نے ارشاد کیا کہ خوب ہوتا تو بھی سو جاتا کہ عیب کسی کا تیری زبان پر نہ آتا ؎

### قطعہ

مُدّعی اپنے عیبِ نہ دیکھے کچھہ اُ | سکے آگے ہے پردۂ پندار رہا
چشمِ حق بین اُسکو دیوین اگر | آپ سا کوئی پھر نہ دیکھے خوار

### آٹھوین حکایت

ایک بزرگ کہتے ہین کسی مجلس مین اکثر شخص سراہتے تھے اور اُسکے وصفونکی خوبی مین مُبالغہ نہایت کرتے تھے اُسنے سر اُٹھایا اور فرمایا کہ اے عزیزان مین جیسا کہ ہون اپنے تئین پہچانتا ہون

### بیت

دیکھہ ظاہر مدح کی اُسمین تمھارا نقص کیا | حال باطن کا مرے مُطلق نہین تمپر کھلا

### قطعہ

ظاہرے لگے ہے خوب میرا جسم خلق کو | باطن ہے لے نجس جو ہر ایسے ہون منفعل
نقش و نگار مور کے سب ہین سراہتے | زشتی سے اپنے پاؤنکی لیکن وہ ہے خجل

### نوین حکایت

ایک صالح ساکن لبنان کہ رتبے اُسکی معرفت کے ملک عرب مین جابجا مذکور تھے اور کرامتین اُسکی کوچہ بکوچہ مشہور ایکدن دمشق کی مسجد مین وارد ہوا اور حوض کے کنارے پر وضو کرنے لگا کہ پاؤن اُس ثابت قدم راہ طہارت کا ایسا ڈگمگایا کہ پانی مین گر پڑا غرض وہ پیر ایک دریائے حقیقت کا اور غوطہ خور بحر طریقت کا نہایت جد و کد سے اُس تنگی سے نکلا بعد ادا کرنے نماز کے ایک یار مند نے بہ نیاز التماس کیا کہ میری ایک

مُشکل ہی اُسے آسان کیجے فرمایا اُسنے وُہ کیا ہی تب بولا وُہ یاد ہی مجھکو کہ فلانے وقت دریاے مغرب پر قدم بقدم چلے جاتے تھے تُم اور پُشت پا تُمھاری تر نہوئی تھی اِس گھڑی قدِ آدم پانی میں حالت آپکی تباہ تھی عنقریب تھا کہ غریق رحمت ہو اِسمین کیا حکمت ہی شیخ نے گردن نیچی کی اور بہت تامل کے بعد کہا نہیں سُنا ہی تو نے کہ سیدِ عالم نے زبان گُہر افشان سے ارشاد کیا ہی کہ مجھکو ایک وقت خاص ساتھ پروردگار کے ہی کہ اُسمین بار نہین کسی فرشتہ مُقرب کو اور نہ کسی رسول مُکرم کو غرض جناب رسالت نے لفظ ہمیشگی کا نہین فرمایا کسی وقت حضرت جبرئیل و میکائیل سے احتیاج نرکھتے تھے اور ایک وقت حفصہ و زینب کہ اہل خانہ اُنکی تھین سازش کرتے تھے عارفونکے آگے کبھی جلوہ ہی کبھی پردہ گاہے باخود ہین کبھی بیخود ؁

## قطعہ

| | |
|---|---|
| کرنے لگتے ہو خود بخود پرہیز | ہمکو دکھلا کے آپ ہی دیدار |
| آگ بھڑکاتے ہو میرے دِلکی | گرم کرتے ہو اپنا تم بازار ؁ |

## قطعہ

| | |
|---|---|
| ہو سیلہ دیکھتا ہون اپنے مین محبوبکو | حالت اسدم اور کچھ ہی مین نے رستہ گم کیا |
| آگ کو بھڑکا کے قطرے سے بجھا دیتا ہی پھر | اِسلئے تو دیکھتا ہی مجھکو تو یا اور خلا |

## دسوین حکایت

| | |
|---|---|
| کسی نے پیر کنعان سے یہہ پوچھا | کہ اے عالی گُہر گو ہر سے اعلیٰ |
| وُہ بوے پیرہن یہان مصر سے آئے | پسر کو چاہِ کنعان مین نہ تو پائے |
| یہہ تیرا طور بس حیرت فزا ہی | سبب اِسکا بتا دے جلد کیا ہی |
| یہہ سُن اُسنے کہا ہم برق سا ہین | نمایان ہین کبھی گاہے نہان ہین |

کبھو پاؤن تلے لے لین سما کو | کبھی دیکھین نہ اپنے پشت پا کو
اگر عارف کا رہتا ایک سا طور | اُٹھا تا لیتھ دو جگ سے وہ فی الفور

## گیارہوین حکایت

ایک جماعت افسردہ دل مُردہ عالم صورت ہی سے آگاہ بھولی ہوئی مُلک معانی کی راہ شہر بعلبک کی مسجد مین میری جلیس تھی کتنے کلمے بطور وعظ کے مین نے کہی لیکن اُس گروہ نے گوش دل سے نہ سُنی جب مین نے دیکھا کہ نصیحت رایگان جاتی ہے اور میری گرم آگ اُنکی گیلی لکڑیون کو نہین سلگاتی تب تو دریغ آیا مجھے کہ تربیت خود دکی اور آئینہ داری بے بصرونکی کرنی پڑی مثل مشہور ہے کہ اندھے کے آگے روؤ اپنی آنکھین کھووے ولیکن دروازہ معنی کا کھُلا تھا اور سلسلہ سُخن کا بڑھتا تھا بیان مین اِس آیت کے کہ معنے اُسکے یہہ ہین نزدیک تر ہے علم میرا تُسے بہ نسبت اُسکی رگہائے گردن کی الغرض بات کو اِس حد پر پہنچا دیا تھا مین نے کہ کہتا تھا:

## قطعہ

میری نسبت دوست ہے مجھ سے کہین نزدیکتر | یہہ تعجب ہے کہ ساتھ اِس قُرب کے مین دور ہون
کیا کرون کِس سے کہون اے ہمنشین یہہ لطف ہے | وہ میری آغوش مین ہے اور مین مہجور ہون

مین شراب اِس سُخن کی سے پیے اور ہاتھ مین جھو تھا پیالے کا لئے عجب رنگ مین تھا کہ ایک چلنے والے نے کنارے سے مجلس کے گذر کیا اور دور آخری نے اُسکے دل مین اثر کیا ایک نعرہ اُسنے ایسا مارا کہ اکثر اشخاص ساتھ اُسکے خروش مین آئے اور خام طبع مجلس کے بھی جوش مین کہا مین نے سُبحان اللہ باخبر کتنے ہی دور ہون حضور مین ہین اور بے بصر کتنے ہی نزدیک ہون دور ہین

## قطعہ

زور طبع متکلم کے تئین ڈھونڈھیو مت ۔۔۔ تا کہ فہمید تو سامع کی نہ اعلی و نیچے
تیری خواہش کے جو میدان مین ہے یہ وسعت ۔۔۔ تو سخندان ابھی گوئے سخن سے کھیلے

## بارہوین حکایت

صحرائے مکہ مین ایک رات بہت جاگنے کے باعث میرے پاؤن چلنے سے رہے تب کسی رہگذر پر مین نے سر رکھہ دیا اور شتربان سے کہا کہ مجھسے ہاتھہ اٹھا ۔

## قطعہ

پیادہ پا کب تلک چلے انسان ۔۔۔ بوجھہ اٹھانے سے جب کہ اونٹ تھکا
دکھ سے دبلا ہو جب تلک فربہ ۔۔۔ آہ مر جاے تب تلک دبلا ۔

یہہ سنکر کہا اسنے اے برادر حرم خدا آگے ہے اور حرامی پیچھے اگر گیا تو تو جان لیگیا اور جو سو یا تو موا ۔

## بیت

تلے ببول کے رستے کے بیچ کوچ کی رات ۔۔۔ ہے خواب خوب پہ لے جان سے اٹھا ہاتھہ

## تیرہوین حکایت

مین نے ایک زاہد کو دریا کے کنارے دیکھا کہ چیتے کے چنگل سے ایک زخم رکھتا تھا اور کوئی دوا اسکو فائدہ نکرتی تھی چنانچہ ہمیشہ اسکے باعث بیمار تھا اور شکر الہی اسکی زبان پر ہر بار تھا اکثر یوں کہا کرتا کہ الحمد للہ گرفتار مصیبت ہون اور آزاد معصیت ۔

## قطعہ

قتل کروائے مجھے شوق سے وہ یار عزیز ۔۔۔ زندگانی کا مجھے تب بھی نہوویگا الم
لیک یہہ آئیگا دلمین کہ خطا کیسی ہوئی ۔۔۔ جو وہ آزردہ ہوا اسکے سبب ہوئیگا غم

## چودہوین حکایت

کسی فقیر کو ایک ضرورت پیش آئی اُسنے ایک آشنا کے گھر سے کملی چرائی حاکم نے
اُسکے ہاتھونکے کاٹنے کا حکم کیا تب مالک نے شفاعت کی کہ وہ کملی مینے اُسکو بخشی
حاکم نے جواب دیا کہ تیری شفاعت سے متابعت شرع شریف کی نچھوڑونگا مین اوسکی
تعزیر کا نہ توڑونگا مالک نے پھر کہا یہہ بات حق ہے لیکن جو کوئی مال وقف سے کچھہ
چرا دے تو ہاتھہ کاٹنے اُسکے ناحق ہین اسواسطے کہ ملک نہین فقیر کی کوئی شی اور
نہ اُسکا کوئی مالک ہے جو کچھہ درویشونکا ہے وقف ہے محتاجونکا حاکم نے ہاتھہ
کاٹنے سے اُسکے ہاتھہ کھینچا اور کہا کہ جہان تجھہ پر تنگ تھا کہ کہین چوری نکی تونے
مگر ایسے یار کے یہان عرض کی اُسنے کہ اے خداوند نہین سُنا ہے آپنے کہ کہہ گئے
ہین چھار گھر دوستونکا اور مت کوٹ دروازہ دشمنونکا ؛

**بیت**

| | |
|---|---|
| مفلسی سے گر تو عاجز ہو تو مت رکھہ صبر ہا | دشمنونکی کھال کھینچ اور چھین یارونکا لباس |

## پندرہوین حکایت

ایک بادشاہ نے کسی متقی کو دیکھا اور کہا کہ کبھی ہمین بھی یاد کرتا ہے بولا وہ کہ جسوقت خدا کو
بھولتا ہون ؛

**بیت**

| | |
|---|---|
| ہر سو وہ پھرے جسکو در اپنے سے اُٹھاوے | اور جسکو بُلاوے نہ کہین اُسکو پھراوے |

## سولہوین حکایت

ایک صالح نے کسی بادشاہ کو بہشت کے بیچ خواب مین دیکھا اور کسی زاہد کو دوزخ
مین پوچھا کہ سبب اُسکے ثواب کا اور باعث اُسکے عذاب کا کیا ہے کہ گمان میرا برعکس تھا
آواز آئی اُسے کہ بادشاہ گداؤنکی محبت کے سبب جنت کی بہار مین ہے اور درویش
بادشاہونکی نزدیکی کے باعث دوزخ کی نار مین ؛

**قطعہ**

خرقہ و تسبیح تیرے کام آنے کے نہین
تیرے تئین ہرگز کُلاہ فقر کی حاجت نہین

پاک رہ اعمال بد سے کارہائے نیک کر
دل سے رہ درویش اور تاج تتاری سر پہ دھر

## سترہوین حکایت

ایک پیادہ سر و پا برہنہ حجاز کے کاروان کے ساتھ کوفے سے چلا اور ہمراہ ہمارے ہوا خرامان خرامان جاتا تھا اور یہہ پڑھتا تھا

**بیت**

نہ دھرے ہون سر پہ کھتانہ مین اونٹ پر چڑہون
نہ رئیس مُلک کا ہون نہ غلام بادشاہ ہون

**بیت**

موجود کا نہ غم ہے نہ معدوم کا الم
کاٹون ہون عمر لیتا ہون آسودگی سے دم

ایک شتر سوار نے کہا اُسکو کدھر جاتا ہے پھر جا والا نہ سختی کی راہ کے باعث مرجائیگا نہ سُنا اُسنے اور قدم بیابان مین ندھڑک رکھا اور چلا جب نخلہ محمود مین پہنچے یکایک دست تقدیر نے اُس شتر سوار کو طمانچہ اجل کا لگایا درویش اُسکے سرہانے آیا اور یہہ کہنے لگا کہ ہم پیادہ چلنے کے دُکھ سے نہ مرگئے تم اونٹ پر سوار جگ سے سفر کر گئے

**بیت**

بیمار کی بالین پر جو رات بھر روتا رہا
ہوتے ہی دن وہ مرگیا بیمار جیتا بچ گیا

**قطعہ**

جلد کتنے اسپ تھک کر رہ گئے
راہ کو طے کر گیا لنگڑا گدھا

گر گئے مٹی مین اکثر تندرست
زخم خوردہ مدتون جیتا رہا

## اٹھارہوین حکایت

ایک بادشاہ نے کسی عابد کو بُلا بھیجا کہ قدم رنجہ فرمائیے اور یہان تلک تشریف لائیے

آنا آپ کا موجب برکت کا ہے اور باعث ہماری رفعت کا اُس عقل کے اندھے کو
یہہ بات سوجھی کہ ایسی دوا کھاؤن جو نہایت ضعیف ہوجاؤن تا اعتقاد اُسکا میرے
حق مین زیادہ ہوا اور اُسکے باعث تمام شہر مین شُہرہ ہو غرض ایک دوائے قاتل منگا کر
کھائی اور جان مُفت مین گنوائی قطعہ

| | |
|---|---|
| جنکو پستے کی طرح تو مغز ہے سمجھا تھا بس | پوست تھے سر تا بپا وے شخص مانند پیاز |
| متقی جو دل سے ہین سوئے خلایق ملتفت | پشت قبلہ کیطرف کر کے وہ کرتے ہین نماز |

بیت

| | |
|---|---|
| جو دھیان اپنے خالق سے بندہ لگائے | نجانے کسیکو پھر اُسکے سوائے |

## انیسوین حکایت

یونان کی سرزمین مین رہزنون نے ایک کاروان کو تاراج کیا اور مال و دولت سارا
لوٹ لیا سوداگرون نے گریہ وزاری کی اور خدا اور رسول کی دہائی بار ہا دی کچھ فایدہ نہوا

بیت

| | |
|---|---|
| ہر چند کاروان کی گریان ہو چشم نم | پر فتح یاب دزد کو ذرہ نہووے غم |

لقمان حکیم بھی شریک حال اُنہین بیچارونکا تھا غرض ایک شخص ظلم رسیدہ نے اُسنے
التماس کیا کہ چند کلمے حکمت اور نصیحت کے تو بھی اُنسے کہہ شاید قدر قلیل مال پھیر دیوین
اور سب کا سب نہ لیوین کہ برباد ہونا اِس نعمت کثیر کا نہایت دلگیر کرتا ہے لقمان نے کہا کہ
مال تو کیا ہے اگر جان تلک بھی جاوے تو بھی خاموش رہون اور کلمے حکمت کے ایسون سے نکہون

قطعہ

| | |
|---|---|
| مور چا کھا جاوے جس لوہے کو کتنین | اُسکا صیقل سے نہین جا نیکا زنگ |

سخت دل کو پند دینا ہی عبث
میخ لوہے کی گڑے ہی کب بسنگ

## قطعہ

منعمین فقیرونکا ہوا پنے وقت دولت مین
سرور خاطر محتاج تا لتا ہی بلا

جو مانگے منت وزاری سے دے تو سائل کو
نہین تو تجھ سے زبردست زور سے لیگا

## بیسوین حکایت

شیخ بزرگ شمس الدین جوزی جتنا کہ مجھے راگ کی صحبتونکی حالات سے ڈراتے اور خلوت تنہائی کی نصیحت فرماتے ولولہ میری جوانی کا غالب تھا اونکی راے کے خلاف مین عمل مین لاتا چنانچہ اکثر اوقات راگ کی مجلس مین جاتا بہت سے حظ اُس محفل سے اُٹھاتا جب پند شیخ موصوف کا دھیان چڑھتا تب مین یہہ بیت پڑھتا

## بیت

قاضی جو مجھ پاس بیٹھے رقص ہی کرنے لگے
مست کو معذور رکھے محتسب گرمی پیئے

آخر کار محفل مین ایک قوم کی وارد ہوا مین اور اُن مین ایک گوئیے کو دیکھا مین نے

## بیت

زخمہ ناساز اُسکا تھا رگ جان کا تتا
گریۂ ماتم کدے سے اُسکی ناخوش تھی صدا

کبھی انگلیان یارونکی اُسکی آواز گریہ کے باعث کانون مین اور گاہے باشارۂ خاموشی لبون پ

## بیت

راگ کی آواز کھینچے دل کو جتنی ہو بلند
لیک تو ایسا گویا ہی کہ تیری چپ بھلی

## بیت

جو خوشی ہوتے نہین ذرہ بھی سامع تیرے گانے سے
مگر خاموش رہ جاتا ہی تو جب وقت جاتے نیکے

## مثنوی

جون وہ بدآوازہ ہانکنے لگا ۔ صاحب خانہ سے تب مین نے کہا
یاروئی کو تو میرے کانون مین بھر ۔ یا مجھے جانے دے جلدی کھول در
ندان مین نے یارون کا ساتھ دیا اور اس رات کو وہین بیٹھ کر روز کیا ؛

## قطعہ

اذان دی مؤذن نے کیا غیر وقت ۔ اُسے کیا خبر کتنی گذری ہے رات
درازی میری چشم سے اُسکی پوچھ ۔ تھا خواب کا جسمین ایک پل ثبات

صبح کو بطور تبرک دستار اُتار کر سر سے اور دینار کھول کر کمر سے آگے مغنی کے رکھے اور آغوش مین اُسے لیکر شکر گذاری بہت سی کی یارون نے ارادت میری ساتھ اُسکے خلاف عادت جو دیکھی سراسر بیوقوف مجھکو سمجھا اور چھپ کر آپسمین ہنسے کہ ایک شخص نے اُن مین سے ملامت آغاز کی اور زبان طعن کی دراز یعنے یہہ حرکت نامناسب خردمندون کے حال کے نکی تو نے کہ خرقہ ایسے مشایخ کا ایسے مطرب کو دیا کہ ابتدائے ہوش سے آج کے دن تلک ایک درہم بھی اُسکے ہاتھ مین نہین رہا ہے اور کبھی ریزہ سیم و زر کا اُسکے دف مین پڑا ہے ؛

## مثنوی

جسکا ایک جا ہو دوبارہ گذر ۔ وہ گویا کبھو دآوے ادھر ؛
منہہ سے باہر جو نکلی اُسکی صدا ۔ رونگٹا ہوگیا ہر ایک کھڑا ؛
مرغ ایوان اُسکے ڈر کے اُڑا ۔ میرا مغز اور اپنا پھاڑا گلا

یہہ سنکر مین نے کہا کہ بس زبان طعن و کنائے کی کوتاہ کر اور مجھے نام دھر کہ بزرگی اُسکی ایک ہوئی مجھہ پر ظاہر اور اُسکی حالات سے مین ہوگیا ماہر اس لئے یہ افعال مین نے کئے پھر کہا اُسنے کہ ہمین بھی کیفیت پر اُسکی اطلاع بخش تا ہم سب

اعتقاد لاوین اور اسطرح اُس سے پیش آوین اپنے مطالب پر استغفار کرین اور سر ارادت اُسکے آگے دھرین آخر ناچار ہو کر کہا مین نے کہ شیخ مذکور راگ سُننے کو بارہا مجھے منع کرتے تھے اُسکے ترک کی فضیلتون سے میرے کان اکثر بھرے تھے لاکن مین انکو سہل جانتا تھا اور کہنے اُس بزرگ کے مُطلق نمانتا تھا اتفاقاً آج کی رات طالع بیدار اور بخت نیک اطوار میرے اِس گھر مین مجھکو لائے کہ اِس مُطرب کے ہاتھ سے توبہ کی مین نے کہ بار دگر گرد راگ کی صحبت کے نہ پھرونگا اور ایسی مجلس مین قدم ہرگز نہ دھرونگا ؛

## قطعہ

| | |
|---|---|
| صدا اچھی ہے جسکی گوش دل کو | سہاویگی وُہ گاوے یا نہ گاوے |
| سراپا راگ مین ہے حُسن لیکن | جو بدآواز گاوے تو نہ بھاوے |

## اکیسوین حکایت

لُقمان حکیم سے پوچھا کہ ادب کس سے سیکھا تو نے کہا اُسنے بے ادبون سے یعنے جو فعل اُنکا پسند نہ پڑا مین نے اُس سے پرہیز کیا

## قطعہ

| | |
|---|---|
| سُنے دانا جو بازیچے کی باتین | تو اُس سے بھی کرے حاصل نصیحت |
| نہ سمجھے بے خرد جُز کھیل کا ذکر | پڑھو گر سیکڑون قانون حکمت ؛ |

## بائیسوین حکایت

ایک عابد کی نقل کرتے ہین کہ ہر ایک رات دس من کھانے سے پیٹ بھرتا اور نماز مین تا صبح ایک قُرآن ختم کرتا کسی صاحب دل نے یہہ حال اُسکا سُنکر کہا کہ اگر آدھی روٹی کھاتا اور سوتا تو اُس سے کہین بہتر ہوتا ؛

## قطعہ

| | |
|---|---|
| کھانہ اِتنا شکم کو خالی رکھ | دل مین تا دیکھے نور حق کی جھلک |

| معرفت تجھہ مین کسطرح سے سماے | | پیٹ تیرا بھرا ہی ناک تلک |
|---|---|---|

## تئیسوین حکایت

کسی بھولے ہوئے کو راہ گمراہی مین بخشایش الہی نے چراغ توفیق کا دکھایا کہ وہ حلقے مین صاحبان تحقیق کے در آیا درویشونکی صحبت کی برکت سے اور اُنکے نفس پاکیزہ کی صداقت سے اخلاق زبون اسکے اوصاف حمیدہ سے مبدل ہوئے اس حرص و ہوا سے ہاتھہ اُسنے اُٹھایا اور جامہ قناعت کا اُسکے جسم مین نہایت ٹھیک آیا لیکن زبان طعنیہ زنون کی اُسکے حق مین ویسیہی دراز تھی اور چشم عیب بینون کی بدستور سابق باز کہ اب تلک چال ڈھال اُسکی اُسی طور پر ہی اور یہہ زہد و صلاح نہایت نامعتبر

## بیت

| عذاب حق سے رہائی سبب سے توبہ کے ہو | | زبان خلق سے لیکن نجات مشکل ہی |
|---|---|---|

غرض زبان خلق سے تنگ ہو کر پیر طریقت کے حضور آیا اور گلہ کرنے لگا شیخ اُس ماجرے کو سنکر آب دیدہ ہوا اور بولا کہ شکر اس نعمت کا ترک مت کر کہ جیسا وے تجھے گمان کرتے ہین تو اُس سے ہی بہتر

## نظم

| کب تلک غماز و حاسد کا گلہ | | یہہ کہ تجھہ مسکین کے ہین سب عیب جو |
|---|---|---|
| قتل کرنے کو میرے اُٹھتے ہین گاہ | | بیٹھہ کر کہتے ہین بد مجھکو کبھو |
| ای خوشا تو نیک ہو اور بد کہین | | وہ برا تو بہ ہو اور جانین نکو |

واے برحالت ہی میری کہ حسن ظن سبھون کا میرے حق مین بکمال ہی اور مین بزوال

## شعر

| عمل کرتا جو اپنے قول او پر | | تو ہوتا متقی مین بھی مقرر |
|---|---|---|

## بیت

ہمسائے کی مین چشم سے ہر چند ہون چھپا | پر جانتا ہے ظاہر و باطن میرا خدا

## قطعہ

| | |
|---|---|
| در تو نے کیا ہے اسلئے بند | تا دیکھے نہ تیرے ہر کوئی عیب |
| کیا فائدہ اس سے جانتا ہے | پنہان و نہان کو عالم الغیب ؛ |

## چوبیسوین حکایت

ایک شیخ کے آگے مین نے گلہ کیا کہ فلانے شخص نے میرے حق مین یون گواہی دی ہے کہ یہہ نالائق ہے فرمایا اُسنے کہ اپنے صلاح و تقوے سے شرمندہ کر **قطعہ**

| | |
|---|---|
| چلن خوب رکھہ تا بُرو نکی زبان ؛ | تجھے کہیے بد کی نہ رکھے مجال |
| ملے خوب ہون گر طنبورے کے تار | تو کیون دیوے مُطرب اُسے گوشمال |

## پچیسوین حکایت

شہر شام کے ایک شیخ سے پوچھا کہ حقیقت تصوف کی کیا ہے کہا اُسنے کہ اگلے زمانے مین ایک گروہ تھا کہ ظاہر انکا زبون تھا اور باطن نہایت خوب اسوقت مین وُہ قوم دیکھتا ہون کہ بصورت نیک ہے اور بسیرت بد ؛ **قطعہ**

| | |
|---|---|
| تصور ہر کسیکا دل مین آیا گر تیرے ہر دم | تو تنہائی تیری بیفائدہ ہے تنگ کثرت ہے |
| جو انبوہ خلایق مال و زر بھی تجھہ کنے ہووے | خدا کے ساتھہ جو دل ہے تیرا تو عین خلوت ہے |

## چھبیسوین حکایت

یاد ہے مجھے کہ ساتھہ ایک کاروان کے تمام رات چلا تھا مین اور صبح کے وقت ایک جنگل کے کنارے پر سو یا تھا کہ ایک سودائی بھی اُس سفر مین ہمراہ ہمارے تھا

ایکبار اُسنے نعرہ کیا اور رستہ بیابان کا لیا غرض ایکدم آرام سے کہین ٹھہرا جب دِن نِکلا تب اُستے مین نے کہا کہ یہہ کیا حالت ہی کہا اُسنے بُلبلون کو دیکھا مین نے کہ نالان تھین گلزارون مین اور کبک پہاڑون مین مینڈک دریا مین اور وحشی صحرا مین تب سوچا مین کہ مُروّت سے بعید ہی کہ سب تسبیح و طاعت مین ہون اور مین خوابِ غفلت مین

## نظم

کل سحر کو صدائے مرغ سحر — لیگئی اپنے صبر و طاقت و ہوش
کان مین ایک دوست کے آخر — جون ہی پہنچی میری صدائے خروش
بولا وہ دھیان مین نہ تھا کہ تجھے — کرے یون طیر کی صدا بیہوش
مین کہا جوش آگیا یہہ سے مجھے — کہ وہ ذاکر ہون اور مین خاموش ؎

## ستائیسوین حکایت

ایک وقت سفر حجاز مین کئی ایک جوان صاحب دل میرے ہمدم تھے اور ہمقدم اکثر اوقات زمزمے کرتے اور کتنی بیتین محققانہ پڑھتے ایک عابد طریقہ درویشون سے منکر تھا اور درد سے سینہ ریشون کے بےخبر کہ نخیل بنی ہلال مین پہنچے ہم اور ایک لڑکا سیاہ فام قوم عرب سے باہر آیا اور ایک ایسی آواز کی کہ طایر ہوا سے گر پڑے اور عابد کا اونٹ بھی ناچنے لگا نِدان اُسنے عابد کو گرایا اور بیابان کی طرف قدم اُٹھایا تب کہا مین نے کہ ای شیخ حیوانمین اس صدا نے اثر کیا پر تیرا دل عجب پتھر ہی کہ نہ پگھلا

## رُباعی

کہی تھی آدہہ مجھے ایک بلبل سحر — اِنسان ہو کے تو ہی محبّت سے بےخبر
شتر عرب سے اُونٹ کی حالت ہوئی تغیر — تجھکو ہوا نہ ذوق ذرا بھی اے جانور

## بیت

شُتر کے بھی دل مین ہے شورِ طرب
نہو جسکو خبر ہی وُہ انسان ہے کب

## قطعہ

جنبش درخت بان کو ہو ڈالیون سمیت
گلشن مین ٹُک بھی تند جو چلنے لگے ہوا
کتنے ہی زور و شور سے گر بار با چلے
لیکن نہ سنگ سخت جگہہ سے ہلے ذرا

## مثنوی

ہے اُسکے ذکر مین ہر شی ہر ایک آن
وُہ دل سمجھے اُسے جس دل کے ہون کان
نہ بُلبُل ہی فقط تسبیح خوان ہے
ہر ایک غنچے کی بھی ذاکر زبان ہے

## اٹھائیسوین حکایت

ایک بادشاہ کا وقت آخر پہنچا اور قایم مقام اُسکا کوئی نہ تھا وصیت کی اُسنے کہ علی الصباح جو کوئی کہ پہلے شہر مین آوے تاج بادشاہی کا اُسکے سر پر دھرین اور مملکت حوالے اُسکے کرین اتفاقًا اوّل وُہ فقیر مُلک مین وارد ہوا کہ رات دن ٹکرے مانگتا اور پیوند پر پیوند گانٹھتا ارکان دولت اور سرداران مملکت نے شہریار کے کہنے پر عمل کیا یعنے ملک و خزانہ اُسکے تصرّف مین دیا درویش نے ایک مُدّت بادشاہت کی اور بہت دِنون ریاست آخر بعضے امیران دولت اُسّے باغی ہوئے اور کتنے ارکان سلطنت طاغی بسبب اُسکے بادشاہ ہر ایک دیار کے مُستعد کارزار جنگ کے فوجین اُسپر چڑھا لائے اور اُسکی سپاہ و رعیت کے بھی کتنے لوگ شورش مین آئے غرض کچھ ایک مُلک اُسکے تصرّف سے نِکل گیا درویش صدمے سے اِس سانحے کے اکثر دُکھ اپنے دل پر سہتا تھا پر مُونھہ سے کچھ نہ کہتا مثل مشہور ہے کہ قہر درویش بجان درویش کہ اِتنے مین ایک دوست قدیم

اور ہمنشین ندیم اُسکا کہ حالت فقر مین نزدیک اُسکے رہتا تھا سفر سے آیا اور اُسکو مرتبہ سلطنت مین پایا تب بولا شکر ہے بادشاہ دوجہان کا کہ تیرے بخت نے مدد کی اور اقبال نے یاوری کی غنچۂ دل تیرا غبار کدورت سے اور خار صعوبت تیرے پاؤن سے نکلا اور اس درجے کو تو پہنچا ؛

**بیت**

شگوفہ خشک ہے ایک رُت مین اور ایک رُت مین ہے پھولا ۔ کبھی پوشش رکھے ہے پیڑ اور ہے ننگا کبھو ننگا

کہا اُسنے ای برادر میرا ماتم کر کہ جائے تہنیت نہین جسوقت کہ تو دیکھتا تھا مجھے غم ایک نان کا تھا اور آج اندیشہ ہے ایک جہان کا ؛

**مثنوی**

دُنیا اگر نہووے تو مین دردمند ہون ۔ اور ہو تو اُسکی مہر سے پھر پائے بند ہون
ایک آفتِ عظیم ہے دُنیائے بے ثبات ۔ یہہ ہووے یا نہووے پہ دُکھ سے نہین نجات

**نظم**

ہے قناعت گوارا دولت بس ۔ جاہ و حشمت کبھی طلب مت کر ؛
گر غنی زر سے پُر کرے دامن ۔ کر نہ اُسکے ثواب پر تو نظر
کہ بزرگان دین سے اپنے ۔ یہہ سخن ہمنے ہے سُنا اکثر
اہل دولت کے خرچ و ہمت سے ۔ صبر محتاج کا کہین بہتر

**قطعہ**

وہ ٹڈی کا ایک پاؤن چیونٹی نے جو ۔ دیا تھا بہ منت سُلیمان کو ؛
سبھی گور خر بھونے بہرام گور ۔ پر اُسکے برابر وہ ہرگز نہو ؛

## انتیسوین حکایت

کسی شخص کا ایک دوست تھا کہ دیوانی کا کاروبار دن رات کرتا سوائے معاملہ

کی گفتگو کے مطلقاً نہ بات کرتا اِس مشغلے مین گذرتی اُسکی اوقات تھی اور آشناؤن سے ایک لخت ترک ملاقات تھی ایکدن اُس شخص سے کسی نے پوچھا کہ فلانہ دوست تیرا سُنتے ہین کہ مدت سے تیرے پاس نہین آیا اور اپنا دیدار تجھکو نہین دکھایا کہا سُنے فی الواقع یونہین ہے لیکن یہان بھی کسیکو اُسکی پروا نہین اور اُسکی ملاقات کی چاہ نہین اتفاقاً کوئی علاقہ مند اُسکا وہان موجود تھا اس بات کو سُنکر بول اُٹھا کہ کس خطا پر وہ ایسا تقصیروار ہوا جو اِس مرتبہ تو اُس سے بیزار ہوا کہا اُس نے کچھ نہین پر اہل خدمت کو جس وقت خدمت سے تغیر پایئے تبھی اُس کی ملاقات کو جایئے

## قطعہ

| | |
|---|---|
| جب کہ ہووے دولت و خدمت نہین | آشناؤن سے ذرا بیٹھین نہ رل ؎ |
| جسکھڑی مُفلس ہون اور چھٹ جائے کام | پھر کہین اُن سے ہی آکر دردِ دل ؎ |

## تیسوین حکایت

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ہر روز خدمت مین حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وسلم کی آتے اور وُہ حضرت اُنکو یہہ فرماتے اگر چاہتا ہے ازدیادِ محبت تو ہر روز مت آ ایک صاحب دل سے لوگون نے پوچھا باوجود اِس حُسن وخوبی کے کہ آفتاب عالم تاب رکھتا ہے پر سُنتے مین نہین آیا کہ کسی نے اُسکو چاہا ہو یا کوئی اُسکے درد وغم سے کراہا ہو کہا اُسنے اِسواسطے کہ ایکدن مین اگر چاہیئے تو سو بار دیکھئے مگر جاڑوں مین مرغوب ہے اِسلیئے کہ کچھ ایک محجوب ہے ؎

## قطعہ

| | |
|---|---|
| نہین ہے عیب ملنا مردمان سے | پر اتنا جس مین وُہ جاوین نہ اُکتا ؎ |
| نہین سُنتے کا لوگون کی ملامت ؎ | ملامت آپ کو جو تو کرے گا |

## اکتیسوین حکایت

ایک بزرگ کے پیٹ مین باد مخالف پیچ کھانے لگی ہر چند اُسنے روکا پر زرکی آخر نکل گئی تب کہا اُسنے ای دوستو مین بے اختیار تھا بلکہ پیٹ ہی ناچار باد کو بھی کسی نے پکڑا ہے اور ہوا کو بھی کسی نے باندہا اور گناہ بھی مجھہ پر لکھا گیا بلکہ آرام مجھے ہوا پس تم بھی اُسپر ملامت نکرو اپنے کرم سے معذور مجھے رکھو

## نظم

| | |
|---|---|
| ای عاقل ہے وُہ اُسکا قید خانہ | نہ رکھنا پیٹ مین تو باد زنہار |
| ٹھہرنے دیجیو مت اُسکو شکم مین | کہ رہنا کٹ بھی اُسکا دلپہ ہے بار |
| ہم نشین ہو تیرا جو بد کردار | جانے دے روک مت اُسے زنہار |

## بتیسوین حکایت

یار دمشق کی صحبت سے ایک گونہ دلپر ملال آیا تھا بنا بر اُسکے بیابان کوہ قدس مین گیا مین اور حیوانون سے اُنس پکڑا مین نے اُسوقت تلک کہ قید فرنگ مین پھنسا اور خندق طرابلس مین یہودیون کے ساتھہ مجھکو مٹی گارے کا کام سپرد کیا قضارا ایک رئیس حلب کا کہ سابقہ آشنائی کا رابطہ مجھہ مین اُسمین تھا وہان وارد ہوا اور مجھکو پہچانکر کہا اُسنے کہ ای دوست کیا ماجرا ہے کیون تجھہ پر آپ یا دکھہ پڑا ہے تجھے دیکھہ کر میری حسرت بسر تی ہے کہہ تیری کیون کر گذرتی ہے یہہ سنکر بولا مین کہ

## قطعہ

| | |
|---|---|
| طرف اُجاڑ کی بھاگا تھا یون مین لوگون سے | کہ آس غیر کی مجھکو نہ تھی بجز داور |
| قیاس کر تو میرا حال ہو گا کیا اُسوقت | کہ غیر جنس کے ہون ساتھہ بلکہ ایک ہے گھر |

## بیت

| | |
|---|---|
| پاؤنمین بیڑی بھلی ہی روبروے دوستان | ساتھ بیگانونکے لیکن صد بُرا ہی بوستان |

میرے احوال پر رحم کیا اُسنے غرض دس دینار دیکر قید فرنگ سے چھڑایا اور اپنے ساتھ مجھکو حلب مین لایا آخر کار اپنی بیٹی کا سو دینار مہر پر میرے ساتھ نکاح کر دیا اور سر کو بالین صعوبت سے اُٹھا کر زانوے عشرت پر دھر دیا بعد ایک مُدّت کے عورت بدخو نا سازی و زبان درازی کرنے لگی کہ میرے عیش کو منغص کر دیا اور گرد کدورت سے شیشۂ دل کو بھر دیا ؛

## مثنوی

| | |
|---|---|
| زن بدہو جو مرد نیک کے گھر | ہووے اُسکو یہین نصیب سقر |
| بد مزاجون سے دور رہ ہر آن ؛ | قرب اُنکا نچاہ مانگ امان ؛ |
| اور کہا کر بعجز رکھیو نگاہ | ہمسکو دوزخ کی آگ سے اللہ |

غرض عیب میرے اُگلنے لگی اور زبان طعنون پر یون کھول دی کہ کیا تو وُہ نہین کہ میرے باپ نے تجھکو قید فرنگ سے دس دینار دیکر مول لیا اور زنجیر کو تیرے پاؤن سے کھول دیا کہا مین نے سچ ہی دس دینار دیکر وہان سے چھڑایا اور سو دینار پر تیرے ہاتھ مین پھر پھنسایا

## مثنوی

| | |
|---|---|
| بھیڑ کو ایک بزرگ نے ہی سُنا | دست و دندان سے بھیڑئیے کے چھڑا |
| شب کو رکھ دی گلے پہ اُسکے چھُری | تب یہہ فریاد گوسفند نے کی |
| میرے تئین بھیڑئیے کے پنجے سے | ایک دم مین چھڑا لیا تو نے ؛ |
| پھر یہہ انجام کار مجھہ پہ کھلا | کہ میرے حق کا گرگ تو ہی تھا |

## تینتیسوین حکایت

کسی بادشاہ نے ایک عابد سے پوچھا کہ اوقات شریف آپ کی کیونکر کٹتی ہی کہا اُسنے

کہ تمام رات مناجات مین اور صبح دعائے حاجات مین اور دن فکر اخراجات مین بادشاہ نے فرمایا کہ خرچ روزمرہ اسکا مقرر کرین تا عیال کا بوجھ اسکے دل سے اُٹھ جائے اور اس امر کا اندیشہ اسکو ہرگز نہ آوے ؎

مثنوی

قید و بند عیال مین پھنسکر ‌ ‌ پھر تو آزادگی پہ دھیان نہ دھر
غم اولاد و فکر جامہ و قوت ‌ ‌ تجھ سے کھو دینگے سیرت ملکوت

شعر

دن کو دل پر یہی ہون ٹھہراتا ‌ ‌ شب کو طاعت ہی مین گذارونگا
نیت اُسوقت پر ہون یہہ کرتا ‌ ‌ میرے فرزند صبح کھانینگے کیا

## چوتیسوین حکایت

ایک عابد رہنے والا شام کا جنگلون مین برسون عبادت کرتا اور درختون کے پتّے کھاتا بادشاہ اُسطرف اُسکی زیارت کے واسطے گیا اور بعد اُسکے کہا رسنے کہ اگر صلاح اپنی دیکھو تم تو فرماؤ کہ ایک مکان واسطے تمھاری بود و باش کے شہر مین اچھی وضع سے درست کروا دین کہ فراغ عبادت کا تمکو یہان سے بہتر میسر ہو اور لوگ بھی تمھارے نفسہاے پاکیزہ کی برکت سے فائدہ مند ہون یعنے اعمال نیک کی تمھارے پیروی کرین اور افعال بد سے باز رہین زاہد نے اِس بات سے انکار کیا تب ارکان دولت نے اُسسے کہا مصلحت یہہ ہی کہ برائے پاس خاطر بادشاہ چندے شہر مین رہیے تو اگر وقت عزیز تیرا ضایع ہونے لگے اور آئینہ دل کی صفا غبار صحبت اغیار کھونے لگے تو اختیار باقی ہی القصہ عابد شہر مین آیا اور ایک خانہ باغ خاص مین بادشاہ نے اُسے رہنے کو فرمایا وہ مکان نہایت دلکشا و پُرفضا تھا ؎

مثنوی

رُخ خوبان سا لال وہان کا گُل
لالہ رویونکی زُلف سا سُنبل

ہی وُہ ہر ایک ہنوز جیسا تھا
اپنی صورت پہ اور تر و تازہ

تک بھی چلیکے جاڑے کا صدما
ایک کو اُن مین سے نہین پہنچا

اورنزاکت کو کیا بیان کیجے
شیر نا خوردہ طفل ہو جیسے

**شعر**

بعضون کے نزدیک معانی بیت ثانی کے یہ ہین

چلیکے جاڑے کا اُن مین صدما
فی الحقیقت کچھ ایک ہی پہنچا

پر نزاکت کہون ہر ایک کی کیا
شیر نا خوردہ طفل ہو جیسا

**بیت**

نمایان ٹہنیون پر اس طرح گلنار ہین ہر جا
درخت سبز پر جسطرح انگارے لٹکتے ہین

بادشاہ نے اُسی وقت ایک کنیزک خوب رو اور سمن بو کہ نزاکت اُسکے بدن گلرنگ سے ٹپکتی تھی اور کمر اُس نازنین کی مانند چیتے کی صید دل پر لپکتی تھی حُسن مین نہایت کھری تھی اور ادا سے بھری

**قطعہ**

چاند کا ٹکڑا یہہ ہی کہئے جسے عابد فریب
رشک حوران جنان اور سب پریزادونکا زیب

اِستے بھیجا تاہی بعد اُسکے ایک نظارے کے
پارساؤن کے دلون سے دفعتاً صبر و شکیب

اور اسی طرح سے بعد اُسکے ایک غلام بھی خوبصورت و خوش سیرت اُسکی خدمت کے لئے بھیجا غرض اُسکے حُسن ادا کا بیان محال ہی اور زبان اہل بیان اُسکے وصف مین لال

**مثنوی**

آدمی گرد اُسکے سب پیاسے موئے
بہرہ مند ایک گھونٹ سے بھی نئے ہوئے

ساقی وُہ ایسا ہی پیاسے لے کےتاین
نت دکھاتا ہی پلاتا پر نہین

بیت

دیدار سے نہووے اُسکے چشم سیر | مستقی جیسے آب سے بحر فرات کے

عابد نے لقمۂ لذیذ اور میوۂ لطیف کھانے اور لباس پرتکلف و ملایم پہنے عطر ہر ہر قسم کے پاکیزہ ترین لگانے شروع کئے اور جمال کنیزک و غلام گلندام پیار کی آنکھ سے دیکھنا اختیار کیا عقلمندون نے کہا ہے کہ زنجیر پاے عقل زلف بتان گلندام ہے اور مرغ دل دانا کا دام ؛

قطعہ

| | |
|---|---|
| دل و دین اپنے تجھ سے کر سرو کار | کھو دئے دونون ہین بہ عقل تمام |
| مرغ دانا تو واقعی مین ہون ؛ | لیک اے دلربا ہے تو بھی دام |

حاصل کلام یہہ ہے کہ اُسکے کمال کو زوال آیا جیساکہ کہہ گئے ہین ؛

قطعہ

| | |
|---|---|
| شیخ و پیر و مرید اور فقیر | جتنے صاحب زبان ہین پاک نفس ؛ |
| جب کہ دنیا ملی تو اُسمین ہی | پھنس رہین جیسے شہد بیچ مگس |

ایکدن بادشاہ کو اُسکے دیکھنے کی خواہش ہوئی گیا عابد کو دیکھا پہلی ہیئت سے پھرے ہوئے رنگ بحال چہرہ لال تازہ توانا دیبا کا تکیہ لگائے بیٹھا ہے اور غلام گلندام مورچھل طاؤس کا لئے اُسکے پیچھے کھڑا ہے یہہ حال دیکھکر حضرت جہان پناہ کو بشاشت و فرحت نہایت ہوئی القصہ ہر ایک مقام کا ذکر درمیان لاکر آخر یون فرمایا کہ عالمون اور زاہدون کے ساتھ اپنے تئین دوستی دلی ہے وزیر فیلسوف بھی حاضر تھا کہنے لگا حضرت شرط دوستی کی یہہ ہے کہ مناسب دونون گروہ کے آپ سلوک کرین عالمون کو روپے دیجئے تاوے زیادہ پڑھین اور زاہدون کو زر نہ دیجے تو وے اپنے زہد ہی مین رہین

بیت

دام درہم کیا کرے گا زاہد پاکیزہ خو | اور جو وُہ لیوے تو زاہد اور کوئی ڈھونڈھ تو

## قطعہ

جو ہے باسرّ حق اور نیک باطن وو ہی زاہد ہے | نکھاوے وقف کی روٹی نلے وہ بھیکھ کا ٹکڑا
جو انگلی ہووے نازک کا نکا نرما ہو خوبصورت | دُر و خاتم نہووے گو کہ اُسمین لیک ہے زیبا

## قطعہ

پاک دامن ہو گدا یہہ چاہئے ہے گو نکھائے | نان لنگر کی وُہ اور لُقمہ گدائی کا کبھو
گو نہ آرایش کرے گہنا نہ پہنے ہے روا | فی الحقیقت جو کوئی ہو خوب صورت خوبرو

## بیت

گانتیجہ مین ہوتے ہوئے طالب اگر ہون مال کا | گر مجھے زاہد نجانین لوگ تو ہیگا بجا

## پینتیسوین حکایت

مُطابق اِسی بات کے سُنا گیا ہے کہ کسی ایک بادشاہ کو ایک مہم درپیش ہوئی کہا اُسنے کہ اگر انجام اِسکا میرے حسب دِلخواہ ہو تو کتنے ایک درم زاہدونکو دون جب حاجت اُسکی برآئی وفا نذر کی اُسکو بموجب شرط کے لازم ہوئی تب ایک بندۂ خاص کو اپنے کیسہ درم کا دیا کہ زاہدونکو تقسیم کردے کہتے ہین کہ غُلام نہایت ہُشیار اور عیّار تھا تمام دِن پھرنے مین گنوایا اور رات کے وقت خدمت مین بادشاہ کی پھر آیا درمون کو چوم کر حضور مُعلّی مین رکھہ دیا اور عرض کی کہ ایک زاہد بھی فدوی نے نہ پایا حضرت نے ارشاد کیا کہ یہہ کیا گفتگو ہے مُوافق میری دانست کے بھی اِس شہر مین چارسو زاہد ہین عرض کی اُسنے اے خُداوندجہان وُہ کوئی زاہد ہے نہین لیتا ہے اور جو کہ لیتا ہے وُہ زاہد نہین بادشاہ ہنسے اور ندیمون سے مخاطب ہوئے کہ مجھے جسقدر اِس طایفۂ خُداپرست سے ارادت

اور اقرار ہے اس شوخ چشم کو اُسی قدر عداوت اور انکار لیکن حق بجانب اسکے ہے

## چھتیسوین حکایت

ایک عالم قایم مزاج سے پوچھا کہ حق مین نان وقف کے تم کیا کہتے ہو کہا اُسنے اگر واسطے جمعیت خاطر اور فراغ عبادت کے لیوے تو حلال ہے اور جو دلجمعی روٹی سے کرکے بیٹھہ رہے تو حرام

**بیت**

| | |
|---|---|
| اہل دل کنج عبادت کے لئے لیتے ہین نان | گوشۂ طاعت نہین لیتے ہین روٹی کے لئے |

## سینتیسوین حکایت

ایک درویش اُس مقام مین پہنچا کہ صاحب اُس جاگہہ کا کریم تھا کتنے ایک اشخاص گروہ صاحبان فضل و بلاغت سے اُسکی صحبت مین جیساکہ قاعدہ ظریفونکا ہے بولتے تھے فقیر راہ جنگل کی بہت سی چل چکا تھا ماندہ اور بھوکھا تھا کہ اُن مین سے ایک شخص نے بطریق خوش طبعی کے کہا کہ تجھے بھی کچھہ اسی قبیل سے کہنا لازم ہے فقیر نے جواب دیا کہ مجھکو فضل و کمال اورونکا سا نہین اور کچھہ پڑہا بھی نہین مگر ایک بیت پر جو مجھے قناعت کرو سبھون نے رغبت اور ارادت سے کہا بہت اچھا تب پڑھی ورنہ سنئے

**بیت**

| | |
|---|---|
| روبرو کھانا ہے اور مین گرسنہ حال یون | دریہ حمام زنان کے ایک مجرد ہو وے جیون |

سب اشخاص نے پسند کیا اور دسترخوان اُسکے آگے بچھا دیا صاحب طعام نے کہا کہ اے یار توقف کر کہ خدمتگار میرے کوفتے پکاتے ہین درویش نے سر اُٹھایا اور یہہ شعر پڑہا

**بیت**

| | |
|---|---|
| گو نہووین کوفتے اب میرے دسترخوان پر | کوفتے کو بھوک سے ہے نان خالی کوفتہ |

## اٹھتیسوین حکایت

ایک مرید نے اپنے پیر سے کہا کہ ہجوم خلق سے رنج مین ہون لوگ بہ کثرت میری ملاقات کو آتے ہین بسبب اسکے تردد و تشویش ہوتی ہے اور وقت عزیز میرے رایگان جاتے ہین کیا فکر کرون اُسنے کہا کہ تونگرونسے کچھ چاہ بلکہ لے اور محتاجون کو قرض دے کہ دوسرے بار گرد نہ آپھرین؛

### بیت

| | | |
|---|---|---|
| جو گدا ہووے ہراول لشکر اسلام کا | | کافر اُسکے مانگنے کے ڈرسے بھاگے چین تک |

## اُنتالیسوین حکایت

ایک فقیہہ نے اپنے باپ سے کہا کہ متکلمون کے سخن سراسر دلچسپ و باکیفیت ہین پر ایک بھی میرے دل مین اثر نہین کرتا اِس سبب سے کہ چلن اُنکا موافق سخن کے نہین دیکھتا

### مثنوی

| | | |
|---|---|---|
| ترک دُنیا کا سب کو حکم کرین | | مال اور غلہ اپنے گھر مین بھرین |
| صرف باتین بنائے عالم جو | | بات مین اُسکی پھر اثر کب ہووا |
| نہو جس سے بدی ہے عالم وُہ | | نہ کہ مانع فقط ہو لوگون کو |

### بیت

| | | |
|---|---|---|
| جو کہ عالم چاہے اپنا مطلب تن پروری | | آپہی وُہ بھولا پھرے ہے کیا کریگا رہبری |

باپ نے کہا کہ بیٹا فقط اِس خیال باطل پر ناصحون کی تربیت سے مُنہہ پھیرنا اور راہ کج کو اختیار کرنا لایق نہین الغرض عالم معصوم کی خواہش مین علم کے فایدون سے محروم رہنا مانند اُس اندھے کی ہے کہ ایک رات کیچڑ مین جا پڑا تھا اور کہتا تھا اے مسلمانون ایک چراغ میری راہ پر رکھہ دو ایک عورت ٹھٹھول نے سُنکر کہا ہرگاہ تو چراغ کو نہین

دیکھتا تو چراغ سے کیا دیکھے گا جیسے کہ مجلس وعظ کی بزازونکی دکان کی مانند ہے جب تلک یہاں نقد دیگا پونجی پاویگا اور وہاں جب تلک اعتقاد سے رجوع نکریگا سعادت سے بہرہ نا اٹھا ویگا

## نظم

جیسے عالم کی بات سن گرچہ
نہو اس وضع پر چلن اسکا

جھوٹھ ہے مدعی جو کہتا ہے
سوتے کو کیا جگا دیگا سوتا

مرد وہ ہے کہ دل پہ نقش کرے
پند دیوار پر بھی ہو جو لکھا

## مثنوی

چھوڑکر اپنی خانقاہ کے تئین
مدرسہ مین ایک اہل دل آیا

تجہی دی عابدون کی ہمراہی
اُنکی صحبت کے عہد کو توڑا

تب کہا مین نے عابد و عالم
فرق رکھتے تھے کس قدر بتلا

جب وہ بولا کہ سچ کہون تجھ سے
مجھ پہ ہر ایک کا حال جو ہے کھلا

کھینچ لے کملی اپنی موج سے وہ
پکڑے ڈوبے کو ہے یہ قصد اسکا

## چالیسوین حکایت

ایک شخص کسی راہ پر مست سوتا تھا بیہوشی کی دارو اُسنے پی تھی اور باگ اختیار کی ہاتھ سے دی تھی ایک عابد سرہانے اُسکے اگر حالت پر کراہت اسکی دیکھنے لگا جوان نے سر اُٹھا کر ایک آیت کو پڑھا کہ حاصل معانی اُسکا یہہ ہے اور جسوقت کہ وارد ہو تم اُس جا کہ جہان سخن بیہودہ سنو یا فعل ناشایستہ دیکھو پس لازم ہے کہ ملتفت نہو یعنے سنا ان سنا کرو اور دیکھا اَن دیکھا

## رباعی

دیکھے کسی بشر کو تو جو مجرم گناہ گار
مخفی کر اسکو خلق سے اور ہو تو بردبار

ای وُہ کہ دیکھتا ہی میرے عیب لغو کو ‖ شیوہ کرم کا کیون نہین کرتا تو اختیار

## قطعہ

نہ مُنہہ پھیر غُصّے سے اَے متقی ‖ نظر عفو کی کر گنہگار پر
مین نا مرد ہون گرچہ فعلون مین لیک ‖ تو مردون کی مانند یہان کر گذر

## اکتالیسوین حکایت

کہتے ہین ایک رند مُنکر فقیر کے ایک درویش پر غضب ہو کر نکلے اور کلمے پوچ و لغو اُسکے حق مین کہنے لگے غرض نہایت اُسکو رنج دیا اور بہت سا آزردہ کیا فقیر نے پیر طریقت کے حضور جا کر گلہ کیا کہ یہہ کچھ حادثہ مجھہ پر گذرا کہا اُسنے ای فرزند خرقہ فقیرون کا جامہ رضا کا ہی جو کوئی کہ اِس لباس مین تحمّل مکروہات سے نکریگا شریر ہی نہ فقیر

## بیت

بُرا دریا نہ پتھر سے ہو گدلا ‖ جو عارف ہو خفا وُہ ہی تُنک آب

## قطعہ

دُکھہ جو پہنچے تو صبر کر ہوگا ‖ باعث عفو تو گناہ سے پاک
اَے برادر جو خاک ہی آخر ‖ خاک ہونے سے پہلے ہو تو خاک

## بیالیسوین حکایت

سُن یہہ قصہ کشور بغداد کا ‖ یون نشان و پردے مین جھگڑا پڑا
گرد راہ کا دُکھہ سفر کا رنج سب ‖ پردے سے کہنے لگا یون ہو غضب
مین بھی اور تو بھی غرض دونون غلام ‖ شہ کی درگہہ کے ہین بندے لا کلام
چین سے واقف نہین مین عمر بھر ‖ وقت نا وقت ہی ہوتا ہی سفر

| | |
|---|---|
| قلعہ کا دُکھ تو نے تک دیکھا نہین | رنج جنگل سے کبھو کھینچا نہین |
| نے سموم دشت ہی تجھکو لگی | خاک رستے کی ذرا تک تجھ پر پڑی |
| ہی بہت کوشش مین میرا ہی قدم | کس لئے پھر تو ہی اتنا محترم |
| پاس تیرے پیر ومہ سے ہین غلام | اور کنیزین خوب صورت بھی مدام |
| ہاتھ مین مین نوکرون کے ہون پڑا | اور سفر کے بیچ سرگردان سدا |
| گفتگو جھنڈے کی وہ جب سُن چکا | تب تو پردہ اُسے یون کہنے لگا |
| ہی ہمیشہ سر میرا اور آستان | نے تیری مانند سر بر آسمان |
| گردن اُونچی جو کہ بیہودہ کرے | اپنی گردن سے وہ بل آپہی گرے |

## تینتالیسوین حکایت

ایک صاحبدل نے کسی زور آور کو غصے مین اور کف منہہ مین بھرے ہوئے دیکھا کہا اُسنے کہ اس شخص کی کیا حالت ہی کوئی بولا اُٹھا کہ فلانے شخص نے اُسے گالیان دی ہین عارف نے اُسے یون کہا کہ یہہ کمینہ ہزار من کا پتھر اُٹھاتا ہی اور ایک بات کے بوجھہ کی تاب نہین لاتا؛

### قطعہ

| | |
|---|---|
| مردی کا چھوڑ دعوی و قوت کی شیخیان | عورت ہی یا تو مرد یہ عاجز ہی نفس کا |
| مردی یہہ ہی کہ منہہ کرے میٹھا کسیکا تو | نہ یہہ کہ منہہ ہر ایک کا مُکّے سے دے سُجا |

### قطعہ

| | |
|---|---|
| اگر وا لے ماتھے کو ہاتھی کے چیر | نہو اہلیت تو نہین مرد وہ |
| ہی فرزند آدم کی بنیاد خاک | نہین آدمی جو کہ خاکی نہو |

## چونتالیسوین حکایت

ایک بزرگ سے طینت صاحبان صفا کی پوچھی کہا اُسنے ادنی فعل اُنکا مقدم رکھنا ہے یارون کے دلکی مُراد کو اپنے مقصدون پر اور حکیمون نے کہا ہے وُہ بھائی کہ اپنے ہی بندوبست مین رہے نہ وُہ بھائی ہے نہ اپنا

## قطعہ

| | |
|---|---|
| جو کوئی تجھ سے پہلے جائے چلا | ساتھی ہرگز نہین ہے وُہ تیرا |
| جو کہ بندھوا نہ ہو تیرا دل سے | چاہ مین اُسکی دل کو تو نہ پھنسا |

## بیت

اگر نہ اپنے کو ہووے دیانت و تقوی تو اُسسے ربط نکر بلکہ چھوڑ دے ملنا

مجھکو یاد ہے کہ اِس بیت مین مُدعی نے اعتراض کی اِسطرح سے کہ خُدائے جل جلالہ نے قطع رحم کو منع کیا ہے اور اقربا کی دوستی کا حُکم وُہ مُخالف اُسکے ہے جو کچھ کہ تو نے کہا بولا مین کہ غلط کہتا ہے تو مُوافق قرآن کے ہے کہ کہا ہے خُدائے تعالی نے چنانچہ حاصل اُسکا یہہ ہے اور اگر لڑین پدر و مادر تجھ سے یعنے جبر کرین اوپر اُسکے کہ شریک کرے تو میرا اُسکو جانتا نہو جسکو پس اطاعت اُنکی نکر

## بیت

| | |
|---|---|
| ہزار اپنے جو بیگانے حق سے ہون وُہ فدا | گر اُس بیگانے پہ جو ہووے اپنے آشنا خُدا |

## پینتالیسوین حکایت

| | |
|---|---|
| ایک بڈھا لطیفے کو یکتا | تھا وُہ پاکیزہ خو ظریف بڑا |
| اُسنے بغداد بیچ کی یہہ بات | بیاہ دی بیٹی کو کفش دوز کے ساتھ |
| ہو نتھہ اُس نازنین کا یہہ کاٹا | سنگدل مرد نے کہ خون بہا |
| باپ نے اُسکو دیکھہ وقت سحر | پوچھا یون اپنے خویش سے جاکر |
| کاہی کمینے یہہ دانت کیسے کیا | سخت چمڑا ہے یہہ بھی سلو کا |

| | |
|---|---|
| نہ مین تجھکو ہنسی سے ہون کہتا | اُسکے لب کاٹنے سے تو باز آ |
| مسخراپن نہین ہے ایسا خوب | چھوڑ اُسکو یہہ ہے بہت معیوب |
| خوئے بد دل مین بیٹھے پر جسکے | نہ چھٹے غیر مرگ پھر اُس سے |

## چھیالیسوین حکایت

ایک فقیہ کی بیٹی تھی نہایت بدصورت اور بہت کریہ طلعت باوجود جہیز اور دولت کے کسیکو رغبت اُسکے نکاح کی نہ تھی اور پوری عورت ہو چکی تھی ؛ رباعی

| | |
|---|---|
| ہے لباس دبیقی و دیبا ؛ | پر تکلف لطیف اور اچھا ؛ |
| لیک دُلہن جو ہووے بدصورت | تو نظر آوے وہ بھی نازیبا |

حاصل کلام یہہ ہے کہ واسطے ضرورت کے ایک اندھے سے بیاہ اُسکا کردیا کہتے ہین کہ اُسی تاریخ ایک حکیم سراندیپ سے آیا کہ اندھونکی آنکھین روشن کرتا تھا فقیہ کو لوگونے کہا کسواسطے تو علاج داماد کا نہین کرواتا کہا اُسنے کہ ڈرتا ہون مین جو بینا ہووے اور میری بیٹی کو طلاق دیوے ؛ مصرع خصم بدشکل عورت کا جو اندہا ہو تو بہتر ہے

## سینتالیسوین حکایت

ایک بادشاہ چشم حقارت سے درویشونکی گروہ کو دیکھا کرتا ایک فقیر نے دانائی سے معلوم کیا اور کہا اے بادشاہ ہم دُنیا مین تجھہ سے لشکر مین کمتر ہین اور عیش مین برتر ؛ موت مین برابر اور قیامت مین بہتر ؛ انشاءاللہ تعالی مثنوی

| | |
|---|---|
| اگر شاہ ہر چند ہو کامیاب ؛ | گدا کو ہو روٹی کے بن اضطراب |
| مرین گرچہ یو دونون ہے دونوکے تن | نہ لیجا ئینگے کچھہ بغیر از کفن |

## بیت

| گر جہان سے کرنا ہی تجھکو جلد سفر | تو سلطنت سے فقیری کہین ہی اولیٰ تر |
|---|---|

ظاہر فقیر کا چار ابرو کی صفائی و خرقہ کہنہ اور ماہیت اسکی دل زندہ اور نفس مردہ

## قطعہ

| نہ یہہ کہ خلق مین بیٹھے وہ کرکے دعوا اور | جو کوئی خلاف کرے تو اوٹھے وہ لڑنیکو |
|---|---|
| لڑے بھے پہاڑ سے گر مثل آسیا پتھر | جو راہ سنگ سے اوٹھے نہین ہی عارف وہ |

طریق فقیرونکا ذکر و شکر ہی اور خدمت و طاعت اور ایثار و قناعت ورضا اور صفا توحید و توکل تسلیم اور تحمل جو کوئی کہ یہہ صفتین رکھتا ہی حقیقتاً درویش ہی گو کہ بظاہر قبا مین ہی لیکن ہرزہ گو اور بے نماز خواہش مند و پر ہوس وہ کہ دنون کو رات کرے قید شہوت مین اور راتون کو دن کرے خواب غفلت مین اور فراموشی آخرت مین کھاوے جو کچھہ کہ پاوے اور کہے جو کچھہ کہ زبان پر آوے اوباش ہی اگرچہ عبا مین ہی

## قطعہ

| خالی ہی زہد و تقوے سے باطن ترا تمام | ظاہر کے بیچ پہنے ہی تو جامۂ ریا |
|---|---|
| پردے یہہ سات رنگ کے دروازے پر نہ چھوڑ | رکھتا ہی اپنے گھر مین فقط تو تو بوریا |

## اٹھتالیسوین حکایت

| کتنے ایک دستے گلونکے واسطے دھرے | ایک گنبد پر بندھے تھے گھاس |
|---|---|
| رنگ یہہ جو نہین نظر اون کا پڑا | صاف مین بھی بے تامّل اول اوٹھا |
| لطف کیا رکھتا ہی جو ناچیز گھاس | اسطرح بیٹھے گلونکی صف کے پاس |
| سنکے یہہ اسنے کہا با چشم تر | بول مت چپ رہ ادھر تک کان دھر |
| اپنے ہم صحبت کے تئین اہل کرم | بھولتے ہونگے ہر ایک حالت مین کم |

گرنہین ہی مجھہ مین رنگت اور باس | پر اُسیکے باغ کی آخر ہون گھاس
مین بھی بندہ اُس کریم خلق کا | ہون نعیم جاودانی سے پلا
با ہنر ہون یا نہین رکھتا ہنر | پر ہون اُسکے لطف کی اُمید پر
کچھہ نہین رکھتا عبادت کا نشان | ہاتھہ مین خالی میرے پونجی کہان
نے رہے جسدم وسیلہ کوئی یہان | ہو اُسی سے چارۂ بیچارگان
رسم ہی آزاد کرنیوالے سب | بندہ ہو جاوے جو بوڑہا انکا تب
دیتے ہین آزادگی کا خط اُسے | یعنی یہہ قابل نہین اب کام کے
تو بھی زینت دینے والے دہر کے | اپنے بندے پیر کو اب بخشدے
سعدیا کیا راست ہی راہ رضا | چل اُسی رستے پہ ای مرد خدا
شوم طالع خلق مین ہی وہ بشر | جو کہ اُس درگہہ سے پھیرے اپنا سر
کیونکہ پھر ڈھونڈھیگا سارا جگ اگر | تو بھی پاویگا نہین کوئی اور در ٭

## انچاسوین حکایت

ایک حکیم سے پوچھا کہ شجاعت اور سخاوت مین کیا بہتر ہی کہا اُسنے کہ جسکو سخاوت ہی شجاعت کی حاجت نہین ٭

**بیت**

بہرام گور کی ہی یہی گور پر رقم ٭ | بہتر ہزار زور سے ہی بخشش و کرم

**قطعہ**

رہا نہ حاتم طائی ولیک نیکی سے ٭ | جہان مین نام رہا اُسکا حشر تک مشہور
زکوۃ مال کی دے باغبان جو تاک کتین | قلم کرے ہی تو لگتے ہین پھر بہت انگور ٭

## تیسرا باب قناعت کی فضیلت مین

## پہلی حکایت

ایک سایل رہنے والا مغرب کا حلب کے بزازونکی صف مین کہتا تھا کہ اگر تمکو انصاف ہوتا ای صاحبان نعمت اور ہمین قناعت تو رسم سوال کی جہان سے اُٹھ جاتی ؛ **قطعہ**

ای قناعت مجھے تونگر کر ؛ کہ بجز تیرے کچھ نہین نعمت ؛
صبر لقمان نے اختیار کیا صبر جسکو نہین نہین حکمت ؛

## دوسری حکایت

شہر مصر مین دو امیر زادے تھے ایک علم سیکھتا دوسرا مال جمع کرتا وہ علامہ عصر کا ہوا اور یہہ عزیز مصر کا پس یہہ تونگر چشم حقارت سے برادر فقیہ کو دیکھتا اور کہتا کہ مین تو مقام سلطنت کا مکین ہوا اور تو ویسا ہی مسکین رہا تب وہ یہہ جواب دیتا کہ ای بھائی شکر حق تعالی کا مجھ پر ہی کہ پیغمبرونکی میراث پائی مین نے یعنے علم اور تو نے میراث فرعون و ہامان کی پائی یعنے ملک مصر ؛ **قطعہ**

قدم کے نیچے ملین مجھکو مین ہون وہ چیونٹا نہ ڈنک رکھتا ہون مانند عقرب و زنبور
کہ پہنچے ہرکس و ناکس کو جسکے باعث رنج ہر ایک کرنے لگے نالہ و فغان و شور
کہان تلک مین کرون شکر اپنے منعم کا کہ مجھکو خلق کے آزار کا نبخشا زور ؛

## تیسری حکایت

ایک فقیر کو مین نے سُنا ہی کہ فاقی کی آگ مین جلتا پیوند پہ پیوند گانٹھتا اور تسلّی اپنی خاطر کی اِن بیتون سے کرتا ؛ **قطعہ**

لباس فقر و نان خشک پر مین یہہ لازم ہی کہ کر بیٹھون قناعت
ہر ایک کی منتون کا بوجھ اُٹھانا ہی بہتر یا کہ اپنا بار محنت

کسی نے کہا اُس سے کیا بیٹھا ہی تو فلانہ شخص اِس شہر مین ایسا صاحب ہمت ہی کہ دست کرم اپنا اُسنے کھول دیا ہی اور اپنی کمر کو آزادونکی خدمت کے لئے باندھ لیا ہی اگر صورت حال پر تیری اطلاع پاوے تو اپنے پر منت رکھے اور تیری خدمت کرنی غنیمت جانے کہا اُسنے چپ رہ کہ فقر کی نیستی مین مرنا اچھا ہی کہ حاجت کسی کے آگے لیجانا چنانچہ کہہ گئے ہین

## قطعہ

| | |
|---|---|
| ہیوند گا نتھہ صبر کا کونا کر اختیار | پر اغنیا سے کر نہین جامے کی التجا |
| مثل عذاب نار ہی ہمسائے کے سبب | جانا تیرا جو گلشن فردوس مین ہوا |

## چوتھی حکایت

ایک بادشاہ عجم نے کسی طبیب حاذق کے تئین خدمت مین حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ کی بھیجا کئی برس دیار عرب مین رہا پر کوئی واسطے آزمایش کے اُسکے پاس نہ آیا اور کسی نے علاج اُس سے نہ کروایا ایکدن اُس حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ کی خدمت مین آیا اور یہہ شکایت آمیز باتین زبان پر لایا کہ بندے کو واسطے علاج اصحاب کے بھیجا ہی کسی نے اتنی مدت مین میری طرف رجوع نہ کی کہ جس خدمت پر متعین ہوا ہون بجالاؤن حضرت نے فرمایا کہ ان لوگونکا قاعدہ یہہ ہی کہ جب تلک اشتہا غالب نہو کچھہ نہین کھاتے اور بھوکھ رکھکر کھانے سے ہاتھہ ہین اُٹھاتے حکیم نے عرض کی کہ یہی موجب تندرستی کا ہی تس پیچھے زمین خدمت چومی اور گیا

## مثنوی

| | |
|---|---|
| کرے ہی جب سخن حکیم آغاز | یا طرف کھانے کی وہ ہاتھہ دراز |
| کہ نہ کہنے سے اُس کے ہو نقصان | یا نہ کھانے سے اُسکی نکلے جان |

| اور کھانا ہے موجب صحت | پھر تو گفتار اسکی ہے حکمت |
|---|---|

## پانچوین حکایت

ایک شخص توبہ اکثر کرتا اور توڑتا ایک بزرگ نے اُسسے کہا یہہ جانتا ہون مین کہ عادت بہت کھانے کی رکھتا ہے تو اور قید نفس کی بال سے باریک تر ہے یعنے توبہ اور نفس کو جسطرح سے کہ تو پالتا ہے اگر یونہین پلا تو زنجیر توڑے گا یعنے تیرے اختیار مین نرہیگا اور ایکدن درندے کی طرح تجھے چیر یگا حاصل یہہ ہے کہ ضرر کامل پہنچائیگا

## بیت

| اسکو بھی پھاڑا غرض وہ جب پلا | پالتا تھا کوئی بچہ گرگ کا |
|---|---|

## چھٹی حکایت

سیرت بادشاہ اردشیر بابکان مین مذکور ہے کہ عرب کے ایک حکیم سے پوچھا اُسنے کہ ایک دن مین کسقدر طعام کھایا چاہئے کہا اُسنے بوزن سو درم کے کافی ہے فرمایا اُسنے کہ یہہ وزن کیا قوت دیگا حکیم نے عرض کیا کہ اِسقدر تجھے برپا رکھیگا اور اِسپر جو کچھ زیادہ ہو گا تو اُسکا حمال تو ہے ؏

## بیت

| تجھے یقین ہے کہ جینا ہے بس براے طعام | خورش جو ہے تو ہے بہر حیات و ذکر کلام |
|---|---|

## ساتوین حکایت

دو فقیر خراسان کے رہنے والے ہمیشہ آپسمین ہم صحبت تھے اور سیر کیا کرتے اُن مین ایک ضعیف تھا درمیان دو رات کے ایک مرتبے افطار کرتا اور دوسرا قوی ایک دن مین تین بار کھاتا اتفاقًا ایک شہر کے دروازے پر جاسوسی کی تہمت مین پکڑے گئے دونون کو ایک گھر مین قید کیا اور دروازے کو چن دیا بعد دو ہفتے کے معلوم ہوا کہ

بیگناہ ہین دروازہ کھول کر جو دیکھا تو قوی مُردہ تھا اور ضعیف زندہ اس حالت سے متعجب
ہُوے ایک حکیم نے کہا خلاف اِسکے ہوتا تو عجب تھا کہ یہہ قوی پُرخور تھا طاقت
فاقے کی نرکھتا تھا ہلاک ہوا اور دوسرے نے کم کھانا معمول کیا تھا اپنی عادت پر صبر کرسکا
سلامت رہا؛

**قطعہ**

بڑی ہو جسکو کم کھانیکی عادت
اُسے فاقے کی سختی سہل ہووے
کشائش مین کرے تن پروری جو
وُہ تنگی دیکھتے ہی جان کھووے

## آٹھوین حکایت

ایک حکیم اپنے بیٹے کو بہت کھانے دینے سے مانع ہوا کہ سیری مرد کو بیمار رکھتی ہی عرض کی
اُسنے کہ ای قبلہ بھوکھ بھی انسان کو مار رکھتی ہی نہین سُنا ہی آپ نے کہ ظریفون نے
کہا ہی سیر ہو کر مرنا بہتر ہی بھوکے رہکر جینے سے تب کہا اُسنے کہ اندازے کا
بھی نگاہ رکھنا ضرور ہی چنانچہ دلالت کرتا ہی اُسپر حاصل ایک آیہ کا اور وُہ یہہ
ہی کھاؤ پیؤ اور اِسراف نکرو؛

**بیت**

حق نے کہا گرچہ کُلُوا وَاشربُوا؛
پر یہ بھی کہا اُس کے ولا تُسرِفُوا

**بیت**

قی ہووے جتنے کھاؤ مت اِسقدر طعام
نے اِتنا کم کہ ضُعف سے ہو کام ہی تمام

**قطعہ**

الحق کہ حفظِ نفس کا باعث طعام ہی
پر دُکھہ ہی دے وہی جو قدر سے ہو بیشتر
گُل قند بھی مُضر ہو جو خواہش بغیر کھائے
اور روکھی روٹی بھوکھ مین ہوجائے گُل شکر

## نوین حکایت

ایک بیمار سے پوچھا کہ دل تیرا کیا چاہتا ہی کہا اُسنے یہہ چاہتا ہی کہ کچھ نچاہون ؛

## بیت

درد اُٹھا پیٹ مین وہ نہین جو معدہ بھر گیا ۔ کام اب آتا نہین کوئی سبب اصلاح کا

## دسوین حکایت

ایک بنئے کے کئی درہم صوفیون پر آتے تھے ہر روز اُنسے طلب کرتا اور ہزارون اُنکو نام دھرتا اکثر اوقات کلمے نالایق زبان پر لاتا اور بدسلوکی سے پیش آتا بیچارے اُسکی پوچ گوئی سے نہایت خستہ خاطر تھے اور سوائے تحمّل کے کچھ چارہ نتھا کہ ایک صاحبدل نے اُسوقت یون کہا کہ اپنے نفس سے کھانے کا وعدہ کرنا آسان تر ہی کہ بنئے سے درہم کا

## قطعہ

اِحسان اغنیا سے ہی اولی جو نا اُٹھائے ۔ سہنی نہین ہی خوب یہ دربان کی جفا
جو آرزوئے گوشت مین مرجائے خوب ہی ۔ قصّاب کا تقاضا ولے ہی بہت بُرا ؛

## گیارہوین حکایت

ایک جوان کو تاتار کی لڑائی مین ایک زخم کڈھب لگا کسی نے کہا کہ فلانے سوداگر کے پاس نوشدارو ہی اگر مانگے تو تو شاید تھوڑی سی دیوے کہتے ہین کہ وہ سوداگر ؛ ایسا بخیل مشہور تھا کہ اگر بجا ر منہہ اُسکا نام صبح کو زبان سے جسکی جائے نکل تو شام تلک کھانے کا کیا ذکر ہی منہہ مین اُسکے اُڑ کر بھی نجائے ایک چانول ؛

## بیت

اُسکے سُفرے مین جو ہو تا نان کی جا آفتاب ۔ حشر تک دن کو نہ کوئی دیکھتا اِلّا بخواب

اُسنا مرد سخی نے کہا اگر نوشدارو چاہون مین دیوے یا نہ دیوے اگر دیوے منفعت کرے یا نہ کرے بہرحال اُسسے کچھ چیز چاہنی زہر قاتل ہی ؛

## بیت

شخص ادنی سے طلب کچھ جسے کی | جسم مین کی زیادتی جان مین کمی

اور حکیمون نے کہا ہے کہ اگر آب حیات کو مثلاً بدلے آبرو کے بیچین دانا نہین لیگا کہ مرنا عزت سے بہتر ہے اُس جینے سے جو ذلت سے ہو ۔

بیت

گر نیک خو کے ہاتھ سے حنظل بھی کھائے تو | بہتر ہے اُس مٹھائی سے جو دیوے ترش رو

## بارھوین حکایت

ایک عالم کھانے والے بہت آمدنی تھوڑی رکھتا تھا اور ایک بڑے آدمی کو اُس سے اعتقاد نہایت تھا غرض یہہ احوال کسی پردے مین عالم نے ظاہر کیا لیکن اُسکو خواہش یکجا یہ بھی اہل تمیز سے پسند نہ آئی چنانچہ سنتے ہی تیوری بدلی اور شکل غصے کی بنا لی ۔

قطعہ

بخت سے تیوری چڑھائے منہہ بناوے فرصت اہل | جا نہین ہرگز تو اُسکے عیش کو مت تلخ کر
کام کو جاری کریگی جلد پیشانی کشاد | خندہ لب جا واسطے حاجت کے جاتا ہے اگر

قصہ مختصر تونگر نے اُسکی وجہ معاش مین تھوڑی سی زیادتی کی اور ارادت مین بہت سی کمی چند روز کے بعد عالم نے جو ارادت اور محبت جیسی کہ تھی ویسی نہ دیکھی تب کہا

بیت

حد بڑھ کھاتے ہین جو تو خستگی مین سے نہین | دیگ گو برپا ہوئی پر مرتبہ تو گر گیا

بیت

روٹی مین زیادتی کی پر آبرو گھٹائی ۔ | ذلت کے چاہنے سے بہتر ہے بینوائی

## تیرھوین حکایت

ایک فقیر کو ضرورت درپیش ہوئی کسی نے کہا کہ فلانا شخص نعمت بیقیاس رکھتا ہے

اگر تیری حالت پر مطلع ہووے تو اُسکے بر لانے مین مطلقاً توقف نکرے درویش نے کہا
کہ مین اُس سے واقف نہین وہ بولا مین تجھے لے چلون چنانچہ ہاتھ اُسکا پکڑا اور اُس شخص کے
گھر مین لایا فقیر نے وہان ایک شخص کو دیکھا تیوری چڑھائے ہوئے منھ لٹکائے بیٹھا ہے کچھ نکہا
اور اُلٹا پھرا کہا اُسنے کہ یہہ کیا کیا تو نے فقیر بولا کہ عطا سے اُسکی درگذرا مین دیکھنے دیدار نے بیزار

قطعہ

| | |
|---|---|
| ترش رو کے کنے حاجت نہ لیجا | کہ اُسکی خو سے تو تنگ آئیگا اور |
| جو غم کہتا ہے تو ایسے سے کہیو | کہ آسودہ کرے دید اُسکا فے الفور |

## چودہوین حکایت

اسکندریے مین ایسا قحط پڑا کہ فقیرون کے بھی صبر کا پاؤن ڈگمگایا اور قدم تحمل کا لڑکھڑایا
آسمان کے دروازے بند ہوئے یعنے مینہہ مطلق نہ برسا فریاد خاکیون کی آسمان پر
پہنچی بلکہ عرش کے بھی اُدھر گذر گئی ؛

قطعہ

| | |
|---|---|
| نہ مور و ماہی و وحش و طیور مین باقی | کوئی رہا کہ فلک پر گیا نہ اُسکا فغان ؛ |
| عجب نہین کہ دل خلق کا دھوان ہو جمع | گھٹا کی شکل بنے سیل دیدہ ہو باران |

اُسی سال مین ایک مخنث دوراز دوستان کہ اُسکی تعریف کرنی ترک ادب ہے خصوصاً
بزرگون کے حضور اور یون چھوڑ دینا بھی اُسکا لایق نہین مبادا کتنے لوگون کو یہہ گمان ہے
کہ گوینده اُسکے بیان سے عاجز تھا اس لئے انہین دو بیتون پر بس کرتا ہون کہ تھوڑا
دلیل بہت کی ہوتی ہے چنانچہ کہتے ہین مشتے نمونہ از خروارے

قطعہ

| | |
|---|---|
| تتری کو تار اُسکے عوض ؛ | ہیجڑے کو اگرچہ مارے تتر ؛ |
| پل بغداد کی طرح کب تک ؛ | پانی نیچے ہو اُسکے مرد اوپر |

ایسا شخص کہ تھوڑی سی تعریف اُسکی سُنی تو نے اُس سال بہت سی نعمت رکھتا تھا تنگ دستوں کو روپے اشرفیاں دیتا اور مُسافروں کے آگے دسترخوان بچھاتا کتنے ایک فقیر فاقہ کشی سے عاجز آئے تھے اُنھوں نے اُس کی دعوت کا قصد کیا اور مشورہ مجھہ سے چاہا مین نے اِس بات مین اُن سے مُوافقت نہ کی اور کہا ؛

## نظم

| | |
|---|---|
| جھوتا کُتّے کا شیر کھاوے کب | بھوکھہ سے گو کہ جائے غار مین مَر |
| ہاتھ سفلے کے آگے مت پھیلا | سختیان کھینچ بلکہ فاقے کر |
| آدمی بے ہُنر کو کُچھ نہ سمجھہ ؛ | مال و دولت سے ہو فریدون گر |
| پرنیان و نسیج کا جامہ ؛ | ایسا ہی بیوقار کے تن پر |
| جس طرح ہووے لاجورد و طلا | کسی دیوار خام کے اوپر ؛ |

## پندرہوین حکایت

حاتم طائی سے پوچھا کہ ہمّت مین اپنے سے بڑا کوئی جہان مین تو نے دیکھا ہی یا سُنا کہا اُسنے کہ ایک دن چالیس اُونٹ قربان کئے تھے مین نے اور عرب کے امیروں سمیت ایک جنگل کے کونے سے باہر گیا تھا مین وہان ایک لکڑہارے کو دیکھا کہ ایک گٹھا لکڑیوں کا باندھا ہی تب کہا مین نے کہ تو حاتم کی مہمانی مین کیون نہین جاتا کہ ایک خلق اُسکے گھر مین جمع ہی کہا اُسنے ؛

## بیت

| | |
|---|---|
| اپنی محنت سے جو کھاوے روٹی ؛ | کب وُہ منّت کرے ہی حاتم کی ؛ |

مین نے اُسکو اپنے ہمّت و کرم سے برتر دیکھا ؛

## سولھوین حکایت

ایک درویش کو موسی علیہ السلام نے دیکھا کہ بسبب عریانی کے اپنے بدن کو ریت مین چھپائے رکھتا تھا جو اسکی نگاہ اُن پر پڑی کہا اُسنے یا حضرت میرے حق مین دُعا کرو جو رزاق مطلق مجھے ایک وسعت دیوے کہ تکلیف سے نہایت عاجز ہون اُس بیچ احوال پر اُسکے ترحم آیا حق تعالی کی جناب مین اُسکی فراغت کے لئے دُعا کی اور وُہ قبول ہوئی بعد چندروز کے وُہ حضرت مناجات کرکے جو اُدھر پھر آئے تو دیکھا کہ وُہ پکڑا گیا ہے اور ایک خلق کا اُسپر بلوا ہے لوگون سے پوچھا یہہ کیا ماجرا ہے اُنھون نے کہا کہ اِسنے شراب پی ہے لڑا ہے اور کسیکا خون کیا ہے اب اِسکو قصاص کرتے ہین

| | بیت | |
|---|---|---|
| جو اپنے جسم مین پر رکھتی گربہ مسکین | | تو تخم چڑیا کا جگمین نرہنے دیتی کہین |

| | بیت | |
|---|---|---|
| شخص عاجز کیا بیک جو پائے زور اور گھات کو | | بس وہ نہین اُٹھ کر مروڑے عاجزونکے ہاتھ کو |

غرض موسی علیہ السلام نے حکمت پر حکیم مطلق کی اقرار کیا اور اپنی دلیری پر استغفار فی الواقع دال ہے اُسپر ایک آیت کا حاصل معنی اور وُہ یہہ ہے اگر وسعت رزق کی دیتا خدا تعالی اپنے بندونکو تو ہر آئینہ نافرمانی کرتے بیچ زمین کے ؛

## قطعہ

| | |
|---|---|
| اے پر غرور تجھے کس نے سوچ مین ڈالا | یہہ وسوسے مین پڑا تو کہ بس تمام ہوا |
| نہ اُڑتی چیونٹی جہان مین ادھر اُدھر اے گلاش | نہوتے پر جو کبھی اُسکے تو یہہ بہتر تھا |

## رُباعی

| | |
|---|---|
| پاس جب سفلے کے آیا سیم و زر | دھول کی خواہش کریگا اُسکا سر |
| یہہ مثل کیا خوب کہتے ہین حکیم | ہے بھلا جب تک نہو چیونٹی کے پر |

حق تو یہہ ہی کہ خدا گفتہ کو ناخون ندے جو اپنا سر کھجا سکے ❊ **بیت**

| | |
|---|---|
| جو شخص تجھکو بیگمین کرتا نہین تونگر | وُہ تیری مصلحت کو جانے ہی تجھسے بہتر |

## سترہوین حکایت

ایک اعرابی کو دیکھا مین نے کہ بصرے کے جوہریون مین یہہ نقل کرتا تھا کہ ایک وقت جنگل مین راہ بھولا تھا مین اور زاد راہ بھی میرے پاس کچھہ نرہا تھا غرض اُسوقت مرنا ہی دِل مین ٹھانا تھا کہ یکایک تھیلی موتیون سے بھری ہوئی مین نے پائی عجب طرح کی خوشی ہوئی مجھکو اِس گمان پر کہ اسمین بھونے ہُوئے گیہون ہین لذت اُسکی کبھی نبھولونگا اور وُہ تلخی اور مایوسی بھی تا زیست یاد رہیگی جب کہ یقین ہوا مجھکو کہ اسمین موتی ہین

### نظم

| | |
|---|---|
| خشک جنگل مین اور ریتل مین | آدمی ہو اگرچہ تشنہ جگر ❊ |
| فائدہ کچھہ نہین برابر ہی ❊ | مُنہہ مین اُسکے صدف ہو یا گوہر |
| مرد بے توشہ بھوکھہ سے جو گرا | بِن غذا کے نہو گا وُہ جان بر |
| کیا حصول اُسکے تئین مساوی ہی | پٹکے مین ٹھیکری ہو یا ہو زر |

## اٹھارہوین حکایت

ایک عرب جنگل مین نہایت تشنگی سے کہتا تھا ❊ **رباعی**

| | |
|---|---|
| آرزو یہہ ہی کہ پہلے موت سے | اپنے مقصد کو پہنچنا کاش کے ❊ |
| نہر ہوتی موج زن گھٹنون تلک ❊ | مشک اپنی نت ہی بھرتا آب سے |

اسیطرح کسی چٹیل میدان مین ایک مسافر بھول گیا تھا قوت نرکھتا تھا اور قوت نرہی تھی لیکن کتنے درم اُسکے پٹکے مین بندھے تھے ہرچند پھرا پر مقصود کو نہ پہنچا اور سختی سے

ہلاک ہوا کتنے شخص جو وہان پہنچے درمون کو دیکھا اُسکے مُنہہ کے سامنے دھرے ہین اور خاک پر یہہ شعر لکھا ہی *

## قطعہ

| | |
|---|---|
| زرِ خالص گرہ مین ہو لیکن | مرد بے توشے کا نہ نکلے کام |
| بن مین بھوکے فقیر کو بہتر | شلغم پختہ ہی کہ نقرۂ خام |

## انیسوین حکایت

زمانے کے دور سے ہرگز نالان نہین ہوا ہون مین اور نہ گردش آسمان سے رنجیدہ مگر ایک وقت کہ پاؤن میرے ننگے تھے اور پاپوش پہنّے کا مقدور نہ تھا کوفے کی جامع مسجد مین آیا مین نہایت تنگدل اور ایک شخص کو دیکھا مین نے کہ پاؤن نرکھتا تھا تب شُکر نعمت حق کا بجالایا مین اور اپنے پاؤن کی برہنگی پر صبر کیا اور کہا

## قطعہ

| | |
|---|---|
| ہی ترا تیرک سے کمتر خوان پر | مُرغ کا سالن بھی آگے سیر کے |
| جسکو وسعت ہو نہین اُسکے حضور | شلغم پختہ کباب مُرغ سے |

## بیسوین حکایت

ایک بادشاہ اپنے کتنے مخصوصون سے کسی شکار گاہ کے بیچ جاڑے کے موسم مین شہر سے دور گیا رات کے وقت ایک کسان کا گھر نظر آیا بادشاہ نے فرمایا کہ رات اسجگہہ کاٹین ہم تا جاڑے کی اذیّت نہ پہنچے ایک وزیر نے عرض کی کہ گھر مین ایک کسان ناکس کے التجا لیجانا مرتبۂ بادشاہی کے لایق نہین بہتر یہہ ہی کہ یہین خیمہ کرین اور آگ جلا وین اتنے مین دہقان کو خبر ہوئی جو کچھ کہ کھانا اُسکے پاس حاضر تھا ایک آئین سے بادشاہ کے حضور لایا زمین خدمت کی چومی اور عرض کی

کہ بادشاہ کا بلند مرتبہ اسقدر سے نہ گھٹتا لیکن لوگون نے نچاہا کہ قدر دہقان کی بلند ہو بادشاہ کو سخن اسکا نہایت پسند آیا اسکے گھر مین رات کو آرام فرمایا صبح کے وقت خلعت و مال بہت سا اسکو بخشا اور سوار ہوا تب دہقان ہمراہ رکاب ہوا اور یون کہنے لگا ؎

**قطعہ**

گھٹی نہ شوکت سلطان ایکذرا بھی گو وہ
وہ میہمان ہوا میہمان سرائے دہقان کا

فلک پہ مہر کے پہنچی کلاہ دہقان کی
کہ سایہ سر پہ پڑا اسکے تجھ سے سلطان کا

## اکیسوین حکایت

نقل کرتے ہین کہ ایک فقیر پرسوال بہت سی نعمت و مال رکھتا تھا بادشاہ عصر نے فرمایا اُسے کہ بندگان حضور پر متمول ہونا تیرا ثابت ہے اور در پیش لا ایک مہم درپیش ہے اگر اسوقت قدرے مال سے تو مدد کرے تو بہتر ہے جسوقت کہ تحصیل ملک سے آویگی دیا جائیگا عرض کی اُسنے کہ مجھ سے گدا کے مال سے دست آلودہ کرنا خداوند جہان کو لائق نہین کہ ایک ایک جو اکٹھا کر کے اسقدر مال جمع کیا ہے مین نے گدائی کہان اور بادشاہی کہان جہان پناہ نے کہا کچھ غم نہین کہ کافرون کو دیا جائیگا الخبیثات للخبیثین ؎

**بیت**

گو نجس ناپاک ہے بے شبہ سرگین کا خمیر
پر کرینگے بند اُسسے چھید ہم سنداس کا

**بیت**

کوئے کا پانی نصارے کے گو ہوا ناپاک
جو ہووے مردہ یہودی تو پھر نہین کچھ باک

سنا ہے مین نے کہ کہنا بادشاہ کا نمانا حجتین لایا اور شوخ چشمی کرنے لگا آخر بادشاہ نے ملازمون کو فرمایا کہ مال کو ملامت و سرزنش سے لیکر اسکو چھوڑ دین ؎

**مثنوی**

| | |
|---|---|
| لطف اور مہر سے نہ نکلے جو کام | اُسکا بہتر مٹی ہی ہے انجام |
| پاس اپنا نہووے جسکو ذرا | گر نہ بخشے اُسے کوئی ہے بجا |

## بائیسوین حکایت

ایک سوداگر ڈیڑھ سو اونٹ بوجھ کے رکھتا تھا اور ایک جزیرہ فارس کے جزیرون مین کہ نام اُسکا کیش ہے وہان وارد تھا مجھے اپنے حجرے مین لے گیا تمام رات نسویا اور نسونے دیا اس بک بک مین کہ فلانا انبار میرا ترکستان مین ہے اور فلانی پونجی میری ہندوستان مین ایک زمین کا قبالہ یہہ کاغذ ہے فلانی چیز کا وُہ شخص ضامن ہے اور کبھی یہہ کہتا تھا کہ ارادہ اسکندریہ کا رکھتا ہون کہ وہان کی آب وہوا خوب ہے اور کبھی کہتا تھا کہ نلک عرب پریشان ہے ای سعدی ایک سفر درپیش ہے اگر وُہ کر چکون تو باقی عمر ایک گوشے مین بیٹھہ کر کاٹون اور تجارت چھوڑ دون پوچھا مین نے وُہ کونسا سفر ہے کہا اُسنے کہ پارس کی گندھک چین مین لیجانا چاہتا ہون کہ وہان گران قیمت ہے اور وہان سے چینی کے پیالے روم مین لیجاؤن گا اور دیبائے رومی ہند مین اور فولاد ہندی حلب مین اور آئینہ حلبی یمن مین اور بردیمانی پارس مین بعد اُس کے سوداگری ترک کرونگا اور ایک دوکان مین بیٹھہ رہونگا قصہ مختصر اتنا بکا کہ آگے اُسکو طاقت کہنے کی اور مجھے سُننے کی نرہی تب مجبور ہوکر کہا اُسنے کہ ای سعدی تو بھی کچھہ باتین کر کہ کیا دیکھا ہے تونے اور کیا سُنا ہے تب یہہ رُباعی مین نے پڑھی

## رباعی

| | |
|---|---|
| وُہ سُنا ہے تونے ای غافل کہ دشت غور مین | گر پڑا جسوقت ایک سالار کا گھوڑے سے بار |
| تب کہا اُسنے کہ چشم تنگ دُنیادار کو | یا بھرے صبر و قناعت یا بھرے خاک مزار |

**قطعہ**

| | |
|---|---|
| وہ سُنا ہی تو نے ایک جنگل کے بیچ | جی سے گذرا ایک تاجر مالدار ؛ |
| بولا چشم تنگ دُنیا دار کو ؛ | پُر کرے ہی صبر یا خاک مزار |

## تئیسوین حکایت

ایک مالدار کو مین نے سُنا ہی کہ خست مین ایسا مشہور تھا جیسا حاتم سخاوت مین ؛ نعمت دُنیا سے اُسکا آراستہ ظاہر حال تھا اور باطن نحوست خلقی سے مالامال ایک روٹی کسی جاندار کو ہاتھ سے ندیتا اور ابوہریرہ کی بلّی کو ایک نوالا نہ کھلاتا بلکہ اصحاب کہف کے کتّے کے آگے ایک ہڈّی چوس کر بھی نڈالتا غرض اُسکے گھر کا دروازہ نہین دیکھا کسی نے کھلا اور دسترخوان اُسکے آگے بچھا ؛

**قطعہ**

| | |
|---|---|
| ایسا منحوس جسکے کھانے کی ؛ | باس بھی سونگتے نہین فُقرا ؛ |
| روٹی کھانے کے بعد اُسکے ہائے | کبھو ایک ریزہ مُرغ نے نہ چُنا |

ایک دن کیا سُنتا ہون کہ مغرب کی دریا کی راہ سے مصر کو دل مین خیال فرعونی لئے روانہ ہوا یکایک باد مخالف نے کشتی کو لیا اور تباہ کیا جیسا کہ کہتے ہین ؛

**بیت**

| | |
|---|---|
| ساخت دل طبع غمین سے تیری کرتا ہی نہ بحر | باد کشتی کے موافق ہر گھڑی ہوتی نہین |

تب ان مضطرب ہو کے ہاتھ واسطے دُعا کے اُٹھائے اور فریاد بیفائدہ کرنے لگا جیسا کہ حاصل معنی ایک آیہ کا ہی جسوقت کہ سوار ہوتے ہین ناؤ مین دُعا کرتے ہین اللہ سے اسحال مین گویا خالص کرنیوالے ہین دین کو واسطے اُسکے ؛

**بیت**

| | |
|---|---|
| زاری کے ہاتھ سے نہ کیا محتاج نفع پاوے | ہیش خُدا دُعا مین وقت کرم بغل مین |

## قطعہ

| | |
|---|---|
| سیم و زر سے خلق کو آرام دے | اور اُسکا نفع تو خود بھی اُٹھا |
| گھر بنا کر چھوڑ جانا ہے تو پھر | سونے اور روپے کی اینٹوں سے بنا |

کہتے ہین کہ مصر مین اقربا اُسکے محتاج تھے بقیہ مال سے اُسکے تونگر ہوئے پرانے جامے اُنھون نے اُسکی موت کے غم مین ٹکڑے اُڑائے اور نئے کپڑے قیمتی بنوائے اُسی ہفتے مین ایک رشتہ دار کو اُسکے دیکھا مین نے ایک گھوڑے بیش قیمت پر سوار اور غلام پری پیکر اُسکی جلو مین دوڑتا ہوا اپنے جی مین کہا مین نے ؎ قطعہ

| | |
|---|---|
| قدرت اللہ سے مُردہ کوئی | جی کے پھر اپنون مین آجاتا اگر |
| وارثون کو ہوتا اُسکے مرگ سے | پھیرنا میراث کا دُشوار تر ؎ |

غرض بسبب سابقہ معرفت کہ مجھ مین اُسمین تھا آستین اُسکی پکڑی مین نے اور کہا ؎

## بیت

| | |
|---|---|
| اے نکو طالع خجستہ مرد تو کھا اور کھلا ؎ | اُس نگون طالع نے کچھ کھایا نہ پر اکٹھا کیا |

## چوبیسوین حکایت

ایک صیاد ناتوان کے دام مین ایک مچھلی قوی پھنسی طاقت اُسکے تھامنے کی نرکھتا تھا اِس لئے مچھلی اُسپر غالب آئی اور دام اُسکے ہاتھ سے گھسیٹ لیگئی

## قطعہ

| | |
|---|---|
| لاتا تھا آبجو کنارے ایک غلام نت | آبجو سے آب لیگئی آخر غلام کو |
| مچھلی کو دام کھینچ کے لاتا تھا باربار | ابکے گھسیٹ لیگئی مچھلی ہی دام کو |

ماہی گیرون نے بہت تاسف کیا اور وُہ کہا اُسکو کہ ایسا شکار تیرے ہاتھ لگا اور تو

اُسنکو نہ روک سکا کہا اُسنے اے بھائیو کیا کیجئے ہماری روزی نتھی اور مچھلی کا رزق باقی تھا صیاد بے روزی دجلے مین مچھلی نہین پکڑ سکتا اور مچھلی بے اجل خشکی مین نہین مرتی

## پچیسوین حکایت

ایک دست و پا بُریدہ نے ہزار پاؤن والے کو مار اتھا اتفاقاً ایک صاحب دل جو ادھر گذرا کہا اُسنے سبحان اللہ باوجود ہزار پاؤن کے کہ یہہ رکھتا تھا جب کہ اجل اُسکی پہنچی دست و پا سے نہ بھاگ سکا

## مثنوی

لینے کو جان پیچھے عدو آنے لگے اگر
دوڑاک کو بھی روکے اجل پاؤن باندھکر
پہنچے عدو کے بعد عدو متصل ہے جب
اُسوقت پھر کمان کیانی کھینچے ہے کب

## چھبیسوین حکایت

مین نے ایک احمق کو دیکھا نہایت موٹا اور تازہ اور گلے مین اُسکے خلعت بیش قیمت مرکب تازی پر سوار قصب مصری کی سر پر دستار کسی نے پوچھا اے سعدی یہہ دیبائے نگارین ساتھہ اس حیوان بے تمکین کے کیون کر دیکھتا ہے تو بولا مین ایک خط بد ہے کہ سونے کے پانی سے لکھا ہے

## شعر

ظاہر مین آدمی کا مشابہ بنا گدھا
گوسالہ ہے بجسم فقط ہے اُسے صدا
کبھو نہووےگا انسان کی مثل یہہ حیوان
مگر یہہ جامہ و دستار چہرے کا نقشا
ہزار مرتبہ پھر اُسکی مُلک ہستی مین
چھٹ اُسکا خون نکچھہ تو حلال دیکھیگا
شریف کتنا ہی ہووے ضعیف لیک کبھو
نہ پست ہووےگا رتبہ بلند تک اُسکا
گر آستانہ ہو روپے کی میخین سونے کی
یہودی ہوگا نہ ہرگز وے شریفون سا

## ستائیسوین حکایت

ایک چور نے فقیر سے کہا تجھے شرم نہین آتی کہ واسطے جو بھر روپے کے ہر کس و ناکس کے آگے ہاتھ پھیلاتا ہے جواب دیا اُسنے

**قطعہ**

| | |
|---|---|
| واسطے ایک رتی روپے کے | ہاتھ پھیلائے تو ہے بہتر |
| نہ کہ اشخاص کاتین اُسکے تئین | ہے غضب ڈیڑھ دانگ کے اوپر |

## اٹھائیسوین حکایت

نقل کرتے ہین کہ ایک پہلوان زمانے کی دشمنی سے تنگ آیا تھا اور حلق کشادہ و دست تنگ سے عاجز ناچار باپ کے پاس جاکر گلہ کرنے لگا اور اجازت چاہی کہ قصد سفر کا رکھتا ہون تا قوت دست و بازو سے دامن مقصود کا پکڑون کب تک مانند ضعیفونکی ناچاری سے ایریان رگڑون ؎

**بیت**

| | |
|---|---|
| چھپا دین تو ضایع ہے فضل و ہنر ؎ | کھسین مُشک رکھ دین اگر آگ پر ؎ |

باپ نے کہا ای فرزند اِس خیال محال کو اپنے دل سے نکال اور پائے قناعت پر دامن سلامتی کا ڈال کہ بزرگ کہہ گئے ہین ؎

**قطعہ**

| | |
|---|---|
| ہاتھ کب آئے دامن دولت ؎ | پیش جاتی نہین زبردستی ؎ |
| کوشش اُسکے لئیے ہے لاحاصل ؎ | وسمہ ابرو پہ جیسے اندھے کی |

**شعر**

| | |
|---|---|
| ہر ایک بال مین دو سو ہنر تیرے ہون گو | ولے نہ ایک بھی کام آئے بخت گر بد ہو |

**شعر**

| | |
|---|---|
| شہ زور کیا کریگا اُسمین جو ہے مُقدر | بازوئے سخت سے ہے بازوئے بخت بہتر |

لڑکے نے کہا ای حضرت سفر مین فائدے بہت ہین سرور خاطر دلگیر کا حصول فوائد

کثیر کا دیکھنا عجایب کا سُننا غرایب کا سیر دیارونکی مُلاقاتین یارون کی حاصل کرنا جاہ و ادب کا زیادہ ہونا مال و کسب کا شناخت اپنے بیگانے کی آزمایش زمانیکی جیسا کہ صاحبان مسافرت نے اور رہروان طریقت سے ارشاد کیا ہی ؛

## رُباعی

باہر اگر نہ نکلا گھر اپنے کی دُکان سے
جا جگہین دید کرلے اُس روز سے تو پہلے
اِی خام آدمی تو ہوویگا پھر کہانسے
جسدن تجھے ہی اُٹھنا اس کشور جہانسے

باپ نے کہا اِی بیٹا اِس قسم کے فائدے کہ تو نے بیان کئے سچ ہی کہ سفر مین لا انتہا ہین لیکن پانچ گروہ کو پہلے سوداگر کہ مقدر و نعمت اور غلام کنیزین باجمال و خوش پوشاک اور شاگردان چست و چالاک رکھتے ہین ہر روز ایک مُلک مین اور ہر رات ایک مقام مین ہر لحظہ نعمت دُنیا سے فائدہ مند ہوتے ہین ؛

## قطعہ

پہاڑ اور بن مین عاجز صاحب نعمت نہین ہرگز
نہین ہی دسترس جسکے تئین مقصود دُنیا پر
بنالے خوابگہ خیمے سے اپنے جاوے وہ جس جا
وطن ہی مین وہ اپنے ہی غریب و اجنبی گویا

دوسرے عالم فصیح و بلیغ کہ گفتار شیرین اور کلام نمکین رکھتا ہو جس جگہہ جاوے رہنے والے وہان کے خدمت اُسکی سعادت جانکر کرین بلکہ اُسکے تلوونکے تلے اپنے آنکھین دھرین

## قطعہ

شعور مند ہی دُنیا مین جون کھرا سونا
بزرگی زادہ نادان ہی کھوٹے روپے سا
جہان وہ جاوے کرین قدر و قیمت اُسکی سب
عوض کسی کے اُسے لیوین غیر شہر مین کب

تیسرے خوبصورت کہ صاحبدل جسکے اُسکی آمیزش کی خواہش کرتے ہین اور اپنا نقد

دل آگے اُسکے دھرتے ہین غنیمت جانتے ہین اُسکی صُحبت و خدمت دل سے
کرتے ہین اُسکی طرف رغبت چُنانچہ کہتے ہین کہ تھوڑا سا جمال بہت سے مال سے
بہتر ہے صورت خوب مرہم ہے دلہاے زخمی کی اور بند دروازون کی کُنجی لینے کوئی اُسکا
مانع نہو جہان جاہے وہان جائے

**قطعہ**

| | | |
|---|---|---|
| جس جا شکیل جائے وہین ہووے وہ عزیز؛ | | دیوین نکال گو اُسے ماباپ و اقربا |
| قرآن مین نظر پڑا طاوس کا جو پر؛ | | پوچھا مین یہہ مقام تیری قدر سے بڑا |
| کیونکر ملا تب اُسنے کہا چپ کہ خوش جمال | رباعی | جون جائے اپنے پاؤن دھرے ہاتھون پر دھا |
| لڑکا اگرچہ ہووے طرحدار و دلربا | | کُچھ غم نہین جو ہووے وُہ ماباپ سے جُدا |
| موتی ہے وُہ نہووے اگر سیپ مین نہو | | ہر ایک لینے والا ہے دُرِّ یتیم کا؛ |

چوتھے وُہ خوش آواز کہ گلوے داؤدی سے پانی کو بہنے سے اور پرندون کو اُڑنے سے
باز رکھے پس وسیلے سے اِس فضیلت کے آدمیون کے دلون کو گرویدہ اور فریفتہ
کرے صاحبان درد اُسکی ہمنشینی کی خواہش اور صحبت کی رغبت کرتے ہین

**بیت**

| | | |
|---|---|---|
| اچھے گانے کی طرف اب ہے میرا کان لگا | | کون ایسا ہے کہ دے جلد دو تار یکو بجا |

**قطعہ**

| | | |
|---|---|---|
| آواز نرم حُسن بھری سوزناک چین | | ہوسکی شراب صُبح کے مستونکے کان کا |
| بہتر ہے روئے خوب سے آواز خوش کہین | | وُہ نفس کا ہے قوت یہہ ہے جان کی غذا |

پانچوین اہل ہُنر کہ کوشش بازو سے خرچ روزمرہ حاصل کرتا ہے اِسواسطے کہ آبرو
اُسکی بسبب روٹی کی اِحتیاج کے نجاوے جیساکہ شعورمندون نے کہا ہے؛ **قطعہ**

گر سفر کو جائے اپنے شہر سے
ملک سے جا کر خرابے مین پڑے

محنت و سختی نہ کھینچے پارہ دوز
سوئے بھوکھا بادشاہ نیم روز

غرض ایسی حقیقتین کہ بیان کین مین نے سفر مین سبب جمعیت خاطر اور باعث خوشی طبیعت ہوتی ہین لیکن جو شخص کہ انمین سے ایک بھی نہین رکھتا بسبب اپنے خیال باطل کے اگر تمام جہان مین پھریگا کوئی کس و ناکس اُسکی خواہش نکریگا بلکہ اُسکے نام و نشان سے بھی اطلاع کسیکو نہوگی جیسا کہ کہہ گئے ہین ؎

قطعہ

خصومتو نسے جسے گھیر لی یہہ گردش چرخ
جو طیر پھر نہ کبھی کا آشیانے کو

کرے ہی کیا اُسے بے چیز رہبری ایام
قضا گھسیٹتی ہی اُسکو ہی سوئے دانہ و دام

لڑکے نے کہا ای حضرت حکیمون کے قول سے کیونکر مخالفت کرون کہ کہہ گئے ہین رزق اگرچہ مقسوم ہی پر اُسکے اسباب حصول سے تعلق شرط ہی اور بلا اگرچہ مقدر ہی لیکن اُسکی آمد و رفت کے دروازون سے احتراز واجب

قطعہ

گرچہ بے شبہہ رزق پہنچیگا ؎
گو کہ مرتا نہین کوئی بن موت

و ھو ند نا شرط عقل ہی سرجا
لیک تو منہہ مین اژدہے کے نجا

اس حالت مین کہ مین مست ہاتھی سے لڑون اور شیر غضبناک سے پنجہ کرون ؎ مصلحت یہہ ہی کہ کسیطرف نکل جاؤن اور کچھہ فائدہ اُٹھاؤن زیادہ اِسّے طاقت بینوائی کی اور قدرت شکیبائی کی نہین رکھتا ؎

قطعہ

ہر ملک اُسکی جاگہہ ہی کیا غم وہ اور کھائے
اپنے مقام و رُتبے سے جو شخص گر گیا

ایک گھر مین شب کو جاتا ہی ہر ایک مالدار | جیسا گدا کو رات ہوئی ہی وُوہی سرا

یہہ کہکر ہمت باندھی اور باپ کو وداع کرکے چلا اور اپنے چلنے کے وقت سُنتے ہین کہ یہہ بیت پڑھتا تھا؛

**بیت**

ہو جس اہل ہُنر کا بخت ناکام | وہان وُہ جائے جس جگہہ ہو گمنام

تاکہ ایک دریا کے کنارے پہنچا کہ اُسکی موج کے زور سے پتھر سے پتھر ٹکرین کھاتا تھا اور اُسکی آواز کا شور کوسون تک جاتا تھا؛

**رباعی**

اِس طرح کا تھا وُہ چشمہ پُر خطر | جسمین مُرغابی نرہتی تھی نڈر؛
اُسکی چھوٹی سی لہر لیجاتی کھینچ | آسیا ہوتی کنارے پر اگر

اور آدمیون کے ایک گروہ کو دیکھا کہ ہر ایک اُس مین سے سونے کے ریزے لیکر اور رخت سفر باندھکر پار اُترنیکے واسطے گھاٹ پر بیٹھا ہی جوان تنگ دست تھا مدح و ثنا کرنے لگا بہتیری منت وزاری کی پر کسی نے نہ یاری کی بلکہ یہہ کہا؛

**بیت**

بے زر کسی پہ زور نہ تک کر سکیگا تو | اور زر جو پاس ہی تو نہین احتیاج زور

ملاح بے مُروت اِسپر ہنسا اور اُسکی طرف سے پھر کر کہا؛ **بیت**

یار بن زر بحر کے کب جا سکے گا زور سے | زور دس مردون کا تجھ اور زر تو لا ایک مرد کا

اِس طعنہ و کنایہ سے جوان کو غُصہ آیا چاہا کہ اُس سے بدلا لیوے لیکن کشتی چل نکلی تھی پُکارا کہ یہہ جامہ گلے کا حاضر ہی اگر اِسپر قناعت کرے ملاح اِس طمع پر ناؤ کو پھیر لایا

**بیت**

خواہش آنکھونکو خردمندونکی سی لیتی ہی | مُرغ و ماہی کتئین حرص پھنسا دیتی ہی

قصہ کوتاہ جوان نے ہاتھ دراز کیا اور وہ ملاح کی ریش و گریبان تک پہنچا کہ اسکو اپنی طرف کھینچا اور بلا توقف مارنے لگا یار اسکے واسطے پشتی کے کشتی سے اترے پر اس مرتبے جو درشتی دیکھی پیٹھ پھیر کھڑے رہے غرض صلاح یہہ ٹہری کہ اس سے صلح کریں اور کشتی کی مزدوری اسپنے ذمے لیں

**مثنوی**

| | |
|---|---|
| اگر جنگ دیکھے تحمل تو کر | کہ باندھے ہے نرمی لڑائی کا در |
| تیقن سمجھ ہو جہان جنگ کا | سہولت تلطف سے وہان پیش آ |
| جو کیسی ہی تلوار ہو آب دار | یہ کاٹے نہ وہ نرم ریشم کے تار |
| خوشی و مدارا اور الطاف سے | تو ہاتھی کو ایک بال سے کھینچ لے |

حرکات گذشتہ کے عذر کئے قدموں پر اسکے گرے اور مکر و نفاق سے سر اور آنکھیں اسکی چومی غرض ناؤ میں اسکو بٹھا کر روانہ ہوئے اتنے میں جس جاگہہ کہ پانی میں یونان کی عمارت کا ایک ستون کھڑا تھا وہاں پہنچے ملاح بولا کہ ناؤ کو یہاں خلل ہے تم میں سے جو کوئی زور آور اور دلاور ہووے چاہئے کہ اس ستون پر جاوے اور کشتی کا گن پکڑے تا ہم درست کریں جوان از بسکہ غرور دلاوری کا اور گھمنڈ بہادری کا رکھتا تھا دشمن آزردہ دل سے اندیشہ نہ کیا اور حکیموں کے قول پر متوجہ نہوا کہ کہہ گئے ہیں جس کسیکے دلکو ایک رنج پہنچا دے اگر پیچھے اسکے سو راحتوں سے پیش آوے تو بھی اس ایک رنج کے بدلے سے نڈر نہو کہ پیکان زخم سے نکل آتا ہے اور آزار دل میں رہ جاتا ہے

**بیت**

| | |
|---|---|
| کیا خوب ایک سردار نے اپنے رفیقوں سے کہا | غافل نہو دشمن کو جو آزردہ ہے تو نے کیا |

**قطعہ**

| | |
|---|---|
| بے غم نہو کہ تو بھی کبھو ہوگا تنگ دل | گر دل کسیکا ہاتھ سے تیرے ہوا ہے تنگ |

پتھر نہ مارنے دے دیوار قلعہ پر ۔ شاید وہان سے آہی پڑے تجھہ پہ کوئی سنگ

الغرض گن کو پہلوانی لیکر اپنے بازو پر جتنا کہ چاہا لپیٹا اور ستون پر چڑھ گیا ملاح نے گھات جو دیکھی جھٹ سے اُسکے ہاتھہ سے وُہ رسّی کھینچ لی اور ناؤ کھیدی بیچارہ منہہ دیکھتا رہ گیا دو دن تلک مصیبت اور محنت دیکھی اور اذیّت بہت سی کھینچی تیسرے دن نیند نے گریبان اُسکا پکڑا اور دریا میں ڈال دیا شبانہ روز کے بعد ڈوبتا اُچھلتا کنارے سے جا لگا ایک رمق زندگی کا اُس میں تھا کہ پتّے درختون کے کھانے لگا اور جڑین گھاس کی اُکھاڑنے جون تون تھوڑی سی قُوّت بدن مین آئی اور پاؤن مین طاقت چلنے کی پائی تب جنگل کی راہ لی اور چلا یہان تلک کہ بھوکھہ اور پیاس سے بے طاقت ہوا بہزار خرابی اُٹھتے بیٹھتے ایک کوئے کے کنارے پر پہنچا وہان ایک قوم جمع تھی اور ایک ایک کوڑی پر آدمی پانی پلاتے تھے جوان کے پاس کوڑی نہ تھی پانی جو نہین مانگا پر کسی نے دیا نہان اُسنے ہاتھہ ظلم کا دراز کیا کتنے آدمیون کو خوب مارا تب تو وہان کے لوگون نے بھی غلبہ کیا بے تامل اُسکو بھی مارا اور نکال دیا ؛

قطعہ

| | |
|---|---|
| جمع ہون مچھر تو مارین ہیل کو | گو وُہ ہے مردی و سختی کا پہاڑ |
| چیونٹیان آپس مین جو ایکا کرین | پوست تن کا شیر کے بھی ڈالین پھاڑ |

ناچار ہوکر ایک کاروان کے ساتھہ ہو لیا اور چلا رات کے وقت ایک مقام پر پہنچے کہ وہان چورونکا ڈر تھا اگرو نکو دیکھا اُسنے کانپتے ہین اور مرنے پر مستعد ہو لاکہ فکر مت کرو تم مین ایک مین ہون کہ پچاس مردون سے نڈرون بلکہ تنہا مقابلہ کرون سوائے میرے جتنے جوان ہین مددگار رہین نہ شریک کارزار مردم کاروان کو اُسکی لاف زنی سے اطمینان کمال ہوا اور اُسکی صحبت سے ہر ایک خوشحال رفاقت اُسکی دلپر تھانی اور ؛

آب و نان سے دستگیری واجب جانی غرض جوان کے معدے مین بھوکھ کی آگ لگی تھی اور باگ طاقت کی ہاتھہ سے جا چکی تھی کتنے ایک لقمہ رغبت سے کھائے پانی پیا اور دلِ درد مند کو آرام بخوبی دیکر آرام کیا ایک پیر مرد جہاندیدہ اُس کاروان مین تھا کہا اُسنے اِس جماعت اِس تمھارے نگہبان سے مجھکو اندیشہ زیادہ تر چورون سے ہے چنانچہ ایک نقل ہے کہ ایک محتاج نے کتنے درہم جمع کئے تھے اور رات کو چورونکی تشویش سے گھر مین اکیلا نہ سوتا تھا ایک اپنے دوست کو بلایا اُسنے کہ تنہائی کی وحشت کو اور دزدی کی دہشت کو بسبب اُسکی مصاحبت کے دور کرے غرض کئی راتین اُسی سے صحبت تھی تاکہ وُہ درہمون سے آگاہ ہوا لیا اُنکو اور کھایا بلکہ کسی طرف چلا گیا صبح کو لوگون نے دیکھا اُسکو روتے ہوئے اور ننگے کسی نے پوچھا کہ کیا حال ہے شاید تیرے درہم کوئی چور لیگیا کہا اُسنے واللہ نہین بلکہ نگہبان ؛

**قطعہ**

| | |
|---|---|
| سانپ کی حالت تھی مخفی جب تلک ؛ | تب تلک اُس سے نہ تھا کچھہ مجھکو ڈر ؛ |
| زخم اُس دشمن کے دانتون کا برا | آدمی کو دوست جو آوے نظر ؛ |

کیا جانئے کہ یہہ شخص بھی چورون مین سے ہو اور عیّاری سے ہم مین آیا ہو کہ اپنے فرصت کے وقت یارون کو خبر کرے مصلحت یہہ ہے کہ اسکو سوتا چھوڑین ہم اور چل نکلین ؛ جوانون کو تدبیر پیر کی پسند آئی اور ہیبت اُسکی اُنکے دل مین سمائی اسباب سفر کا اُٹھایا اور جوان کو نہ جگایا جب کہ صبح ہوئی اور آفتاب بلند ہوا اور دھوپ اُسکے شانے پر آگئی چونک پڑا اور سر اُٹھایا کاروان کو اُسجگہہ نپایا بیچارہ دہشت پھرا پر کہین کھوج نہ ملا بھوکھ اور پیاس کی شدت سے منہہ ماٹی پر اور دل ہلاکی پر رکھا اور اپنے حسب حال یہہ اشعار پڑھنے لگا ؛

**نظم**

| | |
|---|---|
| گیا وہ قافلہ کس سے کرون مین اب گفتار | نہین غریب کا غیر از غریب مونس و یار |
| کدے ہے شختیان وہ شخص یار و اہل غربت سے | کہ جو آگاہ نہین ذرہ بھی رنج و مصیبت سے |

وہ اِس حالت مین تھا کہ ایک شاہزادہ فوج سے جدا شکار کے پیچھے لگا ہوا اُسکے سر پر آن پہنچا کلام اُسکا سُنا جمال اُسکا پاکیزہ و مُطہر دیکھا اور حال اُسکا ابتر پوچھا اُس سے کہ کہان کا رہنے والا ہے تو اور کدھر سے آیا ہے اور اِس جگہہ کیون پڑا ہے تب تھوڑی سی سرگذشت اپنی اُسنے کہی شہزادے کو رحم آیا خلعت و نعمت اُسے دیکر ساتھہ اُسکے ایک شخص مُعتبر کو کیا اور اُسکے مُلک مین بھجوا دیا باپ نے اُسکو دیکھا شاد ہوا اور سلامتی حال پر اُسکی شکر کیا رات کے وقت جو کُچھ کہ اوپر اُسکے گذرا تھا صعوبت کشتی اور جور ملاح سے جفاے دہقان اور بیوفائی کاروان سے باپ کے آگے جون کا تون بیان کیا سُنکر اُسکو باپ نے کہا کہ بیٹا تیرے جانے کے وقت نہ کہا تھا مین نے کہ تہیدستون کا دست دلیری بندھا ہے اور پنجہ شیری توتا ہے ؛

بیت

| | |
|---|---|
| اُس تہیدست سپاہی نے ہے کیا خوب کہا | پانچ من زور سے جو بھر کہین زر ہے اچھا |

بیٹے نے کہا کہ اے پدر جب تلک رنج نہ کھینچے گا تو گنج نہ پاویگا اور جب تلک جان جوکھون نہ اُٹھائیگا دُشمن پر فتح نپائیگا اور جب تلک دانے نہ بکھیریگا مالک کھلیان کا نہوگا نہین دیکھتا ہے تو کہ تھوڑا سا رنج اُٹھا کر مینے کیا کچھ حاصل کیا اور ایک نیش کھا کر کس قدر شہد لایا ہے ؛

بیت

| | |
|---|---|
| اگرچہ رزق سے ہم زیادہ کھا نہین سکتے | پہ ہاتھہ اُٹھانا بھی لایق نہین ہے کوشش سے |

بیت

گر فلک غوطہ خور کو ہووے نہنگ کا ۔۔ جنگل مین لائے کیونکہ وُہ موتی گران بہا

نیچے کا پتھر چکّی کا جو حرکت نہین کرتا لاچار بھاری بوجھ اُٹھاتا ہی

**قطعہ**

نہ نکلے غار سے گر شیر خشمگین کیا کھائے ۔۔ گرا جو باز رہے طعمہ پائے پھر کیون کر

شکار گھر مین ہی کرتا ہی تجھکو تو ہونگے ۔۔ یہہ وست و پا تیر مکڑی کے وست و پا سے بتر

جواب دیا اُسنے اے بیٹا اگلی مرتبہ آسمان نے تیری یاری کی اور اقبال نے بھی یاوری کی کہ پھول تیرا کانٹے سے اور کانٹا تیرے پاؤن سے نکلا اتفاقاً ایک صاحب دولت تجھ سے ملگیا اور تیری شکستہ حالی و بے پروبالی پر اُسنے رحم کیا ایسی واردات نادر ہین اور نادر پر حکم نہین ہوسکتا ؛

**بیت**

صیاد نہ گیدڑ کو ہر ایک مرتبہ لیجائے ۔۔ چیتا اُسے ایکروز یہہ ہوسکتا ہی جو کھائے

جسطرح سے ایک بادشاہ مُلک فارس کا واسطے سیر و خوشی کے کتنے ایک مصاحب ساتھہ لیکر مُصلّا ہی شیراز مین گیا اور ایک بیش قیمت نگ کی انگوٹھی اُسوقت پاس تھی فرمایا کہ اِسکو عضد کے گنبذ پر رکھہ دین جو کوئی ایسا تیر لگائے اُسکے حلقے مین ہوکر نکل جائے تو پھر انگوٹھی اُسیکی ہی اتفاقاً چار سو حکم انداز اُسکی خدمت مین حاضر تھے سب نے تیر لگائے اور نشانہ چوکے مگر ایک لڑکا مسافرخانے کے کوٹھے پر بطور کھیل کے تیر پھینکتا تھا ہوا نے تیر اُسکا انگوٹھی کے حلقے مین سے نکال دیا بادشاہ نے انگشتری اُسکو عنایت کی اور بہت سی نعمت بھی بخشی لڑکے نے اُسکے بعد تیر کمان کو جلا دیا اور دھیان تیراندازی کا دل سے اُٹھا دیا لوگون نے پوچھا کہ یہہ کیا کیا تو تب کہا اُسنے چاہتا ہون کہ پہلی رونق برقرار رہے اور اُسکی شہرت پائدار

**قطعہ**

یہہ بھی ہوتا ہی حکیم خوب سے ۔۔ بن نہین پڑتی کبھو تدبیر ایک

| | |
|---|---|
| گاہ ہوتا ہی کہ لڑکا بیوقوف | مارتا ہیگا ہدف پر تیر ایک |

## انتیسوین حکایت

ایک فقیر کو دیکھا مین نے غار مین بیٹھے اور جہان سے کنارہ کئے بادشاہون اور امیرون کی شان شوکت اُس کی نظر ہمت اور دیدۂ قناعت مین نرہی تھی ؛

## قطعہ

| | |
|---|---|
| جس شخص نے جہان مین مانگا کبھو نہ کچھہ | تا اپنے وقت مرگ نہوگا نیاز مند ؛ |
| حرص و ہوس کو چھوڑ تو شاہی جہان مین کر | گردن جسے طمع نہین اُسکی ہی نت بلند |

اُسطرف کے ایک بادشاہ نے اِشارت کی کہ توقع کرم و اخلاق درویشون سے یہہ ہی کہ مُوافقت ہم سے ساتھہ نان و نمک کے کرین شیخ راضی ہوا کہ قبول کرنا دعوت کا سُنت ہی دوسرے دن بادشاہ درویش کے پاس اُسکے عذر خدمت کے واسطے گیا عابد اُٹھا بادشاہ سے بغل گیر ہوا اور مہربانی کی جب کہ بادشاہ گیا کسی ہم صحبت نے شیخ سے پوچھا کہ اِسقدر تپاک و الطاف بادشاہ سے خلاف عادت تھے اِسمین کیا حکمت ہی کہا اُسنے نہین سُنا ہی تونے ؛

## نظم

| | |
|---|---|
| فرش پر تو جسکے بیٹھا ہو گیا واجب تجھے | اُسکی خدمت کے لئے اُٹھنا ہمیشہ دمبدم |
| گر نہو حاجت ہمین تو کیون امیرونکے حضور | گاہ ہون سیدھے کھڑے اور گاہ ہووین پشت خم |
| خیر کا بدلا تو کر سکتے نہین پھر اِس لئے | کرتے ہین بیچارگی کا اُن سے اپنی عذر ہم |

## مثنوی

| | |
|---|---|
| کان کو مقدور یہہ البتہ ہی و | نے سُنے آواز دف و چنگ و نے |
| آنکھہ کرے صبر نہ دیکھے وہ باغ ؛ | غنچہ و گل بن رہے چند سے دماغ ؛ |

| تکیہ پرون کا جو نہووے نہو | سر کے تلے سنگ کو دھر رہئے سو |
| --- | --- |
| دلبر محبوب نہ سووے جو ساتھ | رکھئے بس آغوش ہی مین اپنے ہاتھ |
| غیر غذا پر شکم ردوہ دار | صبر کسی پر نہ کرے زینہار |

# چوتھا باب خاموشی کے فایدونمین

## پہلی حکایت

ایک دوست سے مین نے کہا کہ چپ رہنا مین نے اِس سبب اختیار کیا ہی کہ بولنے مین اکثر اوقات نیک و بد کا اتّفاق ہوجاتا ہی اور آنکھ دُشمن کی سوائے بدی کے کچھ نہین دیکھتی بولاوُہ کہ ای برادر دشمن وُہی بہتر ہی کہ نیکی نہ دیکھے **بیت**

| ہی بڑا عیب ہُنر دشمنی کی آنکھون مین | پھُول ہی سعدی یہ ہی آنکھ مین دشمن کی خار |
| --- | --- |

**بیت**

| مُدّعی کا ہو گذر صالح کی جانب سے اگر | تو اِشارہ یون کرے یہہ ہی بڑا جھوٹھا شریر |
| --- | --- |

**بیت**

| گو جہان روشن ہی سورج سے سدا | پر چھچھوندر کی نظر مین ہی بُرا |
| --- | --- |

## دوسری حکایت

ایک سوداگر کو ہزار دینار کا نقصان آیا اپنے بیٹے سے کہا اُسنے لایق نہین ہی کہ ہر ایک سے یہہ بات کہے تو عرض کی اُسنے کہ بموجب ارشاد نکہونگا مین لیکن مجھے اطلاع بخشئے کہ اُسکے چھپانے مین کیا فائدہ ہی اور کیا مصلحت کہا اُسنے تا ایک مُصیبت دو نہون ایک نقصان مایہ دوسرے شماتت ہمسایہ **بیت**

دُکھ اپنا نہ کہہ دُشمنون سے کبھی ۔ کہ لاحول پڑھ کر کرینگے خوشی

## تیسری حکایت

ایک جوان صاحب شعور فضیلتون سے بہرۂ کامل رکھتا تھا اور طبع بھی اُسکی لطیف تھی لیکن مجلسون مین عقلمندون کی جب تک بیٹھتا کچھ بات نکہتا ایک دن اُسکے باپنے کہا ہے بیٹا تو بھی جن جن چیزون سے واقف ہے کچھ کچھ اُنکا ذکر کیون نہین کرتا بولا وُہ ڈرتا ہون مین کہ احیانًا وُہ بات پوچھین کہ جسکو نہین جانتا تب کیا کرون مگر انفعال کھینچون کیا نہین سُنا ہے تو نے

### قطعہ

اپنی نعلین مین کئی مینخین ۔ ٹھونکتا تھا بیچارہ ایک صوفی
اُسکو دیکھا جو کام یہہ کرتے ۔ ایک ہراول نے آستین پکڑی
کہ نہ چھوڑون کا تجھکو ادھر آ ۔ باندھ گھوڑے کی ہیرسے چو بندی

### بیت

جو تو نے لب نہین کھولے تو کچھ نہین دعوا ۔ و لے کہا ہے اگر کچھ تو پھر دلیل بھی لا

## چوتھی حکایت

ایک عالم مُعتبر سے اور ایک مُلحد سے بحث ہوئی اور وُہ عالم اُس مُلحد سے بدلیل عُہدہ برا نہوا سر جھکا لیا اور پھر کسی نے پوچھا اُسسے کہ تو باوجود اِس علم و ادب اور فضل و حکمت کے ایک بیدین پر غالب نہ آیا جواب دیا اُسنے کہ علم میرا قُرآن و حدیث اور قول مشایخ وُہ اُنکا مُعتقد نہین بلکہ سُنتا بھی نہین پھر مجھے سُنّا اُسکے کُفر کا کیا ضرور ہے

### بیت

قُرآن اور حدیث سے جسسے نہو نجات ۔ مت دے جواب اُسکو نہ سُن اُسکی ایک بات

## پانچوین حکایت

جالینوس نے کسی احمق کو دیکھا کہ ایک عقلمند کے گریبان مین ہاتھ ڈالے ہوئے بیحرمتی کر رہا ہے کہا کہ اگر یہہ دانا ہوتا تو کام اُس کا نادانونکے ساتھ اس حد کو نہ پہنچتا

## مثنوے

ممکن نہین جو ہووے دو عاقلو نمین جھگڑا
بیگانگی سے نادان کتنا ہی سخت بولے

ہیو قوف سے لڑے ہے کب باوقار دانا
نرمی و دل دہی سے دانا لیا ہے کھولے

ایک بال کو مقرر دو اہل دل بچا لین
مغرور و صلح جو بھی ایک بال سے اُسے ڈالین

کیا چیز بال ہیگا گر ہووین دونون جاہل
زنجیر توڑ ڈالین جسوقت ہون مقابل

ایک آدمی کو گالی دی ایک ہوچ گو نے
اُسنے بصد تحمل اُسسے کہا یہہ سن لے

جو کچھہ کہا ہے تو نے بدتر مین اُسسے ہونگا
مانند میری کب تو جانے ہے عیب میرا

## چھٹھی حکایت

سحبان ابن وایل کو فصاحت مین بے نظیر جانتے ہین چنانچہ یہہ قوت گویائی کی اُسکو تھی کہ ایک مجمع مین سال بھر کلام کرتا اور لفظ مکرر نہ بولتا اگر اجیاناً اُسی لفظ کا اتفاق پڑتا تو واسطے اور معنی کے تکلم کرتا یہہ بھی بادشاہ کے ندیمون کا ایک ادب بعضے آداب سے ہے

## مثنوے

سخن کیسا ہی ہو دلپسند شیرین
سراپا لائق تصدیق و تحسین

جو تو نے ہے کہا تو پھر نہ کہنا
کہ ہے ایکبار بس کھالین جو حلوا

## ساتوین حکایت

ایک حکیم کو مین نے سنا ہے کہ کہتا تھا کوئی شخص اپنے جہل کا مقر نہین مگر وہ شخص کہ

جو کلام کسیکا تمام نہوا ہو اور بولنا شروع کرے ؛ **مثنوی**

| | |
|---|---|
| رکھے ہی سخن ابتدا انتہا | سخن مین سخن کہہ نہین مطلقا |
| جو ہی صاحب عقل و تدبیر ہوش | نگو یا ہو جب تک نہ کہئے خموش |

## آٹھوین حکایت

بندگان سلطان محمود سے کتنے شخصون نے حسن میمندی سے پوچھا کہ بادشاہ نے آج تجھ سے فلانی مصلحت مین کیا کہا کہا اُسنے کہ تم پر بھی چھپا رہیگا بولے وے کہ تو وزیر ہی جو کچھ کہ تجھ سے کہیگا ہم سے نہ کہیگا تب کہا اُسنے اس اعتماد پر کہ کسی سے نکہونگا پس کسواسطے پوچھتے ہو تم ؛ **بیت**

| | |
|---|---|
| ہر ایک بات سُنی کب کہے ہی اہل تمیز | وہ سر شاہ نہ کھولیگا جسکو سر ہی عزیز |

## نوین حکایت

ایک حویلی کے مول لینے کے معاملے مین متردد تھا مین جو ایک جہود نے کہا کہ مین رئیس قدیم اس محلے کا ہون اس گھر کی خوبی جو کچھ کہ ہی مجھ سے پوچھ اور مول لے کہ کچھ عیب نہین رکھتا کہا مین نے سوائے اسکے کہ تو ہمسایہ اسکا ہی **قطعہ**

| | |
|---|---|
| جسکا ہمسایہ تو ہووے وہ گھر | دس درم روپے کو بھی مہنگا |
| پر یہہ اُمید ہی جو تو مرجاے | پھر تو دس سو کو بھی وہ سستا ہے |

## دسوین حکایت

ایک شاعر چورون کے امیر پاس گیا اور اسکی تعریف کی حکم کیا اُسنے کہ جامہ اسکا چھین کر گاؤن سے باہر کر دین گئے اُسکے پیچھے لگے چاہا اُسنے کہ پتھر اُٹھاوے زمین یخ بستہ تھی عاجز ہو کر کہنے لگا کہ یہان کے لوگ کیا حرام زادے ہین کہ کتون کو کھول دیا

ہے اور پتھر ونکو بند کیا امیر کھڑکی مین بیٹھا تھا سنکر ہنسا اور بولا کہ اے حکیم کچھ مجھ سے
چاہ کہا اُسنے اپنا جامہ چاہتا ہون اگر حضور سے اِنعام ہو ؎

مصرع

مین راضی ہون تیری بخشش سے بس تو جانے دے

قطعہ

| | |
|---|---|
| اِس سرائے جہان مین ہر کوئی | آسرا ہر کسی سے ہے رکھتا ؎ |
| پر مجھے خیر سے تیری ہر گز | نہین اُمید شر تو مت پہنچا ؎ |

چوروںکے سردار کو رحم آیا جامہ اُسکا ساتھ ایک قباءِ پوستین کے حوالے کیا اور کتنے درہم بھی دئے

## گیارہوین حکایت

ایک نجومی اپنے گھر مین آیا جورو کو دیکھا کہ ایک بیگانے مرد کے ساتھ مل بیٹھی ہے گالیان دین
اور بُرا کہا غرض ایک فتنہ برپا ہوا اور شور اُٹھا کسی صاحبِ دل نے اِس بات سے واقف ہوکر یہہ کہا

بیت

| | |
|---|---|
| کون ہے گھر مین نہین اتنی بھی جب تجھکو خبر | پھر تو کیا جانے کہ کیا ہیگا فلک کی اوج پر ؎ |

## بارہوین حکایت

ایک خطیب بدآواز اپنے تئین خوش آواز گمان کرتا اور شور بیفائدہ اُٹھاتا کہے تو کہ آواز کوے
کی اُسکی الحان کے پردے مین ہے یا ایک آیہ کہ حاصل معنے اُسکا یہہ ہے یعنے بدترین
آوازون کی آواز گدھے کی ہے وُہ اُسیکی شان مین ہے ؎

بیت

| | |
|---|---|
| جب خطیب بوالفوارس غل اُٹھاوے مثل خرؔ | اِصطخرِ فارس کا شور اُسکا گرائے سر بسر |

لوگ گاؤن کے بسبب مرتبہ وجاہ کے کہ رکھتا تھا رنج اُسسے کھینچتے تھے اور اذیت اُسے
نہ دیتے غرض ایک خطیب اُس اقلیم کا کہ اُسکے ساتھ پوشیدہ عداوت و بظاہر محبت رکھتا تھا
ایکدن واسطے پرسشِ احوال کے آیا اور کہا اُسنے کہ ایک خواب دیکھا ہے مین نے

خوب ہو جو بولا وہ کیا دیکھا ہی تو نے تب کہا اُسنے یہہ دیکھا ہی کہ تو خوش آواز تھا اور آدمی تیری صدا سے راحت مین تھے خطیب نے اُسکو سُنکر اندک اندیشہ کیا اور کہا کیا مُبارک خواب دیکھا ہی تو نے کہ مجھے میرے عیب سے آگاہ کیا معلوم ہوا کہ مین بدآواز ہون اور خلق میری آواز سے دُکھہ مین ہی الحال توبہ کی مین نے کہ بار دیگر خطبہ نہ پڑھونگا مگر بہ آہستگی

## قطعہ

دوستونکی صحبتون سے رنج مین ہتا ہون مین
عیب کو میرے ہُنر سمجھین ہین نقصانکو کمال
ہی کدھر وہ دُشمن چالاک تر اور شوخ چشم
جو کہ میرے عیب کو جلدی مجھے دیوے دکھا
خوب ہی مجھکو جتاتے ہین یہہ خلق بد میرا
خار کو میرے دکھاتے ہین گل رنگین بنا

## تیرہوین حکایت

ایک شخص قلعۂ سنجار کی جامع مسجد مین بے اُجرت اذان دیتا تھا ایسی آواز سے کہ سُننے والون کو مضرّت پہنچتی تھی صاحب مسجد امیر عادل و نیکو خصایل تھا نچاہا اُسنے کہ وہ آزردہ دِل ہووے کہا اُس سے ای جوانمرد اِس مسجد مین اذان دینے والے قدیم ہین کہ ہر ہر شخص کے اُن مین سے پانچ پانچ دینار مقرّر ہین اور تجھکو دس دینار دیتا ہون مین مگر اور جگہہ جائے تو راضی ہوا اور گیا بعد ایک مُدّت کے امیر پاس پھر آیا اور عرض کی ای خُداوند آپ نے مجھہ پر ظلم کیا کہ دس دینار پر اس مقام سے نکال دیا جس جگہہ گیا ہون وہان کے لوگ بیس دینار تک راضی ہین اگر اور مکان پر جاؤن لیکن مین قبول نہین کرتا امیر ہنسا اور کہنے لگا زنہار نلیجو کہ پچاس تک بھی راضی ہونگے ؛

## بیت

تیشے سے کوئی چھیلے نہ یون سنگ پر سے گلِ
چھیلے ہی تیرا شورِ صدا جسطرح سے دِل ؛

## چودہوین حکایت

ایک بدآواز اونچی آواز سے قرآن پڑھتا تھا کوئی صاحب دل جو اُدھر گذرا کہنے لگا کہ تیرا درماہہ کتنا ہی کہا اُسنے کہ کچھ نہین فرمایا اُسنے پھر کسواسطے اپنے تئین رنج دیتا کہا اُسنے خُداکے واسطے پڑھتا ہون بولا وہ واسطے خُداکے مت پڑھ

### بیت

| پڑھیگا یون ہین جو قرآن تو الحق | تو کھو ویگا مسلمانی کی رونق |
|---|---|

# پانچوان باب عشق اور جوانی مین

## پہلی حکایت

حسن میمندی سے پوچھا کہ سلطان محمود کتنے غلام گل اندام رکھتا ہی کہ ہرایک اُن مین سے نادر زمان اور جان جہان ہی کیا باعث کہ اُن مین سے کسیکے ساتھ چاہت اور محبت نہین رکھتا جیسی کہ ایاز کے ساتھ ہی باوجود اسکے کہ حسن مین اُنسے وہ بہتر نہین کہا اُسنے جو چیز کہ دل مین سماتی ہی وہی آنکھو نمین سہاتی ہی

### مثنوی

| جو کہ سلطان مرید ہو جسکا | جو کرے فعل بد وہ ہی اچھا |
|---|---|
| دے گرا جسکو بادشاہ انام | نہ نوازین پھر اُسکے گھر کے تمام |

### قطعہ

| جو دیکھے آنکھ سے انکار کی سوے یوسف | پتا وہ شکل کا اسکی بھی دیوے زشتی سے |
|---|---|
| نگاہ چاہ کی چتون سے گر کرے اُسپر | تو اسکی آنکھ مین پھر تو فرشتہ دیوے گے |

## دوسری حکایت

ایک صاحب کا غُلام حُسن مین نادر تھا اور وُہ اُسیر نظر محبّت کی رکھتا تھا کسی دن ایک دوست نے کہا اُسنے افسوس کہ یہہ غُلام رعنا میرا زبان دراز و بے ادب ہے جو اب نہوتا تو کیا خوب ہوتا بولا وُہ کہ ای برادر جو اقرار محبّت کا کیا تو نے توقع خدمت کی نرکھ جبکہ عاشقی و معشوقی درمیان آئی کہان رہی غلامی و آقائی ۔ قطعہ

| | |
|---|---|
| صاحب اُسنے پیار سے کھیلے ہنسے | اور ہووے نازنین ہیکر غلام |
| کیا عجب وُہ ناز جون خواجہ کرے | ہیشل بندہ وُہ اُٹھاوے لا کلام |

## تیسری حکایت

ایک مُتقی کو دیکھا مین نے مُحبّت مین ایک شخص کی گرفتار اور بھید اُسکا پردے سے آشکار جسقدر کہ مُصیبت دیکھتا اور زحمت کھینچتا لیکن ترک اِشتیاق نکرتا بلکہ کہتا

قطعہ

| | |
|---|---|
| دامن سے تیرے ہاتھ نکھینچو نکاٹ تو قتل | شمشیر تیز سے بھی کریگا مجھے اگر ؛ |
| تیرے سوا کہین نہین جائے پناہ اب | بھاگون بھی مین تو بھاگون اُدھر ہووے تو جدھر |

ایک دن مین نے ملامت کی اُسکو اور کہا کہ تیری عقل لطیف پر کیا آفت پڑی کہ نفس کثیف تیرا غالب آیا ایک دم تامُل کیا اُسنے اور کہا ؛ قطعہ

| | |
|---|---|
| شہ عشق آئے جس جگہہ نرہے | زور تقوے کے ہاتھ کا اُسجا |
| پاک دامن بیچارہ کیونکہ جئے | کہ وُہ کیچڑ مین جب تلک ہے پھنسا |

## چوتھی حکایت

ایک شخص نے اپنا دِل گنوایا تھا اور جان سے ہاتھ اُٹھایا تھا منظور نظر اُسکا مقام خوف و خطر بلکہ دریائے ہلاکت کا بھنور نہ لقمہ جو یہہ تصوّر ہو کہ حلق مین آئیگا نہ پرندہ جو دھیان

ہو کہ دام مین پھنس جائیگا | **بیت**

زر آنکھہ مین سمائے نہ محبوب کی اگر | نزدیک تیرے پھر تو ہے یکسان خاک و زر

یارون نے نصیحت سے کہا اُسکو کہ اس خیال محال کو ترک کر کہ ایک خلق اسی خواہش مین اسیر ہے اور پائے بزنجیر نالہ کیا اُسنے اور کہا ؛

**قطعہ**

اُسکی خواہش پر مین راضی دل سے ہون | دوستو بس میرے تم ناصح نہو ؛
قوّتِ بازو سے اپنی تیغ زن | دشمنونکو مارین خوبان یا دوست کو

شرط محبت کی نہین ہے کہ جان کے اندیشے سے دل کو محبت جانان سے اُٹھائے

**مثنوی**

جب تلک تجھکو ہیگی خودداری | ہیگی جھوٹھی تیری گرفتاری
دوست تک گر نہو پہنچ اپنی | دوستی کی ہے شرط پھر تو یہی ؛
تک نہ دم لے جدھر تدھر جاوے | جستجو مین اُسیکی مرجاوے

**قطعہ**

باقی نرہے کوئی بھی تدبیر اگر | گو مارین عدو خدنگ شمشیر تبر
آستین پکڑ لونگا جو پہنچیگا ہاتھہ | مرجاؤنگا ورنہ اُسکے در پہ جاکر

علاقہ مندونکی اُسکے نظر اُسکہ اُسکے اطوار پر تھی اور شفقت اُسکے حال زار پر پند اُسنے اور پند اُسسے کیا پر کچھہ فایدہ نہوا ؛

**مثنوی**

کھا ایلوے کو حکم یہی ہے طبیب کا | نفس حریص لاسے مٹھائی ہے چاہتا
ہے سنا تو نے چھپ کے ایکدلبر | اپنے عاشق سے کہتا تھا اکثر ؛
جب تلک اپنی قدر ہے تجھکو ؛ | میری قدر آنکھون مین تیری کیا ہو ؛

غرض وُہ بادشاہزادہ کہ منظور اُسکا تھا خبر کی اُسکو کہ ایک جوان اِس میدان مین ہمیشہ رہتا ہی نہایت خوش طبع ہی اور شیرین زبان باتین لطیف لطیف اور نکتے عجیب عجیب اُس سے سُنتے ہین ہم ایسا معلوم ہوتا ہی کہ شور سر مین؛ ور سوز دلمین رکھتا ہی شیدا و بیخبر نظر آتا ہی ایکدم مین سو بار آپ سے جاتا ہی لڑکے نے جانا کہ وُہ میرا ہی گرفتار ہی اور میرے ہی سبب ذلیل وخوار گھوڑے کو اُسکی طرف چھیڑا جوان نے جو دیکھا کہ شہزادہ اُسکے پاس آنے کا قصد رکھتا ہی رو دیا اور کہا

بیت

| | |
|---|---|
| پھر آیا وہ جنے مجھکو ہی قتل کیا | دِل اُسکا بھی شاید اپنے کُشتے پر جلا |

القصّہ بہتیری مہربانی شہزادے نے کی اور پوچھا کہ کہا نکا ہی. تو کیا نام ہی تیرا اور کیا کسب جانتا ہی جوان محبّت کے دریامین ایسا ڈوبا ہوا تھا کہ مجال سانس لینے کی نرکھتا تھا جواب دنیا یا طرف

بیت

| | |
|---|---|
| پڑہا قرآن سارا یاد گو تونے یہ حاصل کیا | الف بے تے سے بھی واقف نہین جو ہو گیا شیدا |

شہزادے نے پھر کہا کہ مجھہ سے کیون نہین بولتا کہ مین بھی درویشونکے سِلسلے سے ہون بلکہ حلقہ بگوش اِنکا ہون اُسوقت محبوب کی قوّت دوستی کے سبب محبّت کے دریا کی لہرون سے سر نکالا اور بولا؛

بیت

| | |
|---|---|
| ہی عجب کہ تیرے ہوتے رہے جان میری تن مین | مجھے بات کی ہو قدرت تو ہو جسکھری سخن مین |

اس شعر کو پڑھہ کر ایک نعرہ کیا اور تمام ہوا؛

بیت

| | |
|---|---|
| مُوا جو دوست کے در پر عجب کیا ایسے مُردیکا | تعجب ہیگا اُس زندیکا جو جی کو بچا نکلا |

## پانچوین حکایت

ایک طالب علم صاحب جمال تھا اور اُستاد اُسکا بسبب حُسن بشبری کہ اِس مقام مین مقصو
فقط آنکھہ ہی اُسکی شکل زیبا کا ناظر اور مایل تھا اِسیواسطے اکثر اوقات ہمکلام اُسی سے رہتا

قطعہ

| | |
|---|---|
| ہی دھیان تجھہ مین شب و روز ای بہشتی رو | پھر اپنے دِلمین کرون اپنی یاد مین کیونکر |
| نہ آنکھہ بند کرون تیرے دید سے گرچہ | لگین ہزار خدنگ ستم میرے مُنہہ پہ |

ایکدن لڑکے نے کہا جیسے کہ تو طور پسندیدہ اور طریقہ سنجیدہ مین حلم کرتا ہی توجہ فرما
اگر میری خوؤن مین کوئی بدہووے اور مین اُسے خوب چاہتا ہون اُسے آگاہ کرتا
اُسکو بدل ڈالون فرمایا اُسنے ای لڑکے یہہ بات کسی اور سے پوچھہ کہ اُس نگاہ کہ مین
تجھہ پر رکھتا ہون اُسمین سوائے ہُنر کے کُچھہ نظر نہین آتا

قطعہ

| | |
|---|---|
| آنکھہ بداندیش کی ہوجائے کور | عیب ہُنر آئے ہی اُسکو نظر |
| عیب ہون سو تجھہ مین ہُنر گو ہو ایک | دوست نہ دیکھیگا کبھو جُز ہُنر |

چھٹی حکایت

یاد ہی مجھکو ایک رات یار عزیز میرا دروازے سے در آیا اِس مرتبہ بے اختیار ہو کر اُٹھا
مین کہ چراغ میری آستین سے بُجھہ گیا

بیت

| | |
|---|---|
| شب اُسکا دھیان مجھکو آگیا تھا خواب مین | شکل سے جسنے اندھیرے کو اُجالا کردیا |

تعجب آیا بخت سے مجھکو کہ یہہ دولت کہان اور مین کہان بار سے بیٹھہ گیا وہ پر جھنجلایا
کہ تو نے مجھے دیکھتے ہی چراغ گُل کردیا کہا مین نے کہ گمان یہہ ہوا کہ آفتاب نکلا اور ظریفون
نے بھی کہا ہی

قطعہ

| | |
|---|---|
| شمع کے آگے آئے گر بدرو | اُٹھہ کے مار اُسکو دیر تک نہ لگا |

| اور جو آجاے کوئی مہ طلعت | پکڑ آستین اُسکی شمع بجھا |
|---|---|

## ساتوین حکایت

ایک شخص نے مُدتون سے اپنے دوست کو نہ دیکھا تھا یکایک آگیا کہا اُسنے کہان تھا تو کہ نہایت مُشتاق ہون جواب دیا اُسنے کہ مُشتاقی بھلی کہ عمناکی **قطعہ**

| دیر مین آیا ہی میرے پاس تو ای مست ناز | ہاتھہ سے اپنے نچھوڑونگا تیرا دامن ابھی |
|---|---|
| مُدتون کے بعد معشوقہ کو دیکھے کوئی جو | اسقدر تو ہو کہ دیکھے خوب سا پیٹ بھر کے جی |

وہ معشوق کہ ساتھہ رفیقون کے آوے ظلم کرنے آیا ہی نہ رحم اسواسطے کہ غیرت اور ضد سے خالی نہین ؛

### بیت

| غیرونکے ساتھہ ملنے کو آیا جو میرے تو | گرچہ بصُلح آیا و لیکن ہی جنگ جو ؛ |
|---|---|

### قطعہ

| قریب ہی کہ مجُھے مارے جان سے غیرت | کہ ساتھہ غیرونکے کیون اکدم بھی یار رہا |
|---|---|
| کہا یہہ ہنسکے مین ہون شمع بزم ای سعدی | جلے جو آپ سے پروانہ پھر مجھکو کیا |

## آٹھوین حکایت

یاد ہی مجُھے کہ اگلے دنون مین ایک دوست جیسے دوگانہ بادام بیک پوست صُحبت رکھتے تھے یک بیک اُسے اتفاق سفر کا پڑا ایک مُدت کے بعد پھر آیا تو مجُھہ پر غُصے یعنے اتنی مُدت مین ایک قاصد بھی نہ بھیجا تو نے کہا مین نے کہ رشک وتاسف آیا مجھکو کہ آنکھین قاصد کی تیرے جمال سے روشن ہووین اور میری محروم ؛ **قطعہ**

| مجُھے توبہ کو زبان سے نکھے یار قدیم | کہ کہ تایب نہو گا اسپہ کھینچے گو شمشیر |
|---|---|
| رشک آتا ہی جو کوئی سیر نظر تجُھہ پہ کرے | پھر یہہ کہتا ہون کبھو کوئی نہو ویگا سیر |

## نوین حکایت

ایک فقیہ کو دیکھا مین نے کسی ایک شخص کی مانند محبت مین بندا ور فقط بات نہین پر اُس سے رضامند جور و جفا سے بہت سا دکھ بھرتا اور بے نہایت تحمل کرتا وقت پاکر مین نے بطور نصیحت کے کہا اُسکو یقین ہے کہ محبت مین تجھے اِس محبوب کی مقصود شکستگی نفس کی ہے و نہ خواہش نفسانی واقعی بنیاد اِس دوستی کی واسطے حرکت بیجا کے نہین لیکن باوجود اِس قصد کے بھی لائق مرتبہ علما کے نہین کہ خلق مین متہم رہین اور ستم بے ادبونکا سہین کہا اُسنے ای یار یہ قصہ غصے کا میرے دامن روزگار سے کھینچ کہ اکثر اوقات ایسی مصلحت مین کہ تو دیتا ہے اندیشہ کرتا ہون لیکن صبر اُسکے ستم پر سہل معلوم ہوتا ہے اور اُس سے مشکل چنانچہ حکیمون نے بھی کہا ہے کہ دلبر صعوبتونکا سہنا آسان تر ہے کہ چشم کو دید کے وقت بند رکھنا

## مثنوی

ہاتھ مین دلبر کے جسنے دل دیا
اختیار اپنے سے وہ جاتا رہا

پانون یا گردن مین جب باندھی رسن
ہر طرف پھر چل سکے ہے اب ہرن

دوست سے پرہیز مین اِکدن گیا
صیغۂ توبہ پڑھا پھر بار ہا

دوست سے کب دوست کو پرہیز ہو
رکھ وے آگے اُسکے اپنے دلکو وہ

رحم تا اُسپر کرے وہ یا ستم
اُسکی مرضی پر رہے مارے نہ دم

جسکے بن دیکھے نہ ہووے گی بسر
کر تحمل اُسکے ہر ایک جور پر

گر بلاوے مہر سے اُسکی رضا
ور نکالے قہر سے تو بھی بھلا

## دسوین حکایت

بیچ ابتداے جوانی کے گو اب نہ انیگا پر جو کچھ پر پڑ گئی تو جانیگا ایک خوبصورت لڑکے کو مین نے

ہمراز اور دمساز کیا تھا اِس واسطے کہ خوش آواز تھا اور منہہ اُسکا چودھوین رات کا چاند

**بیت**

رنت اُسکے گال کا سبزہ پئے ہی آبِ حیات ۔ لباُسکے شہد سے دیکھے وُہ کھاتی ہی جو نبات

اتفاقاً خلاف طبیعت کے ایک حرکت اُسسے دیکھی مین نے اور وُہ مجھکو خوش نہ آئی صاف اُس سے کنارہ کیا اور محبت کو اُسکی دل سے اُٹھایا اور کہا

**بیت**

جو کچھ کہ ہی تیری خواہش سو کر یہان سے جا ۔ ہمارا دھیان جو تجھکو نہین پکڑ رستا

وُہ مستعد چلنے کا ہوکر سُنتا ہون کیا یہہ بیت پڑھنے لگا

**بیت**

شہرِ کُت کو گرچہ سورج خوش نہ آوے ایکدم ۔ لیک اُسکی گرمی بازار کب ہوتی ہی کم

یہہ پڑھ کر اُسنے سفر کیا اور پریشانی نے اُسکی مجھہ مین اثر کیا

**شعر**

وصل کے دن کھوئے انسان ہی غافل قدر سے ۔ ایسی راحت کے مزے کی دُکھ سے ہو جو بیشتر

**بیت**

تو قتل مجھے شوق سے کر پر پھر آ ۔ تجھہ بن ہی بتر مرگ سے مجھکو جینا

لیکن شکر ہی نعمت پروردگار کا کہ ایک مُدت کے بعد پھر آیا وُہ پرحلق داؤدی اُسکا متغیر اور جمال یوسفی کمال ناقص سیب زنخدان مانند بہی کی گرد آلود بہار خوبی پر خزان بازار حُسن بے رونق و ویران متوقع تھا کہ ہم کنار اُسسے ہون لیکن کنارہ کیا مین نے اور کہا

**قطعہ**

جسدن خطِ سبز نازنین تھا ۔ عاشق سے جُدا ہوا تھا لڑکر
اب آیا تو صلح کرنے اُسسے ۔ جب ڈاڑھی نکل چکی سراسر

**مثنوی**

| | |
|---|---|
| زرد ہوا اب رُخ گلگون تیرا | گرچہ نکر سرو ہی اب دل میرا |
| اینڈ کے چلتا ہی عبث اسقدر | دولتِ سابق کا تصوّر نہ کر |
| اُسکنے جا جسکو تیرا دھیان ہو | ناز کر اُسپر ہی جو خواہان ہو |

## نظم

| | |
|---|---|
| کہتے ہین سبزہ باغ مین ہی خوب | پر سُنئیے وہی جانے جو یہہ سُخن |
| بیشتر مُنہہ پہ ماہ رُوؤن کے | بھاتی ہی عاشقونکو خط کی پھبن |
| جب اُکھاڑے ہین تو وہ اُگتا ہی | گنڈنے کا ہی کھیت تیرا چمن |

## قطعہ

| | |
|---|---|
| گر صبر تو یا موے بنا گوش اُکھاڑا ب | خوبی کے دنون کی نہ بہیگی یہ یہہ دولت |
| جون ہاتھہ تو داڑھی پہ دھرے ہی جو مین جی پر | دھرتا تو نکلتا نہ یہہ پھر تا بہ قیامت |

## نظم

| | |
|---|---|
| خط اُسکے چہرہ پہ جب خوب بھر چکا تب جال | جمال حُسن کا اُسکے مین اُسسے یون پوچھا |
| سبب بتا مُجھے آفت یہہ پڑگئی کیسی | کہ چاند چودھوین کا چیونٹیون نے گھیر لیا |
| تو ہنسکے بولا خدا جانے کیا ہوا مُنہہ کو | جو میرے حُسن کے غم مین سیاہ پوش ہوا |

## گیارہوین حکایت

ایک مُتوطّن بغداد مُستعرب سے یعنے وُہ عرب نہ تھا اور بنا تھا سوال کیا کہ امردو نکے حق مین کیا کہتا ہی تو بولا وُہ کہ اُنمین خوبی مُطلق نہین جب تلک کہ شخص اُنمین نازنین و سادہ رو ہی درست خو ہی اور جب کہ مُنہہ اُسکا پُرخار ہوا یعنے ریشدار یا کیزہ خو ہو اور مہر جو

## قطعہ

| | |
|---|---|
| جب تلک تھا طفل امرد خوب رو | تلخ باتین اُسکی تھین تھا تُند خو |
| جب ہوا پورا جوان اور خط بھرا | تب لگا ملنے وہی ہو مہر جو |

## بارہوین حکایت

ایک عالم سے پوچھا اگر آدمی ساتھ ایک ماہ رو کے خلوت مین بیٹھا ہوا ور دروازہ بند رقیب نلمیذ مین بیخبر نفس طالب اور شہوت غالب بقول عرب کے چُھارے پکّے ہوے اور نگہبان مانع نہین تو جانتا ہی کہ بسبب تقوے کے اُسسے بچ رہیگا کہا اُسنے جو ماہ روُون سے بچا پر بدگوؤن سے نہ بچیگا ٭

**شعر**

| | |
|---|---|
| بدی سے نفس کی انسان بچ سکتا ہی ہے لیکن | نہین محفوظ رہ سکتا عدو کی بدگمانی سے |

**بیت**

| | |
|---|---|
| کنارہ گیر ہو مقصود سے محال نہین | زبان خلق کسیکی باندھے یہہ مجال نہین |

## تیرہوین حکایت

ایک طوطی کو ساتھ ایک کوّے کے پنجرے مین بند کیا تھا طوطی اُسکے دیدار بد سے رنج کھینچتی تھی اور کہتی تھی کہ یہہ کیا بھونڈی صورت ہی اور بدہیئت جل جائے یہہ لعنتی جمال اُڑ جائے کہین یہہ جیکا کال کاش کہ ای کوّے مجھمین تجھمین ایسا فاصلہ ہو جیسا مشرق و مغربمین ہے

**قطعہ**

| | |
|---|---|
| جو کوئی صبح کو مُنہہ دیکھ کر تیرا اُٹھے | سلامتی کی نہ سحر آوے شام ہو اُسپر |
| سیاہ بخت کوئی تُجھہ سا چاہیے تجھ پاس | پہ مثل تیرا نہین ہی جہان کے اندر |

عجب تر یہہ ہی کہ کوّا بھی طوطی کی ہمسایگی سے نہایت بہ تنگ آیا تھا لاحول پڑھکر گردش گیتی سے نالہ کرتا اور تاسف سے ہاتھہ مل کر یہہ کہتا کہ یہہ کیا بخت نگون ہی اور طالع زبون

و اتمام بو قلمون لائق میرے رتبے کے یہہ تھا کہ ساتھ کسی کلاغ کے ایک باغ کی دیوار پر
آہستہ آہستہ چلتا؛

شعر

| | |
|---|---|
| مستی کو ہی بس یہی زندان | کہ رہے وہ بہ حلقۂ رندان |

کیا گناہ کیا مین نے کہ زمانے نے مجھکو ایسی احمق خود پسند اور ناجنس بے بند کی صحبت مین واسطے عذاب کے پھنسایا؛

قطعہ

| | |
|---|---|
| کھینچین جس دیوار پر صورت تیری صورتگران | کوئی اُس دیوار کے نیچے نہ جاوے بھولکر |
| بیچ جنت کے جگہہ تجھکو ملے گر حشر مین | جا کے دوزخ مین رہینگے اور جنتے ہین بشر |

یہہ مثل اسواسطے لایا ہون مین تا جانے تو کہ جتنی داناکو نادان سے نفرت ہی نادان کو بھی اُس سے اتنی ہی وحشت ہ؛

قطعہ

| | |
|---|---|
| محفلِ رندان مین ایک زاہد کو دیکھ | بول اُٹھا یون بلخ کا ایک نازنین |
| ہم سے گر آزردہ ہی مت بیٹھہ ترش | تلخ ہی ہم مین بھی اب تو جا کہین |

رباعی

| | |
|---|---|
| جون لالہ و گل مین کئی بیٹھے ایکجا | تو اُنمین ہی جیسے ایک سوکھا کانٹا |
| جون باد مخالف ہی زبون بیروسایہ | مثل یخ و برف تو تو جمکر بیٹھا |

## چودہوین حکایت

ایک رفیق رکھتا تھا مین کہ ہم وہ برسون ہم سفر رہے تھے اور ہم طعام غرض حقوق صحبت کے لاانتہا طرفین پر ثابت ہوئے آخر بسبب تھوڑے سے نفع کے آزردگی چاہی اُسنے اور دوستی چھوڑ دی باوجود اُسکے علاقہ دلی دونون طرف باقی تھا بسبب اِسکے کہ سنا مین نے ایک دن دو بیتین میرے کلام سے وہ کسی جلسے مین پڑھتا تھا

## قطعہ

جو خندۂ نمکین سے وُہ دلربا آوے
گدا کے ہاتھ مین جو آستین کرمون کی
نمک زیادہ کرے زخمیون کے زخمون پر
جو ہاتھ آوے تو کیا ہووے کا کُل دلبر

ایک گروہ دوستونکا نہ لُطف پر اِس کلام کے بلکہ اپنی خوبی سیرت سے گواہی دیتا تھا اور وُہ بھی تعریف مین مُبالغہ کرتا تھا بلکہ صُحبت قدیم کے جانے پر بھی تاسّف اور اپنی خطا پر اقرار معلوم کیا مین نے کہ اِسکی طرف سے رغبت ہے تب یہہ بیتین لکھہ بھیجین اور صلح کی ؛

## قطعہ

نہ تھا عہد وفا کیا مُجہین تجھہ مین
لگا یا تجھہ سے دِل بس جگ کو چھوڑا
خیال صُلح اب بھی ہے تو پھر آ
پھرا تو عہد سے آخر جفا کی
نہ سمجھا یہہ تو پھر جاوے گا جلدی
وہی چاہت ہے بلکہ اُس سے دونی

## پندرہوین حکایت

ایک شخص کی جورو نہایت خوب صورت تھی اور وُہ مر گئی ساس اُسکی بڑھیا اور کُبڑی اپنی بیٹی کے مہر کے سبب گھر مین اُسکے قایم رہی مرد اُسکی گفتگو سے جی سے آزردہ ہوتا لیکن مہر کی جہت سے پاس اُسکا نہ چھوڑ سکتا کتنے آشنا مِلکر اُسکی ملاقات کو آئے اُن مین سے ایک شخص نے کہا کیا حال ہے تیرا یار جانی کی جُدائی مین بولا وہ نہ دیکھنا جورو کا ایسا مجھہ پر دشوار نہین جیسا کہ دیکھنا ساس کا ہے ؛

## مثنوی

ہٹ گیا پھول اور بچا کانٹا ؛
چشم کا دیکھنا سِنان اوپر
چھوڑ دے خواہ مخواہ دوست نہ لد
اُٹھہ گیا گنج اور سانپ رہا
دید سے دُشمنون کے ہے بہتر
ایک دُشمن کا بھی جو ہو دیدار

## سولہوین حکایت

یاد ہی مجھکو کہ جوانی کے عالم مین ایک کوچے مین تھا میرا گذرا ور ایک خوب صورت پر تھی میری نظر اُس گرمی مین کہ حرارت اسکی آب وہان کو سکھلاتی تھی اور ہولے گرم اُسکی مغز استخوان کو پگھلاتی تھی ضُعف بشریت اور کمی طاقت سے مین تاب آفتاب کی نہ لایا ملتجی ایک سایۂ دیوار کا ہوا اس اُمید پر کہ کوئی شخص گرمی آفتاب کی اور حرارت خورشید جہان تاب کی ایک قطرۂ آب سے دور کرے کہ یکایک گھر کے دہلیز کے اندھیرے مین ایک روشنی چمکی اور بجلی سی آنکھون کے آگے کوندھی جو غور کی مین نے ایک جمال پُر نور تھا کہ زبان فصاحت کی بیان صفائی صباحت اُسکی سے عاجز اور قاصر کیا کہون مین کہ اندھیری رات مین جیسے سفیدۂ صُبح دمکے یا آب حیات غار تاریکی مین جھلکے ایک پیالہ ٹھنڈے پانی کا ہاتھ مین لئے اور شکر و گلاب اُسمین ملائے نہین جانتا ہون کہ گلاب سے اُسکو معطر کیا تھا یا عرق رخ گلرنگ کی بوندون سے بسایا تھا القصہ مین نے شربت اُسکے رنگین ہاتھ سے لیا اور پیا پھر نئے سِر سے زندگی کو تازہ کیا او کہا

### بیت

| | |
|---|---|
| پانی کے گھونٹ سے کبھی ہی اپنے دلکی پیاس | گر پیون دریاؤ بھی تو بھی اُس سے تسکین نہو |

### قطعہ

| | |
|---|---|
| شاد ہی وہ نیک طالع جسکی آنکھ | ایسے مکھڑے پر پڑے ہنتا سحر |
| مست مے جاگے ہی آدھی رات کو | مست ساقی حشر تک ہی بے خبر |

## سترہوین حکایت

جس برس کہ سُلطان محمد خوارزم شاہ نے لشکر مُلک ختا سے واسطے مصلحت کے

صلح کی اسی سال مین مسجد کاشغر مین وارد ہوا ایک لڑکا وہان بہ کمال رعنائی و زیبائی دیکھا چنانچہ اسکے نظیرونکے حق مین یہہ کہہ گئے ہین ؛

رباعی

معلمون سے تو سب طرز دلبری سیکھا — عتاب و شوخی و ناز و ستمگری سیکھا
یہہ چال ڈھال کہان آدمی کہان شاید — کسی پری سے چلن تو یہہ ای پری سیکھا

چند ورق زمخشری کی نحو کے ہاتھہ مین اور یہہ پڑھتا تھا ضَرَبَ زَیدٌ عُمرًا وَکَانَ المُتَعَدِّیْ عُمرًا ترجمہ اسکا یہہ ہی مارا زید نے عمر کو یعنی اور عمر ظالم تھا کہا مین نے ای لڑکے خوارزم و ختا مین صلح ہوئی لیکن زید و عمرو مین ہنوز خصومت باقی ہی ہنسا وہ اور میرا وطن پوچھا کہا مین نے شیراز پھر بولا کہ کلام سعدی سے تجھے کیا یاد ہی تب مین نے یہہ شعر پڑھے

شعر

بُلیتُ بِنَحوِیٍّ یَصُولُ مُغاضِبًا ؛ — علیَّ کَزیدٍ فی مُقابَلَةِ العَمرِو
علی جَرِّ ذَیلٍ لیسَ یَرفَعُ رأسَہٗ — وہل یَستَقیمُ الرَفعُ مِن عامِلِ الجَرِّ

ترجمہ اسکا یہہ ہی

شعر

مبتلا ہون جسپہ وہ نحوی ہی یون حملہ کنان — ہو کہ سنکہ زید جون حملہ کرے ہی عمرو پر
کھینچے ہی دامن کو اور سر کو نہین کرتا بلند — واقعی ہو رفع کب اسسے عمل ہی جسکا جر

سنکر اسکو قدر تامل کیا اور کہا اکثر اشعار اسکے فارسی اس سر زمین مین مشہور ہین اگر تو بھی ویسے ہی پڑھے تو مبتدی جلدی سمجھے تب مین نے یہہ بیتین پڑھین

مثنوی

طبع ترا تا ہوس نحو شد — صورت عقل از دل ما محو شد
ای دل عشاق بدام تو صید — ما بتو مشغول و تو با عمرو زید

معنی اِسکے اِسی نظم مین ہین ۔ **مثنوی**

| | |
|---|---|
| ہوس تجھکو جب سے تجھکو ہوئی | صورت عقل میرے دِل سے گئی |
| ایک ہیگا وُہ تیری زلف کا دام | دل دیوانون کے جسمین صید مُدام |
| دھیان ہے مجھکو تیرا لیل و نہار | تجھکو ہے عمرو و زید سے سرکار |

بعد چندے قصد سفر کا ہوا غرض جبکہ صبح کو چلنا ٹھہرا شاید کسی کاروانی نے اُسکے کہہ دیا کہ فلانا شخص سعدی ہے دوڑا ہوا آیا مہربانی بہت سی کی اور بچھڑنے پر تاسف کیا اور کہا کہ ایام گذشتہ مین کیون نہ کہا تو نے کہ مین ہون تا بزرگونکی شکرگذاری کے لئے خدمت کو جان و دل سے حاضر ہوتا تب یہہ مصرع پڑہا مین نے ۔ **مصرع**

| |
|---|
| صدا مین ہون کی تیرے ہوتے مُنہہ سے کب نکلتی ہے |

بولا وُہ کیا ہو اگر چند روز یہین استراحت کرے تو کہ تیری خدمت سے استفادہ اُٹھاؤن مین جواب دیا مین نے کہ بموجب اس حکایت کے نہین ہو سکتا ۔

## حکایت منظوم

| | |
|---|---|
| بزرگ ایک کوہ پر یہہ ہم نے دیکھا | سراپا نور حق اُسکا سراپا |
| نہ تھی کچھہ فکر اُسکو بام و در کی | قناعت جگہمین بس ایک غار پر کی |
| کہا مین شہر کے اندر جو تو آئے | دِل بستہ تیرا یکبار کھل جائے |
| کہا وہان کے عجایب ہین پریرو | ادا اُن سے بھر با شکل نکو |
| کہان مقدور انسان تاب کب لائے | جو کیچڑ ہو بہت ہاتھی پھسل جائے |

یہہ پڑھہ کر چند بوسے آپسمین سر و رو کے لئے دئے اور رخصت ہوئے **مثنوی**

| | |
|---|---|
| وقت رخصت یار کے مُنہہ کا اگر بوسہ لیا | فایدہ کیا جی بھر اک کچھہ مزا اُسنے دیا |

سیب بھی رخصت ہوا ہے اپنے یارون سے مگر | لال دھرسے ہے جو آدھا اور پیلا ہے ادھر

بیت

ہزار افسوس میرا دم نہ نکلا روز رخصت مین | نکیجو تم گماں مصحفی مجھ پر محبت مین

## اٹھارہوین حکایت

ایک خرقہ پوش حجاز کے کاروان مین ہمارے ساتھ تھا عرب کے کسی امیر نے سو دینار اسکو دئے تھے تا عیال کے خرچ سے عہدہ برا ہوئے یکایک خفاجہ کے چورون نے کاروان کو مارا اور تمام مال لے گئے سوداگر رونے لگے اور فریاد بیفایدہ کرنے ؛

بیت

شور کر تو خواہ یا فریاد کر ؛ | چور دینے کا نہین پھر تجھکو زر

مگر وہ درویش خرقہ پوش اپنی حالت پر تھا مطلقاً فرق اسمین نہ تھا مین نے کہا شاید مایہ توکل تیرا نہین لیا بولا وہ کہ ہان مگر مجھکو اس سے اتنی الفت نہ تھی کہ اسکے جدا ہونے سے خستہ حال ہو جاؤن اور آنسو آنکھون سے بیفایدہ بہاؤن ؛ بیت

تو ہر ایک شی مین اپنا مت پھنسا دل | چھڑانا اسے ہو گا سخت مشکل

کہا مین نے کہ جو کچھ کہ تو نے بیان کیا اپنا بھی حسب حال ہے کہ مجھ کو عہد شباب مین ایک جوان کے ساتھ کمال خلطا تھا اور اس مرتبہ اعتقاد کہ میری آنکھ کا قبلہ اسکا جمال تھا اور میری عمر کا حاصل اسکا وصال ؛ رباعی

گرچہ حور و ملک آدمی پری سب ہین | پر اس سا خوب نہو گا کوئی جہان مین کہین
قسم ہے اسکی ہی جس بن حرام ہے صحبت | کسیکے نطفے سے ایسا بشر نہو گا حسین

ناگاہ وہ بقضائے الہی بساط اجل پر بیٹھا اور دھوان غم کا اسکے خاندان سے اٹھا مدتون

اُسکی قبر پر مجاور رہا اور اکثر شعر اُسکے فراق مین کہے چنانچہ اُنھین مین سے یہہ بھی ہین

**قطعہ**

جسدن ای گُل تیرے پاؤنمین چُبھا خارِ اجل
پہلے اُس روز سے ایکا اُسکے ہوتا مین ہلاک
کہ بغیر از تیرے دُنیا کی نہ کرتا مین دید
خاک پر ہون مین تیری سر پہ پڑے میرے خاک

**قطعہ**

وُہ کہ جسکو فرش پر نیند خواب تھا نے چین تھا
پھول نسرین کے نہ بچھتے جب تلک اُسپر بیشمار
خاک مین گُل سا بدن اُسکا مِلا یا چرخ نے
قبر پر اُسکی اُگا ہی ہے درخت خاردار

اُسکے مرنے کے بعد قصد سفر کا کیا مین نے اور نیت بالجزم کی کہ بقیہ عمر کسی چیز کی ہوس نکرون اور گِرد پیش مجلسون کے نہ پھرون **قطعہ**

نفع دریا خوب ہوتا گر نہوتا خوف موج
پاس گُل کا لُطف رکھتا گر نہوتی فکر خار
مور کی مانند گُل نازان تھا باغ وصل مین
ہجر مین ہون پیچ کھاتا آج مین ہین مثل مار

**انیسوین حکایت**

بشاہان مُلک عرب سے ایک بادشاہ کے حضور مذکور لیلی و مجنون کا ہوا اور شورشین احوال کی اُسکے سمع مُبارک مین پہنچین کہ باوجود اس فضل و بلاغت کے بے اختیار دیوانہ وار صحرا و کوہسار مین پھرتا ہے حضرت نے فرمایا کہ اُسکو حضور مین حاضر کرین جبکہ باریاب ہوا مذمت و ملامت بہت سی کی کہ انسان کی شرافت کے بیچ کیا نقصان دیکھا تو نے جو خوبو حیوانون کی سیکھی اور معاشرت و صحبت انسانون کی چھوڑ دی قیس نے ایک نالہ کیا اور کہا بیت

**بیت**

ملامت کُن ہین مجھکو دوست اکثر حُب لیلی مین
مجھے معذور رکھتے دیکھتے گر وہ جو یکدن اُسکو

## قطعہ

جتنے ہین عیب جو میرے ای کاش
تا تیری دید مین بجائے ترنج

دیکھتے شکل تیری ای دلبر
اپنے ہاتھون کو کاٹتے یکسر

تو یہہ حالت میرے دعوئی محبت پر گواہی دیتی ہی بادشاہ کے جی مین آیا کہ لیلی کو بھی دیکھئے کہ کیا حُسن و ادا رکھتی ہی کہ سبب اتنے فتنہ و فساد کا ہوئی ارشاد کیا کہ اُسکو بھی لائین فی الفور کئی شخص گئے اور قبایل عرب مین بُہت سا پھرے غرض بکمال جستجو لیلی کو بھی لا کر سرا پچے کے صحن مین کھڑا کر دیا بادشاہ نے اُسکے قد و قامت پر جو نگاہ کی دیکھا کہ ایک عورت سانولی و دُبلی سی ہی حضرت کی نظر مُبارک مین حقیر لگی اس سبب سے کہ محل کی خواصو نمین ادنی اُسسے حُسن مین برتر اور زینت مین خوشتر تھی مجنون نے اس بات کو پا کر عرض کیا ای حضرت سزاوار یہہ ہی کہ جمال لیلی کو مجنون کی آنکھون سے دیکھئے تو بھید اُسکے دیدار کا آپ پر ظاہر ہو مثل مشہور ہی کہ لیلی را بچشم مجنون باید دید

## رُباعی

ذکر مقام دوست جو میرے سُننے مین آیا ہی یاران
دوستو کہدو بیدردون سے اُسکو نہین پاینگے کبھو

سُنے جو اُسکو کبوتر گلشن ساتھہ میرے ہو نالہ کنان
صاحب دردون کے جو ہی جی مین تُمپہ نہوویگا وہ عیان

## نظم

درد کھایل کا نہوگا تندرستون کتئین پر
ماہیت زنبور کی کہنی اُسی سے خوب ہی
ایک کہانی ہی تیرے آگے یہہ اپنی سرگذشت
میرے سوز و درد کو نسبت نہ تو اور سے

درد جز ہمدرد کے ہرگز مجھے کہنا نہین
لگ گیا ہو ڈنک جسکے ایک ذرہ بھی کہین
حال تب جانے میرا جب ہو وے تو مجھہ سا غمین
ہاتھہ مین ہی لون اُسکے مین ہون مجروح حزین

## بیسوین حکایت

نقل ہی کہ قاضی ہمدان ایک نعل بند کے لڑکے سے سرگرم تھا نعل دل اُسکا آتش شوق مین جلتا اور جگر اُسکا سوز غم سے پگھلتا دن رات اُسکو ڈھونڈھتا حسب حال اپنے یہہ رباعی پڑھتا

### رباعی

وُہ سرو سہی آنکھون مین اچھا تو لگا ۔ پر دل کو میرے پانوٗن تلے اُسنے ملا
یہہ دیدۂ شوخ دل پھنسا دیتے ہین ۔ دینا نہین دل تو آنکھین رکھہ بند سدا

کہ ایک دن کسی رہ گذر مین قاضی بیقرار سے وُہ دوچار ہوا سبب اسکے کہ تھوڑی سی کیفیت اِس حالت کی اُس محبوب خوش اُسلوب نے سُنی تھی نہایت رنجیدہ تھا گالیان بے تحاشا دینے لگا اور ناز و انداز سے دست نگارین مین پتھر اُٹھا لیا غرض کوئی دقیقہ بیحرمتی اور بے عزتی کا باقی نرکھا تب قاضی نے عالمون مین سے ایک عالم معتبر دانا تہ سے کہ ہمراہ اُسکے تھا یون کہا

### بیت

وُہ غصے کی چین دیکھنا اور یہہ جبین ۔ وُہ تلخ زبان اور یہہ مکھڑا شیرین

جیسا کہ عرب کہتے ہین ضرب الحبیب زبیب یعنے چوٹ دوست کے ہاتھہ کی مثل منقی ہی

### بیت

راحت ہی تیرے ہاتھہ کی یہہ چوٹ کڑی ۔ نرمی یہہ نہین رکھتی ہی پھولون کی چھڑی

یونہین ہی کہ درشت گفتگو سے اُس غنچہ لب کی بوئے ملایمت آتی ہی بادشاہ ظاہر مین باتین جنگ آمیز کرتے ہین اور باطن مین صلح چاہتے ہین

### بیت

ہوتا ہی مزے مین ترش کچا انگور ۔ تک صبر کرو تو پھر وہی ہو شیرینا

یہہ کہا اور مسند قضا پر آیا کیتنے اشخاص بزرگان عادل و عاقل سے کہ ملازم اُسکے تھے آداب بجا لائے

اور عرض کی کہ اگر اجازت ہو تو ایک التماس حضور مین کرین اگرچہ ترک ادب ہی اور بزرگون نے فرمایا ہی،

**بیت**

| | |
|---|---|
| بڑون سے نہین بحث کرنی روا | خطا اُن کی کہنی خطا ہی خطا |

لیکن بندے حضور سے از بسکہ نعمتین پاتے رہے ہین بنا بر اِسکے جو صلاح دولت کہ دیکھین اور بتاوین تو ایک قسم کی خیانت ہو بہتر و لایق تر یہہ ہی کہ گرد و پیش اس لڑکے بے ادب کے آپ جانہ پھرین اور محبت کو اُسکی ترک کرین کہ مرتبہ قضا کا نہایت اعلیٰ ہی اور رُتبہ اُسکا بہت بڑا ہی سنبھالئے جی کو اور تھانبئے دل کو ایسا نہ ہو آپ ایک بدترین گناہ مین آلودہ ہووین اور عمر بھر اُسکی ندامت مین رووین یہہ ہی حریف کہ دیکھا تمنے اور یہی بات ہی کہ سُنی تمنے،

**مثنوی**

| | |
|---|---|
| حیا کا دیا جس نے پردہ اُٹھا | کِسیکی اُسے آبرو سے ہی کیا |
| کئے جسنے برسون تلک نیک کام | کرے ایک بدی اُسکو رسوائے عام |

قاضی کو نصیحت یاران ایکدلی اور دوستان عاقل کی نہایت پسند آئی اور خوبی عقل پر اُس قوم کی تحسین و آفرین کی اور کہا کہ فکر عزیزونکی اور نظر ہمنشینونکی میرے حال کی مصلحت حال پر عین صواب ہی اور یہہ مسئلہ بیجواب،

**بیت**

| | |
|---|---|
| محبت دل سے اُٹھ جاوے جو دشنام و مذمت سے | ملامت گر سے ہم سُنتے رہین نت اسکو رغبت سے |

**مثنوی**

| | |
|---|---|
| نصیحت کرتے ہو ناحق تم اتنی | نہین جانے کی زنگ سے سیاہی |
| تیری یاد و دل کسطرح سے بھلائے | کہ کُچلا ہوا سانپ کیسا پیچ کھائے |

پھر کتنے رازدارون کو اُسکی تلاش و جستجو کا حکم کیا اور مال و زر اُس کام بد انجام پر

خرچ کرنے لگا مثل ہی کہ زر ہی جسکی ترازو مین زور ہی اُسکے بازو مین

**بیت**

بہت سا جو زر دیکھے تو جھک ہی جاےٴ | ترازو کی ڈنڈی ہو گر آہنی و

اتفاقاً ایک رات خلوت اُس شمع رو سے میسّر ہوئی تھی کہ اُسی رات کو توال بدخصال کو خبر ہوئی کہ اُس رات قاضی شراب مین مست و بے خبر ہی اور بغل مین اُسکی ایک محبوب سیمین بر ہی خوشی سے اِس نعمت کی نہین سوتا اور بے تکلّف و بے باکانہ اِن بیتونکو ہی گاتا

**نظم**

اے مرغ آج وقت سحر بولنا نہ تھا | بوس و کنار سے ابھی عاشق نہین چھکا
زُلفِ سیاہ لپٹی ہی رُخسارِ یار سے | یا گرد مہ کی گیند کے چھائی ہی یہہ گھٹا
افسوس مین بجاےٴ کہین عمر اور کبھی | تک جاگ لے کہ خواب سے فتنہ نہین اُٹھا
مسجد سے جب تلک نہ سُنے صبح کی اذان | یا گھر سے بادشاہ کے نقارے کی صدا
محبوب کی لبون سے جُدا اپنے لب نکر | بیہودہ بولنے پہ تو اِس مرغ کے نجا

القصّہ قاضی اِس حالت مین تھا کہ ایک خدمتگار رازدار نے آکر یہہ کہا کہ آپ کس نیند سوتے ہین اور کس غفلت مین ہین اُٹھیے اور شتابی بھاگیے باضطراب جسقدر پاؤنمین طاقت پاےٴ متّصل چلے ہی جائیے دشمنون نے آپ پر بندش باندھی ہی بلکہ راست تو یہہ ہی کہ سچ کہا ہی ابتک آگ فساد کی دھیمی ہی آب تدبیر سے بجھ سکتی ہی ایسا نہو کہ کل ایسی بھڑکے کہ ایک عالم کو جلاوے قاضی نے مسکرا کر طرف اُسکی دیکھا اور یہہ کہا

**قطعہ**

صید جس شیر کے ہو پنجے مین | اُسکو اندیشہ کیا ہی کتّے سے

| تا عدو پُشت دست کو کاٹتے | مُنہہ سے مُنہہ دوست کے ملا بس چھوڑ |
|---|---|

الغرض سُخن اِتنے لطیف تر اور بات عجیب تر یہہ ہی کہ اُسی رات بادشاہ کے حضور مین بھی عرض ہوئی کہ حضرت کے مُلک مین ایسا بداطوار و بدکردار پیدا ہوا ہی آگے اُسکے حق مین جو کچھ اِرشاد جہان پناہ نے فرمایا کہ جناب بندگان ہمارے اُسکو منجملۂ فضلاے دہر اور یکتاے عصر جانتے ہین شاید دُشمنون نے عداوت سے اُسکے حق مین افترا کیا ہو اور مکر سے ایک بند باندھا ہو یہہ سُخن ہمارے سمع مُبارک مین پذیرا نہوگا لیکن مگر مُشاہدہ ہو جائے کہ حکیمون نے کہا ہی

بیت

| وُہ کاٹے ہی پھر پُشت دست دریغ | شتابی لگا بیٹھے جو کوئی تیغ |
|---|---|

آخرالامر وقت صُبح شاہ عالیجاہ کئی خواصون سے سرہانے قاضی کے آئے شمع کو دیکھا کھڑے اور معشوق کو دیکھا نشے مین پڑے شیشہ شراب کا لڑھا ہی پیالہ بھی ٹوٹا پڑا ہی اور قاضی خواب مستی مین مُلک ہستی سے بیخبر ہی بلکہ نہین جانتا کہ دین و دُنیا کدھر ہی بادشاہ نے تفضّلات و عنایات سے بہ آہستگی جگایا کہ اُٹھ آفتاب نکلا قاضی نے معلوم کیا کہ طور بے طور ہی کہا کسطرف سے حضرت نے متعجّب ہوکر فرمایا کہ جانب مشرق سے بطوریکہ عادت اللہ جاری ہی قاضی نے کہا للہ الحمد و المنّہ کہ ہنوز دروازہ توبہ کا کھلا ہی مُطابق اِس حدیث شریف کے چنانچہ ترجمہ اُسکا یہہ ہی کہ بند نہین ہوتے دروازے توبہ کے بندون پر یہان تلک کہ نکلے آفتاب مغرب سے استغفر اللہ و اتوب الیہ یعنے آمرزش طلب کرتا ہون مین خُداے غفّار سے اور توبہ کرتا ہون

قطعہ

| صحبت نا فرجام و عقل نا تمام | باعث عصیان یہہ دونون ہوئے |
|---|---|

| لایق تعزیر ہون تو قید کر | پر نہین بخشش سے بہتر انتقام |
|---|---|

بادشاہ نے فرمایا کہ اسوقت تو اپنی عقوبت پر مُطلع ہوا اب توبہ سے کیا فایدہ اور استغفار سے کیا حاصل دلالت کرتی ہی اس بات پر یہہ آیۂ پر ہدایہ کہ جسکے حاصل معنی یہہ ہین کہ وقت مرگ کے توبہ قبول نہین،

**قطعہ**

| جو تو نے چوری سے کی تو بہ سود کیا اسکا | کہ اسکے قصر پہ ڈالی گئی نہ تجھ سے کمند |
|---|---|
| ثمر نہ توڑا جو کوتاہ قد نے کیا ہی عجب | کہ اُسکے ہاتھ تھے چھوٹے شجر کی شاخ بلند |

الغرض ہر گاہ کہ تجھ سے ایسا فعل زبون و امر مکروہ نمایان ہوا پھر ادنجاتکی کہان اِس اثنا مین موکلان عقوبت اُس سے مزاحم ہوئے قاضی نے کہا کہ اِس عاصی کو حضور مُعلّی مین ایک بات عرض کرنی باقی ہی حضرت نے سُنکر فرمایا کہ وُہ کونسی ہی قاضی نے عرض کی

**قطعہ**

| تو مجھ پہ جھاڑے ہی ہر چند آستین غضب | ولے نچھوڑونگا مین تک بھی تیرے دامن کو |
|---|---|
| نجات گو کہ ہی مُشکل گناہ سے لیکن | کرم وُہ تجھ مین ہی کیونکر امید عفو نہو |

بادشاہ نے فرمایا کہ یہہ نکتۂ غریب اور دقیقہ عجیب کہا تو نے ولیکن محال عقل اور خلاف شرع ہی کہ فضل و بلاغت تیرے آج کے دن میرے ہاتھ سے تجھکو نجات دلادین صلاح یہہ ہی کہ تیرے تئین ایک بلندی قلعہ سے گرادون تا اور ونکو عبرت ہو اور اکثرون کو دہشت قاضی نے پھر عرض کی ای خداوند روئے زمین یہہ عاصی پرورش پایا ہوا اِس درگاہ عزت کا ہی یہہ گناہ نہ فقط مین نے ہی کیا ہی بلکہ بہتون سے ہوتا ہی اور ہُوا یہہ حکم کسی اور کے حق مین ہو تا اِس گنہگار کو عبرت ہو بادشاہ اِس بات کو سُنکر بے اختیار ہنس پڑے اور جن اشخاص کو کہ اُسکے قتل کے واسطے اِشارت کی تھی اُنکی طرف یہہ خطاب کیا

## بیت

سبھی اپنے عیبون مین آلودہ ہو | کسی مین جو ہو عیب طعنے نہ دو

## اکیسوین حکایت

جوان ایک پاک باز اور خوش چلن تھا | لگا ایک خوب رو سے اُسکا من تھا
سُنا ہے یہہ کہ ایک دریا کے اندر | بھور مین گر پڑے دونون وُہ مِل کر
جون ہین ملاح اُسکے پاس پہنچا | کہ تا ڈوبے نہ پکڑے ہاتھ اُسکا
کہے تھا وُہ یہی منو جون مین رُور | پکڑ تو یار کو اور چھوڑ مجھکو
تھی ان باتون پہ اُسکی خلق دریم | وُہ جی دیتا تھا اور کہتا تھا اسدم
نہ حال عشق اُس جھوتے کا سُنا | جو بھولے سختیون مین دوست اپنا
بسر یارون نے کی یون زندگانی | ہو گذری جب پہ سُن اُستے کہا نی
ہے فن عشق مین سعدی یہہ سُنا د | عرب کے جون لغت مین اہل بغداد
لگا دلبر سے ہے دل ایخردمند | کسیکو دیکھہ مت بس آنکھہ کر بند
اگر مجنون و لیلی ہوتے فی الحال | اسی دفتر سے لکھتے عشق کی چال

## چھٹا باب ضعف و پیری مین

## پہلی حکایت

فقیہون کی گروہ مین دمشق کی جامع مسجد کے بیچ بحث کرتا تھا مین ناگاہ ایک جوان آیا اور کہا اُسنے کہ تم مین کوئی فارسی جانتا ہے لوگون نے اشارت میری طرف کی بولا مین کہ جو پرسش کی کیا ہے کہا اُسنے ایک بڈھا ڈیڑھہ سو برس کا جان کندن مین ہے اور کچھہ

زبان فارسی مین کہتا ہے پر ہم نہین سمجھتے اگر مہربانی سے آپ قدم رنجہ فرمائین تو مع ثواب مزدوری پائین شاید کچھ وصیت کرتا ہو فوراً مین اُسکے ساتھ گیا جب کہ سرہانے اُس پیر کے پہنچا سُنا مین نے کہ یہہ شعر پڑھتا تھا ؛ **قطعہ**

| | |
|---|---|
| کہا مین نے جی مین کہ دم لون کئی | ہوئی بند صد حیف راہ نفس ؛ |
| دریغا کہ اس زیست کے خوان سے | اُٹھاتے ہی لقمہ صدا آئی بس ؛ |

معنے ان بیتونکے عربی مین مردم شام سے جو ہین نے کہے وے متعجب ہوئے کہ باوجود اس عمر دراز کے متاسف حیات پر ہی تب مین نے اُس پیر جان بلب رسیدہ سے پوچھا کہ احوال تیرا کیونکر ہی بولا وہ ؛ **قطعہ**

| | |
|---|---|
| اذیت اُسکو پہنچتی ہی کتنی دھیان تو کر | بزور توڑے ہین جسکا ایک بھی دندان |
| تنک ایک سوچ کہ احوال اُسکا کیا ہوگا | نکلتی ہوگی جس شخص کے بدن سے جان |

تب کہا مین نے دھیان موت کا دل سے جانے دے اور اس خیال کو گرد پیش طبیعت کے نہ آنے دے کہ یونان کے بڑے بڑے حکیمون نے کہا ہی اگرچہ مزاج بکمال صحت ہو پر بقا کا اعتماد سزاوار نہین اور مرض اگرچہ مہلک ہو لیکن سبب موت کا یقینی وہ آزار نہین اگر تیری مرضی ہو تو کسی طبیب کو بلاؤن اور تیرا علاج کرواؤن شاید تدبیر اُسکی بن آئے اور تو اچھا ہو جائے کہا اُسنے صد حیف ؛ **قطعہ**

| | |
|---|---|
| خواجہ کو فکر نقش ایوان ہی | گھر کی توقی ہی سب بُن دیوار |
| ہاتھ ملنے لگے طبیب زکی | جب بُڈّھے کو دیکھے وہ بیمار |

**مثنوی**

| | |
|---|---|
| شروع مین تھا ایک پیر خستہ حال | جہندل اُسکے ملتی تھی ایک پیر زال |

جبکہ خبطی ہو گیا بالکل مزاج ... نے عزیمت ہو ہو تر نے علاج

## دوسری حکایت

ایک بڈھے کی زبانی نقل کرتے ہین کہ مین نے ایک نوجوان لڑکی کے ساتھ بیاہ کیا تھا اور گھر کو آراستہ ہر ایک دالان کوٹھری مین فرش اکثر خلوت مین ملکر بیٹھتا اور دل و دیدہ مین اُسکو رکھتا راتونکو نہ سوتا جگتا اور لطیفے بولتا اِسواسطے کہ وحشت و نفرت اُسے نہو بلکہ موانست و اُلفت ہو چنانچہ ایک رات کہتا تھا مین کہ بخت بلند تیرے مددگار تھے اور طالع تیرے نیک اطوار کہ ایک بڈھے جہاندیدہ و فہمیدہ و کار آزمودہ سے ہم صُحبت ہوئی کہ حقوق صحبت کے جانے گا اور احسان ہمنشینی کے مانیگا خوش طبع و شیرین زبان ہے اور جان و دل سے مہربان ہو

## مثنوی

تجھکو ندون اذیت اور سو جفا اُٹھاؤن ... دِل تیرا ہاتھ مین لون جسطرح سے کہ پاؤن
طوطی کی طرح تیری خوراک گر ہے شکر ... قُربان جان شیرین ہے تیری پرورش پہ

خبر گذری کہ ہاتھ مین کِسی جوان مغرور تیرہ رائے سرگران و سُبک پائے تلون مزاج کے گرفتار نہوئی کہ ہر ایک رات جس تِس کے گھر مین سوتا پھرے اور ہر روز نئی یاری کرے

## قطعہ

ہر چند ہین جوان خوش اُسلوب اور شکیل ... لیکن کِسیکے ساتھ وُہ کرتے نہین وفا
اُمّید تک وفا کی نرکھہ بُلبلون سے وے ... ہر وقت ایک پھول نئے پہ ہون مُبتلا

یہہ حالات خلاف بڈھونکی ہین کہ وے بطور معقول زندگانی کرتے ہین نہ بتقاضائے جہل جوانی

## بیت

ڈھونڈھہ بہتر آپ سے تنہا ہی چند کے کر بسر ... مثل سے اپنے نہل اوقات تو ضایع نکر

پھر کہا اُس نے اسی وضع سے اِسقدر مین نے سمجھایا گمان ہوا مجھے کہ دل اُسکا میرے دام مین پھنسا اور شکار ہوا کہ یکایک ٹھنڈی سانس بھرکر کہنے لگی جتنی باتین کہ کہین تو نے میری عقل کی ترازو مین ہم وزن اُس ایک بات کے نہین جو مین نے اپنی دائی جنائی سے سُنی ہے یعنے جوان رنڈی کے پہلو مین بیٹھنا تیر کا بہتر ہے پیر سے ؛

## قطعہ

| | |
|---|---|
| شوہر کے آگے دیکھتی ہے زن جب ایک چیز | سُست و فسُردہ جیسے کہ لہائے روزہ دار |
| کہتی ہے ہاتھ ملکے یہہ مُردہ ہے اسکے ساتھہ | سوتا نہین ہے آئے جو افسون کچھہ بکار |

## رُباعی

| | |
|---|---|
| آغوش سے مرد کے جو زن اُٹھے خفا | تو گھر مین کرے سیکڑون فتنے برپا |
| وُہ پیر جو اُٹھہ سکے نجا سے اپنی | اِلّا بعصا تو کب اُٹھے اُسکا عصا |

حاصل کلام یہہ ہے کہ امکان موافقت کا نہ تھا آخر مُفارقت ہوئی جب کہ مُدّت عدت کی گذری عقد اُسکا ایک جوان تُرش رو بدخو تند مزاج مُفلس کے ساتھہ کر دیا جور و جفا سہتی تھی اور شکر نعمت الہی مین یہہ کہتی تھی کہ الحمد للہ ایک عذاب الیم سے نجات پائی نعمت عظیم ہاتھہ آئی ؛

## بیت

| | |
|---|---|
| جور یہہ کچھہ اور ایسی تند خو | پر مجھے سہنے کہ تو ہے خوبرو |

## قطعہ

| | |
|---|---|
| پاس تیرا ہو تو اچھا ہے جہنم بھی ولیک | دوسرے کے ساتھہ جنت مین نہین رہنا بھلا |
| پیاز کی بو خوب کے مُنہہ سے جو آوے خوب ہے | پھول گر بدشکل دیوے ہاتھہ سے تو بھی برا |

## قطعہ

چاند سا مکھڑا چمک رنگت کی وہ اچھا لباس — خوبیان جتنی ہین یہہ لازم ہین عورت کیتئین
فائدہ گہنے سے اور رنگین جامے سے ہے — کیرہ خائے کے سوا کچھ مرد کی زینت نہین

## تیسری حکایت

دیار بکر مین ایک بڈھے کے یہان مین مہمان تھا کہ بہت سا مال اور فرزند خوب رکھتا تھا ایک رات نقل کرنے لگا کہ اتنی عمر مین سوائے اِسکے میرے کوئی لڑکا نہین ہوا ایک درخت اِس جنگل مین زیارت گاہ ہے اکثر زن و مرد وہان مرادین مانگنے جاتے ہین راتون کو اُس درخت کے تلے گریہ وزاری جناب الہی مین کرتا رہا ہون مین تب مجھے یہہ فرزند بخشا ہے طرفہ یہہ ہے میان کلام اُسکے سُنا مین نے کہ وہی فرزند اپنے رفیقون سے آہستہ آہستہ کہتا تھا کیا ہوتا اُس درخت کا پتا مین پاتا تو جاکر اُسکے تلے دُعا کرتا کہ میرا باپ مرجاوے روز مرا ہے کہ بڈھا خوشحال ہے کہ میرا بیٹا شعورمند ہے اور بیٹا طعنے دیتا ہے کہ باپ میرا کُبڑا ہے ؎

قطعہ

ترُبت پہ باپ کی نکرے تو گذر کبھو — اور گُذرین آہ سال وہ مُدّت مدید ؎
نیکی پدر سے کی ہے مگر تو نے اے عزیز — اپنے پسر سے رکھتا ہے اُسکی جو تو امید

## چوتھی حکایت

ایک روز جوانی کے گھمنڈ سے مین بہت راہ چلا تھا اور رات کے وقت ایک پہار کے پُشتے کے تلے سُست ہوگر رہگیا ایک بڈھا ضعیف کاروان کے پیچھے آیا اور کہا اُسنے کیا سوتا ہے اُٹھ کہ یہہ جگہہ سونے کی نہین بولا مین کیونکر چلون کہ پاؤن مین طاقت نہین کہا اُسنے نہین سُنا ہے تو نے کہ کہہ گئے ہین اُٹھتے بیٹھتے چلنا بہتر ہے کہ دوڑنا اور تھکنا

قطعہ

پند میرا کانٹھہ باندھہ اور صبر سیکھہ | شوق منزل گو ہے پر جلدی نکر
اسپ تازی دو ہی تگ چلتا ہے جلد | رات دن چلتا ہے آہستہ شتر

## پانچوین حکایت

ایک جوان چالاک نازک و خندان شیرین زبان ہماری عشرت کی مجلس مین تھا کہ چہرہ اسکا ہمیشہ بشاش اور لب متبسم تھے ایک مدت اتفاق ملاقات کا اس سے نہوا پھر جو اسکو دیکھا صاحب زن و فرزند تو درخت نشاط اسکا پژمردہ اور گل صورت اسکا افسردہ پایا پوچھا اس سے کہ یہہ کیا احوال ہے بولا وہ کہ جب سے صاحب اطفال ہوا چال و ہال طفلی و جوانی کی ترک کی

## بیت

کہان طفلی نے کھا رنگ بالون کا بڑھاپے نے | زمانے کا تغیر دنیا بس ہے گا ڈرانے کو

## مثنوی

ہوا جو پیر تو اب طفلگی سے ہاتھ اٹھا | حکمت لطیفہ ہنسی کام ہے جوانون کا
خوشی جوانونکی بڈھے کے بیچ ہو کیونکر | ندی سے جاکے نہین آیا پانی بار دگر
جب زراعت تمام ہو پک جائے | نئے سبزے کی طرح کب پھر لہرائے

## قطعہ

پیری اب آئی دور جوانی ہوا تمام | ایام آہ جتنے تھے اچھے گئے گذر
قوت تمام پنجۂ شیری کی جا چکی | راضی ہون مثل یوز فقط اب پنیر پر

## قطعہ

کیا تھا سیہ ایک بڈھیا نے سر | کہا مین اس سے مادر مہربان
ہوئے بال کالے تو تدبیر سے | پہ سیدھی ہو یہہ پیٹھ کبڑی کہان

## چھٹھی حکایت

ایکدن جوانی کی جہالت سے اپنی مان پر جھنجلایا مین اور وہ آزردہ ہوکر ایک کونے مین جا بیٹھی اور آنکھون مین آنسو بھر کر کہنے لگی مگر چھٹپنا اپنا بھولا تو کہ مجھ سے سختیان کرنے لگا

## نظم

ایک پیرزن نے بیٹے سے کیا خوب ہی کہا ۔ دیکھا جو اُسکو شیر فگن فیل تن قوی
بیچارہ میری گود مین رہتا تھا جن دنون ۔ وے روز یاد آتے اگر تیرے تئین کبھی
کرتا نہ آہ جور و جفا مجھ پہ اب کہ تو ۔ نام خدا جوان ہوا مین پیرزن ہوئی

## ساتوین حکایت

ایک دولتمند بخیل کا بیٹا کا ہلا تھا خیر خواہون نے اُسکے کہا صلاح یہہ ہی کہ اُسکی شفا کے واسطے قرآن ختم کرے تو یا صدقہ دے کہ شافی مطلق صحت بخشے ایکدن اندیشہ کرکے بولا کہ ختم مصحف بحضور بہتر ہی غلہ دور سے ایک صاحبدل نے سُنکر اُسکو کہا کہ ختم کو اُس نے اسلئے اختیار کیا کہ زبان پر ہی اور زر میان جان :

## مثنوی

مُدام رکھین عبادت مین اپنی خم گردن ۔ وے لیکھو لین کبھو آہ دست جود و کرم
جو لاکھہ رکھین تو دیوین نہ ایک بھی دینار ۔ گر ایکبار کہو حمد تو پڑھین سو بار

## آٹھوین حکایت

ایک بڈھے سے کہا تو جورو کیون نہین کرتا کہنے لگا کہ بڈھی عورت کو جی نہین چاہتا لوگون نے پھر کہا دولتمند ہی تو جوان رنڈی کے ساتھہ نکاح کر جواب دیا اُسنے ہرگاہ کہ مجھ بڈھے کو زن پیر نہین بھاتی تو زن جوان کو مجھ سا مرد پیر کب خوش آئیگا

## بیت

زور زن کو چاہیے ہے زر نہین درکار اُسے　　ایک گُذر بہتر ہے اُسکے آگے دس من گوشت سے

## نوین حکایت

سُنا ہے اندنوں مین ایک پُرانے بڈھے نے　　کرون بڑھاپے مین شادی خیال یہہ باندھا
تھی ایک دُختر جسکو جمال گوہر نام　　قد اُسکا سرو سا غُنچے سے ہونٹھ مُنہہ گُل سا
کہ اُسکے ساتھہ کسی ڈھب سے کتخدائی کی　　برنگ درج گُہر پر اُسے چھپا رکھا
جو کُچھہ عروسی کو لازم ہے تھا سبھی موجود　　پہ اُٹھتے اُٹھتے عصا شیخ جی کا گر ہی پڑا
جو ہووے سوزن فولاد تو چھلتے سے　　کمان تو کھینچی ہدف پر نہ تیر مار سکا
دلیل چاہی گلہ کرکے اُسکا یاروں نے　　کہ سارا گھر میرا اِس بدچلن نے صاف کیا
مدام جھگڑے ہوئے ایسی شوہر و زن مین　　کہ تابہ محکمہ احوال اُنکا جا پہنچا
جب اِسقدر ہوئی رُسوائی تب تو سعدی نے　　کیا نہ پاس ذرا اُسکا بلکہ صاف کہا
بس اب زبون نہ کہہ کیا خطا ہے دُختر کی　　جو ہاتھہ کانپتے ہین تیرے گُہر پُرو دیگا کیا

# ساتوان باب تربیت کی تاثیر مین

## پہلی حکایت

ایک وزیر کا بیٹا نادان و کُند ذہن تھا ایک فقیہہ کے پاس بھیجا اُسکو کہ اِس
تربیت کر شاید کہ عقل مند ہو جائے چنانچہ مُعلم نے تعلیم اُسکو کیا پر کُچھہ فا
اُسکے باپ کے پاس ایک شخص کو بھیجا کہ بیٹا تیرا عاقل نہوا اور مجھکو

ـــر بان
رہی کہان

## نظم

| | |
|---|---|
| ہووے جس جوہر کے قابل اصل ہی | تربیت کا اُسمین ہی ہووے اثر |
| کوئی صیقل صاف کرنے کا نہین | ایسے لوہے کو جو ہووے بدگہر |
| گو ملین ساتون سمندر ہی تجھے | ان مین گئے کتئین دُھونا نہ پر |
| پاک ہونیکا نہین بلکہ پلید | بیشتر ہوویگا جو ہووے گا تر |
| جائے گو کعبے کو عیسیٰ کا گدھا | پھر جو آوے دیکھیو ویسا ہی خر |

## دوسری حکایت

ایک حکیم اپنے ہر ایک بیٹے کو نصیحت کرتا تھا کہ بابا جان علم و ہنر سیکھو کہ ملک و دولت دُنیا کی لایق اعتبار کے نہین جاہ و مرتبہ جاتا رہتا ہی اور روپا سونا بیچ سفر کے مقام خطر مین ہی اور بیچ حضر کے بھی ہو سکتا ہی کہ چور ایک مرتبے لیجا یا مالک ہی اُسکو کئی مرتبہ مین کھائے اور تصرف مین لائے لیکن ہنر کا چشمہ فیض سے مالا مال اور دولت بیزوال اگر ہنرمند مفلس ہو جائے کچھ غم نہین کہ ہنر بذات خود دولت ہی ؛

## قطعہ

| | |
|---|---|
| کمال والے کو کیا غم ہی مفلسی مین اگر | نہو گلے مین لباس مکلف ورنگین ؛ |
| برہنہ گو ہو پہ نزدیک سب کے ہی بہتر | حریر پوش کمینے سفیہ سے وہ کہین ؛ |

ہنرمند جس جگہہ جائے عزت و تمکین سے رہے اور صدر نشین بے ہنر جہان جائے دانے چُنے اور تصدیع کھینچے ؛

## بیت

| | |
|---|---|
| حشمت کے بعد اُٹھانا دشوار ہی تحکم | اور نازنین کو سہنا جور و جفائے مردم |

## نظم

| | |
|---|---|
| ایک وقت یہہ فساد اُٹھا ملک شام مین | بھاگا گھر اپنا چھوڑ کے ہر ایک جوان و پیر |

| دہقان کے بیٹے بسکہ فراست مین طاق تھے | پہنچے حضور شاہ کے بلکہ ہوئے وزیر |
|---|---|
| نادان وزیرزادے گئے بھیکھ مانگنے | دہقان کے در پہ جیسے کوئی مبتذل فقیر |

**بیت**

| جو ورثہ باپ کا چاہیے ہے علم سیکھہ اُسکا | یہہ مال وزر جو ہے دس دن مین خرچ ہو دیگا |
|---|---|

## تیسری حکایت

ایک فاضل شہزادے کو پڑھاتا تھا اور بے تامل مارتا تھا نہایت ملامت کرتا لڑکے نے مجبور ہو کر گلہ اُسکا باپ کے روبرو کیا اور بدن ننگا کرکے دکھایا باپ کا دل بھر آیا اور اُستاد کو بلا بھیجا اور کہا غریب جو رعیت کے ہین اُنکے لڑکون پر اتنی تو ملامت نہین کرتا جتنی کہ میرے بیٹے پر اسکا باعث کیا ہے عرض کی اُسنے کہ بات سوچ کر کہا چاہئے اور حرکت پسندیدہ کیا چاہئے سب خلق کو عموماً اور بادشاہون کو خصوصاً اِسواسطے کہ جو کچھہ دست وزبان ملوک سے جاری ہو تو البتہ مشہور ہوتا ہے اور قول وفعل عوام کا چندان اعتبار نہین رکھتا

**قطعہ**

| جو سو گناہ مین آلودہ ہووے مرد فقیر | نجانے ایک بھی سوا اُسکے ہون رفیق اگر |
|---|---|
| ولیک شہ سے جو ہوجاے ایک بات بُری | تو ایک ملک سے پہنچا ہی دین بہ ملک دگر |

پس شہزادون کی آراستگی اخلاق مین کوشش زیادہ چاہئے کہ عوام کے حق مین

**قطعہ**

| چھٹ پنے مین جو کوئی ادب نکرے | جو بڑا ہو فلاح اُسی کو نہ ہو |
|---|---|
| جس طرح چاہئے چوب تر کو موڑ | سیدھی جز آگ چوب خشک نہو |

**بیت**

ڈالیان جسوقت تو سیدھی کر سیدھی وُہ ہون ۔ لیک چوب خشک ہرگز راست ہونے کی نہین

بادشاہ کو حُسن تدبیر مُعلم کا اور خوبی تقریر اُسکے سُخن کی پسند آئی خلعت و نعمت عنایت کیا اور وررماہ بڑھا دیا ؛

## چوتھی حکایت

شہر عرب مین ایک آخون کو دیکھا مین نے ترش رو بدخو تلخ گفتار مردم آزار گدا طبیعت نجس طینت عیش مُسلمانونکا اُسکے دیدسے تباہ ہوتا اور اُسکے قرآن پڑھنے سے آدمیونکا دل سیاہ بہت سے لڑکے پاک طینت اور لڑکیان پاکیزہ و خوب صورت اُسکے دست ظُلم مین گرفتار نہ طاقت ہنسنے کی اُنکو نہ مجال گُفتار کسیکے رُخسار سیمین پر کبھو طمانچے مارتا اور کسیکے ساق بلوری کو شکنجے مین کھینچتا القصّہ سُنا مین نے کہ تھوڑی سی خیانت اور خباثت اُسکی معلوم ہوئی مارکر اُسکو نکال دیا اور مکتب خانہ ایک مرد صالح مُتّقی سلیم الطبع صاحب حلم کے حوالے کیا کہ سِواے ضرورت کے بات نکرتا اور ایسا سُخن کہ سبب کسیکی ایذا کا ہو اُسکی زبان پر نہ آتا لڑکونکے دل سے پہلے اُستاد کی ہیبت گئی اور دوسرے کی خوے ملکی جو دیکھی آپسمین شیطان ایک دوسرے کا ہوا اور حلم اُستاد کے اعتبار پر علم کو ترک کیا اکثر اوقات بازی گاہ مین جمع ہوکر بیٹھتے اور بن لکھی ہوئین تختیان آپسمین سر پہ توڑتے

## بیت

ہووے گر اُستاد کے دلمین مہر و مُحبت لُطف و عطا ۔ کھیلین چیل جھپٹا ملکر لڑکے سب بازار مین جا

بعد دو ہفتے کے جو اُس مسجد سے گُذرا مین کیا دیکھتا ہون کہ پہلے ہی مُعلم کو منّت و معذرت کرکے بدستور سابق اُسکے مکان پر بٹھایا ہی اِس حرکت سے رنجیدہ ہوا مین اور لاحول پڑھکر کہا مین نے کہ ابلیس کو پھر مُعلم فرشتونکا کسواسطے کیا ایک پیر جہاندیدہ نے اِس بات کو

سُنا اور ہنسکر کہا نہین سُنا ہی تونے کہ کہہ گئے ہین ؛

**مثنوی**

| | |
|---|---|
| مکتب مین اپنے بیٹے کو ایک بادشاہ نے | بھیجا کہ علم و فضل جہان تک ہین سیکھ لے |
| چاندی کی ایک تختی کو پاس اُسکے رکھدیا | اور اُسپہ آب زر سے یہہ ایک شعر بھی لکھا |
| اُستاد کا ستم ہین تیرے کام آئیگا | لطفِ پدر سے فایدہ مُطلق نپائیگا |

## پانچوین حکایت

ایک مُتّقی کے بیٹے کو چچون کے ترکے کا مال و دولت بہت سا ملا فسق علانیہ کرنے لگا غرض کوئی گُناہ نرہا کہ اُسنے نہ کیا اور کوئی نشانہ بچا کہ نہ کھایا اور نہ پیا یہہ اطوار دیکھکر مین نے بطریق نصیحت کے کہا اے فرزند فضول خرچی کو آمدنی مُعیّن لازم ہی

**قطعہ**

| | |
|---|---|
| آمد نہین ہی تجھکو مت خرچ کر بہت | دریا کے بیچ گاتے ہین ملّاح یہہ سرود |
| گر مینہہ کوہسار مین برسے نہ رُت کے بیچ | دریا و ایک سال مین ہوجائے خشک رود |

عقل و ادب اختیار کر اور لہو و لعب سے درگذر کہ جسوقت دولت نبڑ جائیگی تکلیف کھینچیگا تو اور پشیمان ہوگا لڑکے نے راگ رنگ کی لذت مین اور نشے کی کیفیت مین اسبات کو قبول نکیا بلکہ اِس گفتگو پر مُعترض ہوا کہ راحت بالفعل کو تشویش آیندہ سے برہم کرنا عقلمندو نکی رائے کے خلاف ہی ؛

**مثنوی**

| | |
|---|---|
| صاحبان نعمت و دولت ہین جو | خوف سختی سے نکھینچین رنج وو |
| شادیان کر شوق سے لذت اُٹھا | کل کے غم کو آج تو ہرگز نہ کھا |

خصوصًا مجھکو کہ صدر نشین مسند مروّت کا ہون اور عقد ہمّت کا باندھا ہی مین نے اور ذکر میرے انعام کا زبان خلق پر پھر آن ہی ؛

**مثنوی**

جو کہ ہو مشہور کرم و سخی — جو دست وہ ہاتھ نہ کھینچے کبھی
نیکی کی جب دھوم گئی کو بکو — در کو نہ پھر کر سکیگا بند تو

جب دیکھا مین نے کہ پند اثر نہین کرتا اور دم گرم اپنا اُسکے آہن سرد مین کارگر نہین ہوتا نصیحت چھوڑ دی اور مصاحبت ترک کی گوشہ عافیت پکڑا اور حکیمون کے قول پر عمل کیا کہ کہہ گئے ہین پہنچا اُس چیز کو کہ تجھہ پر واجب ہے پس اگر لوگ نہ قبول کرین تو تجھہ پر کچھہ گناہ نہین

## نظم

اگرچہ علم ہو سُننے کا کچھہ نہین پر کہہ — جہان تلک کہ تجھے یاد ہین نصیحت و پند
شتاب دیکھے گا اُس بیحیا و مسرف کو — ذلیل بیڑیان پاؤن مین قید خانے مین بند
ملیگا ہاتھہ پھر افسوس سے وہ یون کہکر — کہ مین نے کیون نہ سُنا دل سے پند دانشمند

بعد ایک مدت کے احوال اُسکا موافق اپنے اندیشے کے مین نے دیکھا یعنے گدڑی سیتا تھا اور ٹکڑے جمع کرتا تھا دل میرا اُسکے حال تباہ پر بھر آیا اور مین نے اس حالت مین فقیر کے زخم کو ملامت سے چھیلنا اور نمک چھڑکنا مروت سے بعید جانا تو اپنے دل سے کہا

## مثنوی

نشئے مین یار سفلہ بے پروا — تنگدستی کا دن نہ تک سوچا
پیڑ پت جھڑ جو ہو بہاران مین — رہے بے برگ پھر زمستان مین

## چھٹی حکایت

ایک بادشاہ نے اپنے بیٹے کو ایک معلم کے حوالے کیا اور فرمایا کہ تربیت اسکو ایسی کر کہ جیسے اپنے فرزند کو کرتے ہین بیچارے نے ایک برس کامل اس امر مین سعی کی پر کچھہ اُس سے نہ آیا اور بلیدی کا بلید ہی رہا اُسکے بیٹے فضل و بلاغت مین منتہی ہوئے

ملک نے فقیہہ سے مواخذہ کیا اور غصے سے فرمایا کہ خلاف وعدہ کیا تو نے اور شرط وفا کی بجا نہ لایا عرض کی اُسنے ای شہریار تربیت یکسان ہی لیکن اِستعداد ایک سی نہین

## قطعہ

پتھر سے ہی نکالین ہین گو نقرہ و طلا
لیکن ہر ایک سنگ سے نکلے نہ سیم و زر
ہو وار کرسکے نہ ہر ایک چرم سلحت کو
اگرچہ سہیل چمکے ہی سارے جہان پر

## ساتوین حکایت

مین نے سُنا ہی کہ ایک پیر اپنے مرید سے کہتا تھا کہ جسقدر خاطر آدمی زاد کی متعلق روزی سے ہی
اگر روزی دینے والے سے ہوتی تو فرشتون کے مکان سے بھی پرے جاتا ؛

## نظم

تجھے بھولا نہ اُسدم ایزد پاک
کہ تھا تو نطفہ بے حس مدہوش
تجھے طبع روان و فہم بخشے
پھر اُسکے بعد حسن و نطق اور ہوش
ہتھیلی پر بنائین اُنگلیان پانچ
کئے بازو مرکب تیرے بادوش
ذرا تو سوچ ای کم عقل اب وُہ
کرے گا تیری روزی کو فراموش

## آٹھوین حکایت

ایک اعرابی کو دیکھا مین نے کہ اپنے بیٹے سے کہتا تھا ای بیٹا قیامت کے دن مقرر تو پوچھینگے تجھ سے کہ عمل تیرا کیا ہی نہ یہہ کہینگے کہ باپ تیرا کون ہی غرض اُسکے جواب کی فکر ابھی سے ضرور ہی اور تابل اس امر مین دانائی سے دور ہ

## قطعہ

کعبے کے جامے کو جو چومے ہی ہر کہہ و مہ
ریشم کی کرم سے وُہ کب یہہ ہوا ہی نامی

| صحبت مین ایک بُرے کی کتنے دِنون ہے بیٹھا | مانند اُسکی وُہ بھی جگ مین ہوا گرا می |
|---|---|

## نوین حکایت

حکیمونکی کتابون مین لکھا ہے بچھوؤن کتئین محل پیدایش اور حیوانون کی طرح مقرر نہین بلکہ وُہ جتنے رودے اور جھلیان کہ اُنکی ماؤنکے پیٹھہ مین ہین انکو کھاتے ہین اور اُنکی پیٹ کو پھاڑکر باہر آتے ہین اور جنگل کو چلے جاتے ہین چنانچہ پوست کے ٹکڑے کہ بچھوؤن کے گھر مین دکھائی دیتے ہین اُنکا یہی سبب ہے اِس نکتے کو ایک بُزرگ کے حضور جو بیان کیا ہین نے فرمایا اُسنے کہ میرا دل اُسکے صِدق پر گواہی دیتا ہے سِوائے اُسکے اور کچھ نہوگا جب کے چھٹپنے مین ماباپ کے ساتھ یہہ سلوک کیا ہے تبھی بڑے ہوکر ایسے مقبول اور محبوب ہوئے ہین

## قطعہ

| باپ نے بیٹے کو وصیت کی | کاے جوانمرد یاد رکھہ یہہ پند |
|---|---|
| اصل سے اپنی کی نہ جسنے وفا | وُہ نہوگا عزیز و دولتمند |

بچھوسے پوچھا کہ تو جاڑون مین کیون نہین نکلتا بولا گرمیون مین میری کیا حُرمت ہوتی ہے جو جاڑون مین نکلون ؟

## دسوین حکایت

ایک فقیر کی جورو پیٹ سے تھی جب نو مہینے گذرے فقیر نے کہا کہ تمام عُمر میرے اولاد نہین ہوئی اگر خالق مجھے بیٹا عطا کرے تو سِوائے اِس خرقے کے جو پہنے ہون جتنی میری مِلک ہے درویشونکو بخش دونگا اتفاقاً اُسکی جورو بیٹا جنی نہایت اُسنے شادی کی اور دسترخوان آگے یارو نکے بموجب عہد کے بچھادیا اور جو کچھ کہ اپنے پاس مال ومتاع رکھتا تھا اُسکا کھانا پکاکر کھلا دیا بعد کئی برس کے ہین جو سفر شام سے پھر آیا جِس محلے مین کہ وُہ فقیر

رہتا تھا گیا اور احوال اُسکا پوچھا لوگون نے کہا کہ پنڈت تخالمین کو توال کے یہان قید ہے
پھر مین نے پوچھا کہ باعث اُسکا کیا ہے اُنھون نے کہا کہ اُسکے بیٹے نے شراب پی لڑا اور
کسی کا خون کر کر شہر سے بھاگ گیا اِس واسطے قید مین گرفتار ہوا تب مین نے کہا کہ
اِس بلا کو اُسنے آپ خُدائے عزوجل سے چاہا تھا

قطعہ

| | |
|---|---|
| ہین جتنی عورتین اے مرد صاحب دانش | جنین اگرچہ ولادت کے وقت کژدم و مار |
| کہین یہہ خوب ہے اہل شعور کے نزدیک | اِس امر سے کہ جنین کو دکان نا ہموار |

## گیارہوین حکایت

لڑکائی مین بالغ ہونیکی علامت کو ایک بزرگ سے پوچھا مین نے کہا اُسنے تین نشان کتابو نمین لکھے ہین ایک پندرہ برس کی عمر دوسرے محتلم ہونا تیسرے مو ئے زہار کا نکلنا لاکن حقیقت مین ایک نشان ہے یعنے اپنے حظ نفس کی بند سے پہلے رضائے الٰہی مین ہونا پس جس مین یہہ صفت موجود نہین صاحب تحقیق اُسکو بالغو نمین نہین گنتے

قطعہ

| | |
|---|---|
| چالیس دن اور رات رحم بیچ جو ٹھہرا | ایک آب کا قطرہ ہوا انسان کی صورت |
| چالیس برس کے کو نہو علم و ادب گر | ہرگز نہ اُسے جانیو انسان بہ حقیقت |

نظم

| | |
|---|---|
| اخلاق و جوانمردی ہی بس ہے بشریت | اِس جسم مرکب کو نہ انسان فقط جان |
| ہے سایہ جسمین ہنر شخص وہی ہیگا وگرنہ | ہر رنگ کی تصویرون سے بھر سکتے ہین ایوان |
| فضل و ہنر احسان و کرم سے جو ہو خالی | تو آدمی اور صورت دیوار ہے یکسان |
| دُنیا کے تئین قابو مین لانا نہ ہنر ہے | جانے دے تو اُسین فاحشہ کیطرف نکردھیان |

| لے کسی بیگانے کا دل ہاتھ مین اپنے | | بس فضل و ہنر ہی یہی جی پر تو اُسے ٹھان |
|---|---|---|

## بارہوین حکایت

وُہ حاجی جو پیادے تھے ایک برس اُن مین لڑائی ہوئی تھی اور یہہ عاصی بھی اُس سفر مین پیادہ تھا غرض ہر ایک اپنے تئین منصف سمجھ کر آپسمین دست و گریبان ہوئے اور نہایت دل کھول کر لڑے ایک کجاوہ نشین اپنے مثل سے کہتا تھا ای عزیز جائے تعجب ہی کہ ہاتھی دانت کے پیادے شطرنج کے عرصے سے جو گذرے وزیر ہوئے یعنے ایک مرتبۂ بلند کو پہنچے اور حاجیون کے پیادے وسعت صحرائے مکہ کو طی کر گئے اور جیسے تھے اُس سے بھی بتّر ہوئے؛

### قطعہ

| کہہ میری طرف سے یہہ حاجی موذی کے تئین | | پوستین خلق کی جو تکرے کرے ہی بجفا |
|---|---|---|
| حاجی ہرگز نہین تو اونٹ ہی جو بیچارہ | | کانٹے چابے ہی سدا بوجھ کو ہی لیجاتا |

## تیرہوین حکایت

ایک ہندو نقطہ اندازی سیکھتا تھا کسی حکیم نے کہا کہ گھر تیرا چھپر کا ہی تلک اپنے دلمین سوچ کہنا مان اور اسکو ہنسی کھیل نجان بیت

| بات بیہودہ کو ہرگز نہ زبان پر تو لا | | دے جواب اُسکا نہ ہرگز تو جسے جانے بُرا |
|---|---|---|

## چودہوین حکایت

ایک شخص کی آنکھین دُکھنے آئین ایک سالوتری کے پاس گیا کہ میرے دوا کر اُسنے جو دارو کہ چارپاؤن کی آنکھون کے واسطے مخصوص ہی اُسکی آنکھون مین لگا دی فی الفور اندھا ہوگیا قضیہ حاکم کے پاس لے گئے اُسنے فرمایا کہ سالوتری پر کچھ تاوان نہین اگر یہہ گدھا نہوتا تو اُسکے پاس نجاتا مقصود اِس بات سے یہہ ہی کہ جو شخص کسی

ناآزموده کار سے ایک کار عمدہ چاہے نادم ہوتا ہے اور عقلمندون کے آگے احمق ۱

## قطعہ

شعورمند وہی جسکی عقل ہے روشن
کسی سفیہ کو ہرگز نسونپے کام بڑا
جہان حریر کو بُنتے ہین وہان نہ لیجاوے
اُسے جو بوریا بُنتا ہے گرچہ ہو یکتا

## پندرہوین حکایت

کسی بزرگ کے ایک فرزند سعادتمند تھا قضائے الہی سے وہ مرگیا پوچھا اُسسے کہ اُسکی لوح مزار پر کیا نقش کرین ہم کہا اُسنے کہ آیات قُرآن مجید کی عظمت و عزت بمرتبہ ہے ایسی جاگہہ کھودنا اُنکا لائق نہین کہ بعد ایک مُدت کے جو حرف گھس جائین تو خلق وہین پاؤن رکھین اور کُتے پیشاب کرین اگر یہہ امر ضرور ہے تو یہہ دو بیتین کندہ کرو کہ کافی ہین

## قطعہ

واہ واشاد کیا مین ہوتا تھا
دیکھ سبزے کتنی چمن مین اُگا
آئیو وقت بہار ادھرای دوست
دیکھے جو خاک پہ میری سبزا

## سولہوین حکایت

ایک پرہیزگار کسی دولتمند کیطرف سے گذرا اور دیکھا اُسے کہ ایک غلام کے ہاتھ پاؤن کھینچکر باندھین ہین اور ستم کررہا ہے متقی نے کہا ای عزیز خدائے عز و جل نے ایک مخلوق مانند تیرا محکوم تیرے حکم کا کیا ہے اور تجھکو اُسپر فضیلت دی ہے نعمت حق کا شکر بجا لا اور اتنی جفا اُسپر مت کر ایسا نہو کہ فردائے قیامت یہہ بندہ تجھسے بہتر ہو اور تو شرمندگی کھینچے ؛

## مثنوی

غُصّے نہو غلام پہ اپنے تو بیشتر
آزار اُسکے دلکو نہ دے بس جفا نکر

تو نے تو دس درم کتنے مول ہی لیا
کبتک یہہ حکم خشم ذرا دلمین ڈہیاکر
ای صاحب غلام وکنیزان بندہا

پیدا تو اسکو آپ بقدرت نہین کیا
صاحب تیرا ہی تجہہ سے نہایت بزرگتر
آقا کو اپنے تو بھی نہ یون دہیان سے بھلا

حدیث مین ہی کہ بہت بڑی حسرت قیامت کے دن یہہ ہی کہ غلام صالح کو بہشت مین لیجائین اور خاوند فاسق کو دوزخ مین

## قطعہ

جو کہ تیرا مطیع ہوا اسکو
اتنی ایذا نہ دے بجان حقیر

کہ بہت ہی قبیح حشر کے دن
بندہ آزاد اور خواجہ اسیر

## سترہوین حکایت

ایک برس شامیون کے ساتھہ بلخ سے مین نے سفر کیا تھا اور راہ راہزنون کے باعث خطرناک تھی ایک جوان تیر انداز نگہبانی کے واسطے ہمارے ساتھہ ہوا چابکدست کمانکش سپاہی زورآور کہ دس مرد قوی اسکی کمان کا چلا نچڑا سکتے اور پہلوان روے زمین کے کشتی مین پیٹھہ اسکی زمین سے نہ لگا سکتے لیکن ناز و نعمت سے پلا تھا جہان دیدہ و کارآزمودہ و سیاح نہ تھا بہادرونکی نقارے کی آواز نہ کبھو سنی تھی نہ سوارونکی تلوارونکی چمک دیکھی تھی

## بیت

ہوا تھا نہ وہ دشمنونکا اسیر
نہ برسا تھا گرد اسکے باران تیر

مین اور وہ جوان آگے پیچھے دوڑتے تھے جسوقت دیوار قدیم آگے آتی وہ زور بازو سے گرا دیتا اور جسگھڑی درخت عظیم کو دیکھتا سرپنجہ سے اکھاڑ لیتا اور گھمنڈ سے یہہ پڑھتا

## بیت

زور بازو دیکھے تگئی مردونکا ہاتھی ہی کہان
ہی کدھر گوشیر دیکھے پنجۂ زورآوران

ہم اس حالت مین تھے کہ دو ہندو ایک پتھر کے پیچھے سے نکلے اور قصد لڑنیکا اُنھون نے ہم سے کیا ایک کے ہاتھہ مین لکڑی تھی اور دوسرے کی بغل مین ڈھیلے کو تنے کی موگری جوان کو کہا مین نے کہ کیا کھڑا ہی

بیت

| | | |
|---|---|---|
| جو کچھ کہ تجھ مین ہے سو کر گذر زمردی وزور | | کہ اپنے پاؤن سے آپ آیا ہی عدو سوئے گور |

اِتنے مین کیا دیکھتا ہون کہ جوان کانپنے لگا اور تیر کمان ہاتھہ سے گر پڑے بیت

| | | |
|---|---|---|
| یہہ نہین لازم کرے جو موشگافی تیر سے | | لڑنے والون کے بھی روز حملہ وہ قایم رہے |

آخر کو اسباب ہتھیار کپڑے حوالے کر دئے اور اپنی جانین بچا کر گئے

نظم

| | | |
|---|---|---|
| جو ہووے کام بڑا کار آزمودہ کو بھیج | | کہ لیوے شیر قوی پنجہ کو وہ زیر کمند |
| جوان گیا ہی سہ زور فیل پیکر ہو | | پہ توڑے خوف سے جنگ عدو مین خود پیوند |
| لڑا ہو جو وہ لڑائی کو جانے ہی ایسا | | کہ جیسے مسئلہ شرع کوئی دانشمند |

## اٹھارہوین حکایت

ایک بڑے آدمی کے بیٹے کو دیکھا مین نے کہ اپنے باپ کی قبر پر بیٹھا ہی اور ایک فقیر زادے سے بحث کر رہا ہی کہ میرے باپ کی گور کا صندوق سنگین اور لوح کندہ رنگین اور فرش اُسکا سنگ مرمر کا اینٹین اُسمین فیروزے کی ہین اور قبر تیرے باپ کی کیا ہی یہی نہ کہ دو اینٹین رکھہ کر ایک مٹھی بھر خاک اوپر ڈال دی ہی درویش کے بیٹے نے سنکر کہا چپ رہ کہ ہنوز باپ تیرا نیچے سنگ گران کے ہلا بھی نہو گا کہ باپ میرا بہشت مین پہنچا

بیت

| | | |
|---|---|---|
| جس گدھے پر بوجھہ کم لادین انام | | ہووے آسودہ بہت وقت خرام |

نظم

بوجھ فاقے کے ستم کا جو اُٹھاویگا فقیر | مرگ کے وقت سُبکبار بہت ہوگا وُہ
نعمت وراحت وآرام مین جو کوئی جیا | شک نہین اُسکو ہی دشوار بہت مرنا ہو
ہووے جس حال مین چھوٹتا ہوا قیدی غمگین | بہتر اس عمدہ سے ہیگا کہین ہو قیدی جو

## انیسوین حکایت

ایک بزرگ سے معنی اس حدیث کے پوچھے مین نے کہ ترجمہ لفظی اُسکا یہہ ہے دشمن تر دشمنونکا تیرا نفس ہے پہلو مین تیرے فرمایا اُسنے باعث اِسکا یہہ ہے کہ جس دشمن پر احسان تو کریگا تیرا دوست ہو جائیگا مگر نفس کہ جس قدر اُسنے مدارا اور محبت سے پیش آئیگا مخالفت زیادہ کریگا ؛

## قطعہ

فرشتہ خو کرے ہے آدمی کو کم کھانا | جو کھائے مثل بہایم گرے بسان جماد
مُراد جسکی تو برلائے ہو تیرا وُہ مطیع | سوائے نفس کہ حاکم ہو پاے گروہ مُراد

## بیسوین حکایت جدال سعدی

ایک شخص کو درویشونکی صورت کے موافق اور اُنکی سیرت کے مخالف کسی مجلس مین دیکھا مین نے کہ بدبیان کر رہا ہے اور دفتر شکایت کے کھول کر ہجو تونگرونکی شروع کی اور سخن کو یہان تلک پہنچایا ہے کہ فقیرونکا دست قدرت بندھا ہے اور تونگرونکا پاے ارادت ٹوٹا

## بیت

اہل کرم کے ہاتھ مین وام و درم نہین | دولت ہے جنکے پاس اُنھو نہین کرم مین

مین کہ پالا ہوا بزرگونکی نعمت کا ہون یہہ بات مجھے پسند نہ آئی کہا مین نے ای یار تونگر آدمی حاصل ہین مسکینونکے اور ذخیرے ہین گوشہ نشینون کے مقصد ہین زائرون کے اور نگہبان ہین مسافرون کے برائے راحت مردمان اُٹھاتے ہین بارگران کھانے مین ہاتھ اُسوقت

دالین کہ متعلق اور زبردست کھاوین اور اُنکے جود و کرم کا فضلہ فقیر و پیر و اقربا اور ہمسائے کو پہنچا ہے

## نظم

توانگرون کو ہے ہنتا وقف و نذر و مہمانی
زکوٰۃ فطر کی ہر سال و ہدی و قربانی

اور اُنکا کام ہے آزاد کرنا بندون کا
جو اُنپہ طعن کرے اُسکی ہیگی نادانی

تو اُنکے رتبۂ دولت کتئین کہان پہنچا
اُنھون سے ہوتی ہے جگمین سدا زرافشانی

تیری ہے یونہی دو رکعت سو تیری خاطر کو
اُنھونکے وقت بھی لاحق ہے سو پریشانی

قدرت جود کی اور قوت سجود کی دولتمندونکو بہتر میسر ہوتی ہے کہ مال پاکیزہ و جامۂ پاک و دل فارغ و پاس ابرو رکھتے ہین اور قوت طاعت کی لقمہ لطیف مین ہے اور صحت عبادت کی لباس طاہر مین ظاہر ہے کہ معدۂ خالی مین کیا قوت ہو اور دست تہی مین کیا سخاوت پاے شکستہ سے سیر کیا ہو سکے اور بھوکھے کے ہاتھ سے کیا خیر

## قطعہ

رات کو سووے وہی دایم پراگندہ حواس
جس بشر کی وجہ قوت صبح کی ظاہر نہو

گرمیون مین آذُقہ کرتی ہے اکٹھا اِس لئے
تا کہ جاڑون مین فراغت قوت سے ہو مورکو

فراغت فاقے سے نہین ملتی اور جمعیت پریشانی کے ساتھ جمع نہین ہوتی کسی نے تکبیر احرام نماز عشا کی کہی ہے کوئی منتظر طعام شام کا ہے غرض ہرگز یہہ اُسکے مشابہ نہین

## رُباعی

جتنے ہین صاحبان رزق سدا
دل سے مشغول ہین بذکر خدا

روزی جنکی ہے جگمین ڈانوا ڈول
بھٹکے ہے دل اِدھر اُدھر اُن کا

عبادت اُنکی مقام قبول سے نزدیکتر ہے کہ خاطر جمع اور حضور قلب رکھتے ہین نہ پریشان

خاطر کہ اسباب معیشت کے درست کرکے اور اوراد عبادت مین مشغول ہوون پناہ مانگتا ہون
بخدا ایسے فقر سے کہ جو بدحال کرتا ہی اور ایسے کی ہمسائگی سے کہ جسے دوست
نہین رکھتا حدیث مین بھی آیا ہی کہ فقر روسیاہی دونو جہان کی ہی درویش بمعرفت
کو آرام نہو جب تلک کفر اسکے فقر کا انجام نہو یہہ سُنکر کہا اُسنے کہ نہین سُنا ہی تونے
کہ جناب حضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ فقر فخر ہی میرا تب بولا مین ؏
چپ رہ کہ مُراد سیّد عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی فقر سے مرد میدان رضا کے ہین
اور راضی تیر قضا کے نہ ایسے کہ خرقہ صُلحا کا پہنین اور فقیر کے لقمۂ روزینہ کو بیچین ؏

## رباعی

| | |
|---|---|
| ای طبل سے تیری گو کہ اُونچی ہی صدا | خالی ہی پہ ایک لخت باطن تیرا |
| بھسے بھی تو کہہ کوچ کے وقت ای غافل | بِن توشے کے تدبیر کریگا تو کیا |

## رباعی

| | |
|---|---|
| تسبیح لپیٹ مت تو ہاتھہ اپنے پر | حق مین نہین یہہ امر تیرے کچھہ بہتر |
| ہی ہمت و مردی جو تجھے ایک ذرا | مُنہہ پھیر خلایق سے طمع کچھہ مت کر ؏ |

اور نہین ہو سکتا بغیر نعمت کے ننگے کا پہنانا یا بدون وسعت قیدیون کی رہائی مین ساعی
ہونا ہم جنس ہمارے اہل دولت کو کب پہنچین اور ہاتھہ لینے والے کا دینے والے کے
ہاتھہ سے مشابہہ کب ہووے خدائتعالیٰ محکم قرآن مین یعنے وہ آیہ کہ جسکے معنے صحیح ہین اور
احتمال دوسرا نہین رکھتے نعمت اہل بہشت سے خبر دیتا ہی معافی اسکے یہہ ہین
یہہ وسے ہین کہ انکے واسطے ہی روزی معین تا جانے تو کہ جو کوئی مشغول خرچ روزمرہ سے ھے
دولت پارسائی سے محروم ہی اور مُلک قناعت کا تابع رزق معلوم ہی ؏ ؏

## بیت

خواب مین پیاسون کے تئین آوے نظر | آب کا چشمہ یہہ عالم سر بسر

جہان کہین کسی سختی کھینچے ہوئے کو اور تباہی کے مارے کو دیکھے گا تو کہ وہ آپ کو بسبب غلبۂ حرص کے خوفناک کامون مین مشغول کرتا ہے اور اسکے جتنے متعلقات اور لوازم ہین اُن سے پرہیز نہین کرتا اور عذاب آخرت سے نہین ڈرتا حلال و حرام کو نہین پہچانتا

## قطعہ

ڈھیلا کہین سے کُتے کے سر پر جو آپڑے | اُچھلے وُہ اِس خوشی سے کہ یہہ اُستخوان ہے
دو آدمی جو کاندھے پہ رکھہ لیوین نعش کو | ناکس کتئین گُمان یہہ ہووے کہ خوان ہے

لیکن صاحب دولت چشم عنایت الٰہی سے سبب حلال کے حرام سے محفوظ ہے یہہ سمجھ کہ مین تقریر اِس سُخن کی نہین کرتا اور دلیل نہین لاتا تجھی سے اِنصاف کی توقع رکھتا ہون کہ ہرگز نہ دیکھا ہوگا تو نے ہاتھ کسی دغا باز کا شانون سے بندھا اور کسی بپتا کو قید خانے مین پھنسا یا پردۂ عصمت کسی مُتقی کا پھٹا یا کسی کا ہاتھ پہنچے سے کٹا مگر بسبب درویشی اور مفلسی کے کہ شیر مرد ضرورت اور محتاجی کے باعث پرائے گھرون مین کونبھل اور سیدھین دیتے ہین اور تختے چھدوا کر پاؤن بندواتے ہین ہو سکتا ہے درویش کو نفس امارہ ور غلانے اگر عورت سے بچنے کی طاقت اپنے مین نہ پاوے تو گناہ مین مُبتلا ہووے کہ بطن اور فرج توام ہین یعنے ایک پیٹ کے دو فرزند جب تلک ایک برجا ہے دوسرا برپا ہے سُنا ہے مینے کہ ایک فقیر کو اِغلام کی علت کے سبب پکڑا باوجود اِسکے کہ شرمساری کھینچی اُسنے پر سنگساری کی سزا پائی تب بولا ای مسلمانو زر نہین رکھتا کہ جورو کرون اور طاقت نہین رکھتا کہ صبر کرون ناچار ہون کیا کرون

اور اعضائے تناسل کا کاٹنا اسلام مین درست نہین غرض سارے اسباب تسکین اور جمعیت باطنی کے جو اہل دولت رکھتے ہین اُنمین سے ایک یہہ ہے کہ ہر ایک رات ایک محبوبۂ خوب سے ہم آغوش رہتے ہین اور ہر روز جوانی کو تازہ کرتے ہین ایسی محبوبہ کہ صبح روشن کے سینے پر اُسکے گورے رنگ سے داغ پڑ گیا ہے اور اُسکی قامت سے شرمندہ ہو کر سرو خیابان خاک مین گر گیا ہے ؛

**بیت**

پنجے کتنین عزیزون کے خون مین ڈبو دیا ‖ عنابی اپنی اُنگلیون کی پوریون کو کیا

ممکن نہین ہو سکتے ہوئے ایسی حسین کے گرد بُرے کامونکے پھرین یا اِدھر اُدھر کا دھیان اپنے دل پر دھرین ؛

**بیت**

تاراج و محو حور کا جو دل کہ ہے ہوا ‖ کرتا ہے کب بتون پہ وہ یغما کے التفات

جس شخص کے ہون روبرو خرماے تر خواہش کے وقت پتھر مارے بھولکر وہ خوشۂ انگور پر اغلب ہے کہ مفلس اپنے دامن عصمت وطہارت کو نجاست گناہ سے بھر دیوے اور مانند بھوکے کُتّے کی روٹی جسکی پاے لیجاوے

**بیت**

کب پوچھتا ہے گوشت جو کُتّے کو ملگیا ‖ دجّال کا یہہ خر ہے کہ صالح کا ہے شُتر

کیسی کیسی پردہ نشین بسبب درویشی کے فساد مین پڑی ہین اور آبروے گرامی اپنی اُنھون نے بدنامی کی باد سے برباد دی ہے

**بیت**

جب ہووے بھوکھ قوّت پرہیز کب سکے ‖ افلاس باگ کھینچ لے تقوے کے ہاتھ سے

جسوقت کہ مین نے یہہ سخن کہا درویش کے ہاتھ سے باگ طاقت کی چھُٹ گئی تیغ زبان کی اُسنے کھینچ لی اور گھوڑا فصاحت کا بیحیائی کے میدان مین کُدا کر مجھ پر دوڑایا اور کہا اتنا مبالغہ اُنکی تعریف مین کیا تو نے اور پریشان باتین کہین کہ وہم تصوّر کرتا ہے

کہ یہہ گروہ فاقے کے زہر کو تریاق ہے اور روزی کے خزانے کی کنجی لیکن فی الحقیقت یہہ مجمع تکبر اور غرور کا مشغول مال و نعمت و مبتلائے جاہ و دولت ہے بات نہین کہتے یہہ مگر بجہالت اور دیکھتے نہین الا بکراہت عالمونکو گدا جانتے ہین اور فقیرونکو بے سر و پا غرور مال کے سبب اور عزت و جاہ کے باعث برتر سب سے بیٹھتے ہین اور اپنے تئین بہتر سب سے جانتے ہین یہہ خیال نہین رکھتے کہ کسی سے سازش کرین بیخبر ہین حکیمون کے قول سے کہ کہہ گئے ہین جو کوئی عبادت مین اورون سے کمتر ہے اور دولت مین زیادہ بصورت امیر ہے اور بمعنے فقیر

بیت

| | |
|---|---|
| زر سے جو بے ہنر کو حکیمون پہ فخر ہو | گو گاو عنبری ہے پہ تو جان گون خر |

کہا مین نے کہ مذمت انکی مت کر کہ اہل کرم ہین بولا وہ غلط کہتا ہے بندہ درم کیا فایدہ ہے اگر ابر بہار ہین کہ کسی پر نہین برستے مانا کہ آفتاب ہین پر کسیکو منور نہین کرتے گو وسعت قدرت کے مرکب پر سوار ہین لیکن اُسے نہین دوڑاتے اور ایک قدم بھی واسطے خدا کے راہ حق مین نہین رکھتے بے منت و اذیت ایک درم نہین دیتے مال کو محنت و مشقت سے جمع کرتے ہین اور خست کے باعث دھر رکھتے ہین آخر کار چھوڑ جاتے ہین حکیمون نے کہا ہے مال بخیل کا خاک سے اُسوقت نکلتا ہے کہ وہ خاک مین جاتا ہے

بیت

| | |
|---|---|
| کوئی حصول کرے جدجہد سے دولت | ایک اور آنکے لیجائے اُسکو بے زحمت |

مین نے کہا دولتمندون کے بخل سے آگاہ نہین ہوا تو مگر بسبب گدائی کے وگرنہ جو کوئی کہ طمع نہین رکھتا سخی اور بخیل کو یکسان ہے جانتا کسوٹی جانتی ہے کہ سونا کیسا ہے اور محتاج جانتا ہے کہ بخیل کون ہے بولا وہ کہ اسبات کو تجربے سے کہتا ہون کہ چوبدار

دروازے پر رکھتے ہین اور مردم درشت خوا ور جنگ جو متعین کرتے ہین کہ عزیزون کو آنے ندین اور صاحب تمیز ونکو روکین اور کہین کہ گھر مین کوئی نہین ؛ **بیت**

| | |
|---|---|
| اگر نہووے صاحب تدبیر وعاقل ہوشیار | کوئی گھر مین ہے نہین کہتا ہے سچ یہہ پردہ دار |

کہا مین نے کہ باعث اس حرکت کا یہہ ہے کہ اہل توقع کے ہاتھ سے اور محتاجون کی عرضیون سے تنگ آئے ہین اگر جنگل کی ریت دُر ہو تد بھی عقل کے نزدیک محال ہے کہ

| | |
|---|---|
| آنکھہ گدا کی پُر ہو ؛ | **بیت** |
| نعمتون سے طالب دُنیا کی آنکھہ | پُر نہووے جیسے شبنم سے کنُوا |

حاتم طائی صحرا نشین تھا اگر شہر مین ہوتا تو گداؤن کے ہاتھون سے عاجز و بیچارہ ہوجاتا اور اُسکے بدن کا جامہ پارہ پارہ پھر بولا وہ کہ رحم کرتا ہون مین اُنکے حال پر کہا مین نے غلط حسرت و حسد ہے تجھہ کو اُنکے مال پر غرض ہم اس جواب وسوال کے جھگڑے مین پھنسے ہوئے تھے جب وُہ سُخن کا پیادہ چلاتا مین اُسے بند کر دیتا جسکھری وُہ دلیلونکی شہہ مین میرے بادشاہ کلام کو دیتا مین فرزین حُجّت سے بچالیتا یہان تک کہ کیسہ ہمّت کا اُسنے ہارا اور حُجّت کے تیرونکا ترکش ڈال دیا **قطعہ**

| | |
|---|---|
| ڈھال کو مت پھینکنا تو از حملہ مرد فصیح | کچھہ نہین ہے پاس اُسکے جز دروغ وادّعا |
| سیکھہ دین و معرفت اے یار نشا عر سجع گو | دربہ ہی رکھتا ہے حربے قلعہ خالی ہے پڑا |

آخر کار دلیل اُسکے پاس نرہی تب ذلیل اُسے کیا پھر اُسنے ہاتھہ ظلم کا پھیلا دیا اور بیہودہ بیہودہ بکنا شروع کیا جاہلونکا طریقہ یہی ہے کہ جب دلیل سے عاجز ہوتے ہین لڑنے لگتے ہین چنانچہ آذر بُت تراش جب حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حُجّت مین برنہ آیا لڑنیکو اُٹھہ کھڑا ہوا اور چند کلمے ناشایستہ کہے کہ قرآن اُسکے ناطق ہے اور حاصل اُنکا یہہ ہے اگر تو

باز نہ آوے گا دشمنی سے میرے خداؤن کی یا مذمت سے اُن کی مین تجھے گالیان دونگا یا سنگسار کرونگا غرض جب گالیان اُسنے دین مین نے بھی دین آخر اُسنے میرا گریبان ٹکڑے اُڑایا اور مین نے اُسکی ٹھوری کو پاش پاش کیا ؎

قطعہ

ٹکڑے ہوے مین گردن اُسکی ہاتھ مین اُسکے جیب میرا
خلق کا بلوا پیچھے ہمارے لوگ ہزارون خندہ زنان
گفت و شنید سے ہم دونونکی ہو متعجب آخر کو
یدا پنے لاگا انگلی اپنے دانتو نہین سر پر وجوانان

یدان اُسکے فیصلے کے واسطے قاضی کے پاس گئے اور اُسکے حکم کی اطاعت قبول کی کہ وہ حاکم مسلمانونکا ہے جو مصلحت کہ دیوے اور درمیان درویشون اور تونگرون کے فرق کرنیکو جسطرح سے کہ فرماوے وہی حق ہے جو اُسنے ہماری صورت دیکھی اور کلام ہمارا سنا فکر کے گریبان مین سر کو ڈالا اور بہت تامل کے بعد اُٹھا کر یہہ فرمایا اے شخص کہ تونگرون کی تو نے ثنا کی اور مذمت درویشون کی روا رکھی جان تو جہان گل ہے وہان خار ہے نہ گنج بن سانپ ہے نہ شراب بن خمار جسجگہہ گوہر اعلیٰ ہے وہین گھڑیال آدمیونکا کھانے والا ہے گوندگی اجل کی دُنیا کے عیش کی لذت کے پیچھے ہے اور دیو صعوبت بہشت کی نعمت کے آگے

بیت

| | | |
|---|---|---|
| کیا کرے جور عدو گر نہ سہے طالب دوست | | گنج و مار و گل و خار و غم و شادی ہین بہم |

نہین دیکھتا ہے تو کہ باغ مین اُدھر بید مشک ہے اُدھر چوب خشک ایسے ہی تونگرونمین شاکر ہین اور کافر درویشونکے بھی حلقے مین اسیطرح سے حریص ہین اور صابر

بیت

| | | |
|---|---|---|
| ہووے جو دُنیا مین ہر ایک قطرہ اوسکا گہر | | کوڑیونکی طرح سب بازار جاوے اُسسے بھر |

[نظر الہی امیر فقیر سیرت اور فقیر امیر ہمت ہین بڑا دولت مند وہی ہے کہ غم فقیرون کا کھاوے اور فقیرون مین بہتر وہ ہے کہ طالع مندون کے دروازے پر کبھو نجاوے جو شخص کہ توکل کرے خدا پر تو اسکو وہی بس ہے بعد اسکے فقیر کو غصے سے کہنے لگا اور جو کہا تو نے کہ تونگر برے کامون مین مشغول ہین اور لہو لعب مین مصروف البتہ کتنے شخص ان مین کم ہمت اور منکر نعمت ہین لیجاتے ہین اور رکھتے ہین کھاتے ہین اور کسیکو نہین دیتے بالغرض اگر مینہہ نہ برسے یا جہان مین طوفان اٹھے پر اپنی حشمت کے اعتماد سے فقیر کی محنت کی طرف دھیان نہین کرتے اور خدا سے نہین ڈرتے اور کہتے ہین

بیت

| | | |
|---|---|---|
| پروا نہین جو نیستی سے کوئی جاے مر | | زردار ہون مین بط کو ہے طوفان سے کیا خطر |

بیت

| | | |
|---|---|---|
| ناقون پہ جو کہ عورتین ہودون مین ہین سوار | | کب ملتفت ہون اسپہ جو ہے ریت مین چھپا |

بیت

| | | |
|---|---|---|
| کمینے اپنی کملی کھینچ کر جو لے گئے باہر | | تو کہتے ہین کہ غم کسکو ہے گو سب خلق جاوے مر |

انکے اوصاف یہی ہین کہ مین نے بیان کئے اور بعضے انمین ایسے ہین کہ دسترخوان نعمت کا انھون نے آگے محتاجون کے بچھایا ہے اور اپنے کرم کا اشتہار ملک بملک بھجوایا ہے کشادہ پیشانی فقیرون سے متواضع ہوتے ہین اور محتاجون کی خدمت کے لئے کمر بستہ رہتے ہین طالب نام و مغفرت ہین اور صاحب دنیا و آخرت چنانچہ بندگان حضرت بادشاہ دایم بحفظ الہ دشمنون پر منصور و مظفر مالک کہتر و مہتر حامی اطراف صاحب انصاف وارث ملک سلیمان عادل شاہان زمان مظفر الدین ابوبکر سعد

ہمیشہ رکھے اللہ تعالےٰ ایام دولت اُسکے اور بلند کرے نشان نصرت اُسکے

## رباعی

کوئی پدر نہ کرے یہہ کسی پسر پہ کرم | کیا جو تو نے ہی دُنیا مین بن آئے
جو چاہا حق نے کہ بخشش کرے خلایق پر | تو اپنے لُطف سے تجھکو کیا ئے

قاضی نے جب سخن کو یہان تلک پہنچایا اور ہماری حد قیاس سے مبالغے کے اسپ کو پرے لیگیا تب موافق حکم قضا کے راضی ہوئے حالات ماضی سے درگذرے اور معذرت کی باتین باہم کرکے راہ مدارا کو اختیار کیا ہر ایک نے سر کو دوسرے کے پاؤن پر رکھہ دیا اور سر و روایک کا ایک نے چوما غرض خاتمہ سخن کا اِس قطعے پر ہُوا

## قطعہ

فقیر اب باز آ اُس گردش دُنیا کے شکوے سے | بُرا کم بخت ہوتا تو جو اِس حالت مین مرجاتا
جو تیرے دست و دل مین کامران ایسا ہو دولت | کھلا اور کھلا کہ تیرے ہاتھ آوے دین اور دنیا

# آٹھوان باب صحبت اور پند و حکمت کے آداب مین

## حکمت

مال عمر کی آسایش کے واسطے ہی نہ عمر واسطے جمع کرنے مال کے ایک عقلمند سے پوچھا کہ نیک بخت کون ہی اور بدبخت کون کہا اُسنے نیک بخت وُہ ہی کہ جسنے کھایا اور کھلایا اور بدبخت وُہ ہی کہ جو مرگیا اور چھوڑ گیا

## بیت

نہ پڑھہ نماز تو اُس پر کہ جسنے کچھہ نہ کیا | نہ کھایا اور طلب زر مین عمر کو کھویا

## نصیحت

موسیٰ علیہ السلام نے قارون کو نصیحت کی کہ احسان کر تو بھی محتاجون پر جیسا کہ تجھہ پر احسان کیا ہی اللہ نے کچھہ دھیان نہ کیا اُسنے اور کان اسپر نہ رکھا آخر نہ سُنا تو نے کہ کیا دیکھا

قطعہ

دام و درم کو دور رکھا جس نے خیر سے | کچھہ فایدہ نپاوے گا وُہ واغ غم سوا
گر چاہتا ہے نعمت دُنیا سے انتفاع | دے خلق کو تو جیسے خدا نے تجھے دیا

غرض یہہ ہے کہ بخشش کر اور منّت کسی پر مت دھر کہ اُسکا فایدہ تجھے پہنچے قطعہ

درخت کرم نے جہان پکڑی جڑ | گئی اُسکی ہر شاخ افلاک پر ؛
جو یہہ چاہتا ہی کہ پھل اُسسے کھائے | تو منّت کا آرہ نہ تو اُسپہ دھر

قطعہ

کر شکر حق کہ دی تجھے توفیق خیر کی | انعام و فضل سے نہ مُعطّل کبھو رکھا
خدمت کا بادشاہ پہ احسان تو نرکھہ | احسان اُسکا مان جو خادم تجھے کیا

حکمت دو شخص نے ناحق محنت کھینچی اور کوشش بے فایدہ کی ایک وُہ کہ جسنے مال جمع کیا اور نہ کھایا دوسرا وُہ کہ جسنے علم سیکھا اور عمل نہ کیا ؛ مثنوی

گو کہ پڑھہ جاوے تو علوم جہان | نہ کرے گر عمل تو ہی نادان
نہ مُحقّق ہو نے فقیہ اگر | تو کتابون سے ہی لدا جون خر
اُسے بے مغز کو کہان یہہ خبر | ہین لدی لکڑیان کہ ہین دفتر ؛

حکمت

علم برائے ترقی نعمت عُقبیٰ ہی نہ بجہت حصول دُنیا ؛ بیت

جہان کے بیچ جس عالم نے اپنے علم کو بیچا | کیا خرمن اکٹھا پر اُسے ایک لخت ہی پھونکا

**حکمت** عالم بے تقویٰ مشعل رکھتا ہے پر ہے اندھا

**بیت**

بے فایدہ عمر کو گنوایا ؛ کچھ مول لیا نہ زر گرایا ؛

**حکمت**

ملک عقل مندون سے خوبی پکڑتا ہے اور دین و اسلام پرہیزگارون سے کمال عقلمند بادشاہون کے قرب کے محتاج جتنے ہین وے اُس سے زیادہ تر محتاج ہین اُن کی نصیحت کے

**قطعہ**

دھیان سے سُن اسکو تو ای بادشاہ ؛ پند کوئی دھر مین اِس سا نہین

کام ندینا بجز اہل خرد ؛ گو کہ جو عاقل ہے وُہ لیتا نہین

**حکمت** تین چیزین بغیر تین چیزون کے پایدار نہین ہوتین مال بے تجارت علم بے بحث و ملک بے سیاست ؛

**حکمت** رحم بدون کے اوپر کرنا ستم ہے نیکون پر اور ظالمون کا عفو کرنا جور ہے مظلومون پر

**بیت**

نوازیگا اگر بدذات کو ای صاحب دولت ؛ نظر نعمت پہ تیری وُہ کریگا چاہیگا شرکت

**حکمت** بادشاہونکی دوستی پر اعتماد نکیجے اور لڑکونکی خوش آوازی کا اعتبار کہ وُہ ایک خیال کے باعث سے تبدیل پاجاتی ہے اور یہہ سبب جوانی کے تغیر **بیت**

ہزار دوست ہون جسکے مت اُسپہ شیدا ہو ؛ نہین تو ولیہ گوارا کر اُسکی فرقت کو

**حکمت** اپنے بھید کو ہر آن دوست سے مت کہہ تجھے کیا معلوم ہے احیاناً کسی وقت دُشمن ہو جاوے اور دُشمن سے جو بُرائی کہ تو کر سکتا ہے مت کر اتفاقاً کسی وقت وہی دوست ہو جاوے وُہ بھید جسکو چاہتا ہے کہ چھپا رہے کسی معتمد سے بھی مت کہہ

کہ رازدار اپنے ان کا کوئی تجھ سے بہتر نہو گا ٭

**قطعہ**

چپ ہی بھلی کہ راز کو اپنے کسی سے کہہ | کہنا یہہ تو کسی سے نکہیوائے سے کبھو
ای مرد سوچ دل مین سر چشمہ بند کر | پانی بھرا تو بند ھہ نہ سکے گی پھر آبجو

**مثنوی**

خلوت مین بات کر یہہ تیرے حق مین ہی بھلا | پچتائیگا کہے گا جو بھرا نجمن مین جا
وہ سخن مت کہہ تو خلوت مین نہان | کہہ سکے جسکو نہ مجلس کے میان

**حکمت** دشمن ضعیف کہ اطاعت کرے اور دوستی جتاوے مقصود اسکا کچھہ اور نہین مگر یہہ کہ دشمن قوی ہووے الغرض ہر گاہ دوستونکی دوستی کا بھروسا نہین تو چاپلوسی پر دشمن کی کیا اعتبار ہی ٭

**پند**

جو کوئی دشمن کو چک کو حقیر اور ناچیز سمجھے مانند اس شخص کی ہی کہ تھوڑی آگ کو نہ بجھاوے اور یون ہین چھوڑ دے

**قطعہ**

گر قتل کر سکے ہی تو کر چک تو آج ہی | آتش ہوئی بلند تو پھونکے گی ایک جہان
جو تیر کی ہو چوٹ پہ دشمن اسے نچھوڑ | فرصت نہ اتنی دے کہ چڑھا لیوے وہ کمان

**پند**

لازم ہی دشمنونکے بیچ اسطرح بات کہے تو اگر وے آپسمین دوست ہو جاوین تو شرمندہ نہو

**ابیات**

دو دلون مین ہی لڑائی شعلہ سان | مثل ہیزم کش ہی لگترا درمیان
ایکدن آپسمین وہ پھر جاینگے مل | آپہی وہ ہوگا پشیمان و خجل
غضب کی آگ کتین دو دلونمین بھڑکا کر | جلانا اپنے تئین ہی شعور سے باہر

## قطعہ

| | |
|---|---|
| دوستونکے ساتھہ بات آہستہ کہہ | کان دشمن کا مبادا ہووے ادھر |
| کہہ نہ بیباکانہ کچھہ دیوار سے | شاید اسکے پیچھے ہو کوئی بشر |

## پند

جوکوئی اپنے دوستونکے دشمنون سے دوستی کرے دوستونکی ایذا کا دھیان رکھتا ہے

## بیت

| | |
|---|---|
| ای عقل مند دوستی سے اسکی ہاتھہ دھو | جو دوست تیرا دشمنون سے ہم پیالہ ہو |

**پند** جو کسی کام کے انجام مین تجھے تردد ہو تو وہ طرف اختیار کر کہ جدھر سے بے رنج وہ کام نکلے ؛

## بیت

| | |
|---|---|
| مت کر سلیم طبع سے تو تلخ گفتگو | لڑ مانہ اسکے ساتھہ جو کوئی ہو صلح جو |

**حکمت** جب تلک زر سے کام نکلے جان پر جوکھون اٹھانی لائق نہین

## بیت

| | |
|---|---|
| تھک چکین جب تیرے سب حیلونکے تئین | پھر نہ کر تلوار بن کچھہ اور بات |

## حکمت

دشمن کے عجز کرنے پر رحم نکر کہ اگر قادر ہوگا تو مہر نہ کریگا تجھہ پر

## بیت

| | |
|---|---|
| شیخی نکر نا زور کی دشمن جو دیکھے ناتوان | ہر موی تن مین مرد ہی پر مغز ہی ہر استخوان |

**حکمت** جو کوئی کسی بدگو کتئین قتل کرے تو خلق کو اسکی بلا سے نجات دے اور اسکو عذاب خدا سے ؛

## قطعہ

| | |
|---|---|
| نہایت خوب ہی کرنا ترحم خلق پر لیکن | لگا مت زخم پر موذی کے تو زنہار مرہم کو |
| کیا ہی رحم جسنے سانپ پر یہہ ہر گز نہین سمجھا | کہ ہی یہہ رنج پہنچاتا ہر ایک فرزند آدم کو |

## حکمت

نصیحت دشمن کی ماننی خطا ہی لیکن سُننا روا ہی کہ برعکس اُسکے عمل مین لائے تو کہ عین صواب ہی

### قطعہ

حذر کر اُسنے جو کہتا ہی دشمن | کہ وُہ خالی نہووے گا ضرر سے
جو سیدھی تیر سی دکھلائے وُہ راہ | تو دست چپ کو چل اور پھر اُدھر سے

## حکمت

غضب حد سے زیادہ موجب وحشت کا ہوتا ہی اور لُطف بے وقت ہیبت کھوتا ہی نہ اتنی دُرشتی کر کہ لوگ تجھ سے تنگ آوین نہ اِسقدر نرمی کہ تجھہ پر دلیر

### مثنوی

دُرشتی و نرمی ہین دونون ضرور | بخوبی ہوتا انتظام اُمور
وُہ جرّاح کس کام کا ہی اگر | نرکھے بہم مرہم و نیشتر
دُرشتی بہت عاقلون سے نہو | نہ سُستی جو دیوے گھٹا قدر کو
فقط اپنی ہی تو فزونی نہ چاہ | زبونی سے بھی حال مت کر تباہ
کہا ایک چرواہے نے باپ سے | کہ ایک پند پیرانہ سکھلا مجھے
وُہ بولا کہ نیکی سے مت باز آ | یہ مغلوب رکھہ بھیڑئیے کو سدا

## حکمت

دو شخص دُشمن مُلک اور دین کے ہین بادشاہ بے حلم اور زاہد بے علم

### بیت

وُہ کسی مُلک کا ہووے نہ کبھو فرمان دِہ | جو خُدا کا نہین ہی بندۂ فرمان بردار

**حکمت** بادشاہ کو چاہئے یہان تک غصّہ نکرے کہ دوستونکو اعتماد نرہے آتش غضب کی پہلے صاحب غضب کو لگتی ہی بعد اُسکے شعلہ دُشمن تک پہنچے یا نہ پہنچے

## مثنوی

سزاوار کب ہی کہ آدم کا پوُد ۔ رکھے اِسقدر کبر و طیش و غرور
جو ہی یہہ تجھے تُندی و سرکشی ۔ تو خاکی نہین بلکہ ہی آتشی

## قطعہ

ایک مُتقی کے پاس گیا بیلقان مین مین ۔ اور یون کہا برائے خُدا جہل سے نکال
فرمایا اُسنے ہو مُتحمل برنگ خاک ۔ یا تو نے جسقدر ہی پڑھا اُسپہ خاک ڈال

**پند** بدخو ہاتھ مین ایسے دُشمن کے گرفتار ہی کہ جہان جائے اُسکے عذاب کے چنگل سے نجات نہین پاتا ۔

## بیت

بلا کے ہاتھ سے گو جائے چرخ پر بدخو ۔ پھنسا بلا مین رہیگا وہ اپنی خو کے سبب

**حکمت** جو دیکھے تو کہ دُشمن کی سپاہ مین پھوٹ پڑی ہی تو خاطر جمع رکھہ اور جو اِنکا دیکھے تو اپنی پریشانی کا اندیشہ کر ۔

## قطعہ

جو دیکھے دُشمنون مین لڑائی ہی شوق سے ۔ جلسے مین بیٹھہ دوستون کے اور آنند کر
جسوقت پائے سب کتئین ایک زبان تو ۔ جلدی چڑھا کمان کو رکھہ سنگ قلعہ پر

## حکمت

دُشمن کا جب کوئی حیلہ بن نہین پڑتا تب دوستی شروع کرتا ہی اور اُسمین وُہ کام کرتا ہی کہ دُشمنی مین نہین کر سکتا سانپ کا سر دُشمن کے ہاتھ سے خواہمخواہ کُچل کہ دو فائدون مین سے ایک مُقرر ہوگا اگر یہہ غالب آیا تو سانپ مارا تو نے اور جو اُسنے کاٹا تو دُشمن کے ہاتھ سے چھوٹا ۔

## بیت

عدوئے ناتوان سے بے خطر مت ہو لڑائی مین ۔ نکالے شیر کا بھیجا جو جینے سے اُٹھا وے دل

**حکمت** وُہ خبر کہ رنج پہنچاوے دوسرے کو کہنے دے تو جیکا ہو رہ ؛ **بیت**

بلبل بہار کی تو بشتابی سے دے خبر ؛ ذکر خزان کو چھوڑ دے ایک لخت بوم پر ؛

## حکمت

بادشاہ کو کسیکی خیانت پر واقف مت کر جب تلک کہ اُسکے قول کا اعتماد نہو نہین تو اپنی ہلاکت کی سعی کرتا ہی تو ؛ **بیت**

فائدہ جب آئے تیرے تئین نظر ؛ بات کہنے کا تو اُس دم قصد کر ؛

**حکمت** جو کوئی کسی خود پسند کو نصیحت کرتا ہی وُہ آپ نصیحت کرنیوالیکا محتاج ہی ؛

**حکمت** فریب دشمن کا مت کھا اور غرور مدّاح سے مول مت لے کہ وُہ مکر کا جال ہے اور یہہ لالچی احمق کو تعریف خوش کرکے پھلا دیتی ہی جیسے حیوانون کے لاشیکو تخنے کے پوست مین پھونکنا پھلا دیتا ہی ؛ **قطعہ**

نہ سُنیو مدح سخن گو کی زنہار کبھو ؛ کہ تیری ذات سے پاتا ہی نفع وہ اُچھا ؛
مُراد اُسکی نہ دیگا جو ایک دن تیرے ؛ وُہ عیب اُس سے دو صد چند پھر کہا بیگا ؛

## حکمت

متکلم کا عیب جب تلک کوئی نہ پکڑے کلام اُسکا معیوب بارہے **بیت**

بچائیگا نہ حُسن سخن پر غرور کر ؛ اپنے گمان و وہم پہ او انکی مدح پر ؛

**حکمت** ہر شخص اپنی عقل کو کامل جانتا ہی اور اپنے فرزند کو خوبصورت **نظم**

اُٹرے تھے اس قدر سے ایک مسلمان و یہود ؛ اُنکی حالت پر ہنسی نے دفعتًا مجھکو لیا ؛
کہہ رہا تھا طیش سے وُہ مار نا مجھکو یہود ؛ گر نہووے یہہ قبالہ راست میرا یا خدا ؛

اور یہودی یون کہے تھا قسم ہے توریت کی | ہون مسلمان تجھہ سا گر مین جھوٹھہ کہتا ہون ذرا
گرچہ سب روئے زمین سے عقل ہو معدوم ایکبار | اپنے تئین ناوان جانے کوئی یہہ امکان کیا

## حکمت

دس آدمی ایک دسترخوان پر کھائین اور دو کتے ایک مردار کو کھاتے ہوئے لڑ پڑین حریص ایک جہان کی نعمت رکھتا ہو تو بھی بھوکھا ہے اور قانع ایک روٹی سے بھی سیر رہتا ہے

## شعر

روکھی ایک روٹی سے بھر جائے ابھی رودہ تنگ | دیدۂ تنگ نہ پُر ہو نعیم دُنیا سے

## مثنوی

جو دور عمر میرے باپ کا تمام ہوا | مجھے یہہ کر کے وصیت جہان سے گذرا
بلا ہے آتش شہوت حذر کر اِس سے پسر | نہ اپنے واسطے دوزخ کو مشتعل تو کر
کہ اُسکی آنچ کی ذرہ نہ تاب لاویگا | بس آب صبر چھڑک آج ہی اور اُسکو بجھا

**حکمت** جو کوئی توانائی مین دستگیری نہ کرے ناتوانی مین بہت سی سختی کھینچے

## بیت

نہایت ہے بد اختر مردم آزار | کہ روز بد کوئی اُسکا نہین یار

**حکمت** جان ایکدم کی حمایت مین ہے اور دُنیا ایک وجود عدم مین پس دین کو عوض دُنیا کے مت بیچ فی الواقعی یوسف کو جو بیچینگے تو کیا لینگے تنبیہ کرتا ہے اسبات پہ قول اللہ تعالی کا کہ معانی اُسکے یہہ ہین آیا پیمان نہ لیا تھا تجھہ سے مین نے اے بنی آدم کہ مت پرستش کرو تم شیطان کو۔

## بیت

عدو کے کہنے پہ پیمان دوست کا توڑا | تک اِس کو سوچ تو کس سے پھرا تو کس سے ملا

## حکمت

شیطان مخلصون سے بر نہین آتا اور سلطان مفلسون سے ؛ **مثنوی**

مت اسکو قرض دے جو کوئی بےنماز ہو ‌ ‌ گرچہ منہہ اسکا فاقے کی شدت سے باز ہو
وہ تو خدا کے فرض کو کرتا نہین ادا ‌ ‌ پھر قرض کا تیرے اسے کیا فکر ہوئیگا

**حکمت** جو کچھ کہ جلد موجود ہووے دیر تک نرہے اور حکیمون نے کہا ہے جو دولت جلد آتی ہے شتاب جاتی ہے ؛ **قطعہ**

یہہ سننے مین آیا ہے کہ مشرق کی زمین مین ‌ ‌ چالیس برس مین بنتے ہے کاسۂ چینی
یک روز بنا لیتے ہین بغداد مین سو لیک ‌ ‌ قیمت کا بھی احوال ذرا دیکھیو اُن کی ؛

## حکمت

مرغ کا بچا نکل انڈے سے ڈھونڈھے ہے خورش ‌ ‌ بچۂ آدم کو کچھ ہوتی نہین عقل و خبر
وہ کسی شی کو نہ پہنچے دفعتاً کوئی لیوے مار ‌ ‌ دانش و فضل و ہنر مین جائے یہہ سب سے گذر
شیشہ ہے بقدر اس باعث کہ بیگا ہر کہین ‌ ‌ لعل ہے کمیاب اپنے قدر مین ہے بیشتر

**حکمت** صبر سے مقصود بر آتے ہین جلدی کرنے والے آپہی ٹھوکر کھاتے ہین

## قطعہ

اپنی آنکھون سے ہے دیکھا مین نے صحراؤن کے بیچ ‌ ‌ تیز رو سے جلد پہنچا جو کہ آہستہ چلا ؛
دوڑنے سے رہ گیا تھک کر سمند تیز گام ‌ ‌ ساربان اونٹ اپنا آہستہ چلا ہی لے گیا

**حکمت** نادان کو خاموشی سے کچھ بہتر نہین اگر یہی بھلا جانتا تو نادان نہوتا

## قطعہ

گر نہین کچھ بھی تجھکو فضل و کمال ‌ ‌ بند رکھ پھر زبان کو اپنی ؛

آدمی کو زبان کرے ہے خراب | جو زبے مغز کے تئین سبکی

## نظم

گدھے کو کرتا تھا تعلیم ایک احمق نت | اسی خیال میں ہوتی تھی اُسکی عمر بسر
کہا حکیم نے اُسکو عبث ہے یہہ کوشش | کہ دو کھے تجھے اِس سودے مین ملامت گر
خموشی اُسنے ذرہ تو تو سیکھ اَے نادان | اگرچہ طرز سخن تجھ سے کچھ نہ سیکھا خر

## مثنوی

جو تامل سے نہ دیویگا جواب | بول اُٹھے گا وُہ کلام ناصواب
عقل مندونکی طرح سے بات کہہ | یا بہایم کی طرح خاموش رہ

**حکمت** جو کوئی آپ سے دانا تر کے ساتھ بحثے اسواسطے کہ لوگ اُسے دانا جانین محض بیوقوف ہے اُسکو سب نادان ہی جانینگے

**بیت**

جو ہووے گرم سخن کوئی تجھ سے فاضلتر | اگر اُسے جانے ہے بہتر یہ اعتراض نکر

**حکمت** جو شخص کہ بدون کے ساتھ بیٹھے نیکی نہ دیکھیگا

**قطعہ**

اگر فرشتے کو بھی ہووے دیو کی صحبت | تو اُسنے سیکھے وُہ مکر و خیانت و وحشت
بدونسے غیر بدی اور کچھ نہ سیکھے گا | کہ گرگ کو نہین آتا ہے پوستین سینا

**حکمت** آدمیون کے چھپے ہوئے عیب ظاہر نہ کر کہ اُسکو رسوا کریگا اور آپنے تئین بے اعتبار

**حکمت** جسنے پڑھا اور عمل نہ کیا اُس شخص کی مانند ہے کہ ہل چلایا اور بیج نہ بویا

## حکمت

انسان بیدل سے بندگی نہین ہوسکتی اور پوست بے مغز پونجی کے لایق نہین یہہ کیا لازم ہے کہ جو کوئی مجادلے مین چست ہو وُہ معاملے مین بھی درست ہو

**بیت**

چادر و بُرقع مین جو شخص قامت بسا ہووے چھپی | کھول کر مُنہہ کو جو دیکھے تو ہے بُڑھیا ہوس سی

## مثنوی

اگر اکثر شبین ہوتین شب قدر | تو ہو تی وُہ جہان مین سخت بے قدر
ہر ایک پتھر جو ہو لعل بدخشان | تو سنگ و لعل ہو قیمت مین یکسان؛

**حکمت** جو کوئی کہ صورت مین خوب ہے لازم نہین کہ سیرت مین بھی نیک ہو اور کام باطن سے ہے نہ ظاہر سے؛

## قطعہ

چلن سے مرد کے معلوم ہووے ایکدم مین | کہ اُسکے علم کا رُتبہ کہان تلک پہنچا
نڈر نہو جیوڑ نہار اُسکے باطن سے | کہ خبث نفس کا برسون مین بھی نہین کھلتا

**حکمت** جو کوئی کہ بزرگون سے لڑتا ہے اپنا ہی خون کرتا ہے؛ **قطعہ**

تو برا جانتا ہے اپنے تئین | ایک کو دیکھتا ہے دو ڈھیرا
سر ملا کھیلتا ہے مینڈے سے | ماتھے کو دیکھیو ابھی تو تما؛

## حکمت

پنجہ ملانا شیر سے اور گھونسا مارنا شمشیر پر کام دانا وُنکا نہین **بیت**

زور آوری و جنگ نہ کر تو قوی کے ساتھ | زور آورون کے سامھنے رکھہ لے بغل مین ہاتھ

**حکمت** وُہ ضعیف کہ قوی سے دلاوری کرے اپنی ہلاکت مین دشمن کا مددگار ہے

## قطعہ

جو کہ سائے مین ہو پلا کب وُہ | دے سکے ساتھ لڑنے والون کا
ناتوان مرد سخت جنگل سے | جہل و نادانی سے کرے پنجا

**حکمت** جو کوئی کہ نصیحت نہ سُننے ارادہ ملامت کے سُننے کا رکھتا ہے؛

**بیت**

جو نصیحت سُنے نہ تو ای یار — گر ملامت کرین تو دم مت مار

**حکمت** بے ہُنر ہُنرمندونکو دیکھ نہین سکتے جیسے بازاری کُتے شکاری کُتے کو دیکھکر دور ہی سے بھونکتے ہین اور پاس نہین آ سکتے ؛

**حکمت** سفلہ جب ہُنر مین کسی سے بر نہین آتا تب ہزارون عیب اُسکو ہی لگاتا ؛

**بیت**

عیب اب تجھکو لگاتا ہی حسود نارسا — گفتگو مین تیرے آگے اُسکی گونگی تھی زبان

**حکمت** اگر پیٹ کا دُکھ نہوتا تو کوئی جانور صیّاد کے پھندے مین نہ پھنستا بلکہ صیّاد جال بھی نہ بچھاتا ؛

**بیت**

بے بس کرے ہی سب کو شکم ہی بُری بلا — بندہ شکم کا طاعت معبود کر چکا

**حکمت** حکیم دیر مین کھاتے ہین اور عابد آدھی بھوکھ اور زاہد سدِّ رمق اور جوان حلق تلک بھرتے ہین اور بڈھے اِس قدر کہ پسینا آجائے لیکن قلندر اتنا کھاتے ہین کہ معدے مین دم کے بھی سمانے کی جاگہہ نرہے اور دسترخوان پر رزق کسیکو نہ بچے

**بیت**

جو کہ ہو قیدی شکم کا دو شبین سووے نہ وہ — کھائے جس شب کو بہت اور گرسنہ جس شب کو ہو

**حکمت** بد ہی عورتون سے مشورت اور گناہ ہی مفسدون کے ساتھ سخاوت

**بیت**

رحم چیتے کے حال پر مت کر — ظلم ہیگا یہہ سخت دُنبون پر

**پند** دُشمن سامنے ہی جس شخص کا اگر وہ نمارے تو دُشمن ہی اپنا ؛

**بیت**

ہاتھہ مین سنگ سانپ پتھر پر — ہی حماقت کرے تو دیر اگر ؛

ایک گروہ نے برعکس اُسکے بہتر سمجھا ہے اور کہا ہے قیدیون کے قتل مین تامل
بہتر ہے اسواسطے کہ مارنے مین اور چھوڑنے مین اختیار باقی ہے اگر بے تامل
مارے جاوین شاید کوئی مصلحت فوت ہوجائے اور تدارک اسطرح کا بن نہ آئے

## قطعہ

| | |
|---|---|
| مارنا جان سے زندیکا بہت ہے آسان | مار کر پھر جلادے کوئی یہ کیا امکان |
| چھوڑنا تیر کا دے صبر و تامل ہے خطا | کہ وہ پھر نیکا نہین جب کہ کمان سے چھوٹا |

**حکمت** جو دانا کہ جاہلون سے لڑے جھگڑے توقع عزت کی نرکھے اور ایک جاہل
باتون مین کسی دانا پر غالب آئے عجب نہین کیونکہ ایک سنگ ہے جواہر کو توڑتا ہے

## بیت

| | |
|---|---|
| کیا عجب جو تنگ ہوا اسکا نفس | ہووے بلبل زاغ کی جب ہم قفس |

## قطعہ

| | |
|---|---|
| دل مین رنجیدہ و آزردہ ہو اہل ہنر | کھینچے اوباش کے وہ ہاتھ سے گو جور و جفا |
| سنگ نے توڑا اگر سونے کا پیالہ حاصل | نہ وہ قیمت مین بڑھیگا نہ گھٹیگا سونا |

**حکمت** کسی عقلمند کی بات نے اگر کمینون کی گروہ مین صورت نہ پکڑی تعجب
مت کر کہ آواز بربط کی صدائے دہل سے غلبے مین بر نہین آتی اور عنبر کی باس لہسن کی
گندی بو سے دب ہی جاتی

## مثنوی

| | |
|---|---|
| اپنی زبان درازی سے نادان کھلے کار | دانا کتین گرا کے اکڑتا ہے بار بار |
| یہ جانتا نہین کہ سدا طبل کی صدا | لیتی ہے اپنے شور سے آہنگ کو دبا |

**حکمت** جواہر اگر کیچڑ مین گرے نفیس کا نفیس ہے اور غبار اگر فلک پر بھی پہنچے

خسیس کا خسیس صاحب استعداد اگر تربیت سے محروم ہو محل دریغ ہے اور تربیت نامستعد کی ضایع رکھہ اگرچہ اصل مین برتر ہے اسلئے کہ آگ جوہر عالی ہے لاکن جو اپنی ذات مین ہنر نہین رکھتی خاک کے برابر ہے قیمت شکر کی نہ باعث نی بلکہ اس سبب سے کہ خود میٹھی ہے

## مثنوی

غبی اور بے ہنر از بس جو کنعانکی طبیعت تھی ۔ پیمبر زادگی نے کب بڑھایا قدر کو اسکی
ہنر دکھلا جو رکھتا ہے کہ وہ بہتر ہے گوہر سے ۔ گل رنگین ہے کانٹے سے اور ابراہیم آزر سے

حکمت مشک وہ ہے کہ آپ اپنی باس سنگھائے نہ بواسطہ عطار دانا مانند عطار کی ڈبیا کی خموشی مین ہنر دکھاتا ہے اور نادان بازیگر کے طبل کی مانند بلند آواز اور باطن مین خالی و بے انداز ۔

## قطعہ

جو کہ عالم ہے جاہلون کے بیچ ۔ مثل اسکی کہین ہین صدیقان ۔
شاہد خوب ہیگا اندھون مین ۔ گھر مین زندیق کے ہے یا قرآن ۔

حکمت جو دوست ایک عمر مین آوے ہاتھ لایق نہین کہ ایک دم مین بگاڑ اسکے ساتھ

## بیت

سنگ ہوتا ہے لعل برسون مین ۔ اسکو اکدم مین سنگ سے مت توڑ

حکمت عقل پنجے مین نفس کے ایسی ہے گرفتار جیسے مرد عاجز ہاتھہ مین عورت مکار کے ہو ناچار ۔

## بیت

اُس گھر مین تو سرور کا دروازہ بند کر ۔ زن جس مین ہو بلے اپنی صدا کو بلند کر

حکمت عقل بدون قوت کے مکر ہے اور افسون قوت بغیر عقل کے جہل و جنون

## بیت

| | | |
|---|---|---|
| شعور و عقل و دانش پیٹھے ہو اور ملک ہو پیچھے | | کہ نادان ملک و دولت سے کرے ہے ظلم اپنے پر |

**حکمت** جو صاحب ہمت کہ کھاوے اور دیوے بہتر ہے اُس عابد سے کہ روزہ رکھے اور جمع کرے ؛

**حکمت**

جس شخص نے خواہش کو اپنی ترک کیا اسواسطے کہ مقبول ہو خلق کا شہوت حلال کا تارک ہوا اور شہوت حرام مین پڑا ؛

**بیت**

| | | |
|---|---|---|
| نہ گوشہ گیر اگر مستقی نہ ہو ؛ | | آئینۂ سیاہ مین کیا دیکھے پھر وہ |

**حکمت** تھوڑا تھوڑا رفتہ رفتہ بہت ہو اور قطرہ قطرہ ہو جاوے آنجو جو شخص کہ دست قدرت نہین رکھتے پتھر لگائے ہوئے رکھ چھوڑتے ہین تاکہ فرصت کے وقت بھیجا ظالمون کے دماغ سے نکالین ؛

**مثنوی**

| | | |
|---|---|---|
| نہر ہو قطرہ قطرہ جمع ہو جو | | نہر سے نہر مل کے دریا ہو |
| تھوڑا تھوڑا ہو بہت سا دیر مین | | دانہ دانہ غلہ ہووے ڈھیر مین |

**حکمت** عالم کو لائق ہے کہ جاہل کی لغو حرکتون سے درگذرے اور بسبب حلم کے برداشت کرے کہ طرفین کا نقصان ہے ہیبت اُسکی گھٹ جائیگی اور نادانی اُسکی بڑھ جائیگی ؛

**بیت**

| | | |
|---|---|---|
| جو سفلے سے بولے پھر خوشی | | زیادہ بڑھے اُسکی گردن کشی |

**حکمت** گناہ جس کسی سے کہ ہووے بد ہے اور عالمون سے بدتر ہے علم جنگ شیطان کی سلاح ہے اور صاحب سلاح کو اگر قید کر کے لیجاوین تو انفعال زیادہ کھینچے ؛

**مثنوی**

| | | |
|---|---|---|
| جاہل مفلس اگر نادان بھی ہو ؛ | | عالم فاسق سے پر بہتر ہے وہ |

وہ ُسنے اندھے مین سے رستا گم کیا | آنکھین ہوتے بہرکوئے مین گر پڑا

**حکمت** جس شخص کی زندگی مین غریب وفقیر روٹی نہین کھاتے جب وہ مرجاتا ہے نام بھی اُسکا نہین لیتے ۔

**حکمت**

یوسف علیہ السلام مصر مین جب کال پڑا ہی پیٹ بھر نہ کھاتا تھا کہ مبادا بھوکھون کو بھول جائے انگور کی لذت جانتی ہی زن بیوہ نہ صاحب میوہ

**ابیات**

| | |
|---|---|
| جو کہ نعمت اور راحت مین پلا | حال بھوکھیکا اُسے معلوم کیا |
| حال درماندگی کا وہ ہی جانتا | جو کہ اُسپنے حال مین عاجز رہا |

**قطعہ**

| | |
|---|---|
| سوار مرکب چالاک کیجو دھیان اکدم | لکڑہارے کا خر کسطرح کیچڑ مین پھنسا ہیگا |
| نہ لیجو آگ تو ہمسایۂ درویش کے گھر سے | کہ روزن سے نکلتا ہی جو اُسکے ہی دھوان دلکا |

**حکمت** درویش ضعیف حال کا تنگی مین احوال مت پوچھ کہ کیونکر ہی تو مگر اس شرط سے کہ مرہم اُسکے زخم پر لگائے اور کچھ اُسکو گذرانے ۔

**قطعہ**

| | |
|---|---|
| گدھا جو دیکھے تو کیچڑ مین اور گرا ہوا پوچھ | تو اُسکے پاس نجا دل ہی مین ترحم کھا |
| وگر تو پاس گیا وجہ گرنے کی پوچھی | تو مثل مردون کی دامن کو باندھ اُسکو اٹھا |

**حکمت** دو چیزین عقل کے نزدیک مشکل ہین کھانا پہلے رزق مقسوم سے اور مرنا پہلے وقت معلوم سے ۔

**قطعہ**

| | |
|---|---|
| قضا وہی رہیگی گو ہزار نالہ و آہ | برائے شکر کرے یا شکوہ تیری زبان |
| وکیل ہی جو ملک باد کے خزانے پر | غم اُسکو کیا ہی بجھے گو چراغ بیوہ زنان |

**حکمت** نہ ہی طالب روزی سے کہ بیٹھ رہ کہ البتہ کھائیگا اور نہ ہی مطلوب اجل سے

مت بھاگ کہ جان بچا کر نہ لیجائیگا **قطعہ**

| | |
|---|---|
| رزق کی کوشش تو کریا چھوڑ دے | حق سے پہنچیگا وہ تجھکو بر محل |
| گر پلنگ و شیر کے تو منہہ مین جائے | تجھکو کھانے کے نہین دے بے اجل |

**حکمت** جو کہ اپنی قسمت کا نہین ہاتھہ نہین آتا اور مقسوم اپنا جہان کہین ہو پہنچ رہتا ہے

**بیت**

| | |
|---|---|
| سُنا ہے تو نے سکندر بکو چہ ظلمات | گیا ہزار تعب سے پیا نہ آب حیات |

**حکمت** صیاد بے روزی دریا مین مچھلی نہین پکڑ سکتا اور ماہی بے اجل خشکی مین نہین مرتی

**فرد**

| | |
|---|---|
| مسکین حریص پھرتا ہے دن رات دہر مین | روزی کے پیچھے اور عقب اُسکے ہے اجل |

**حکمت** تونگر فاسق ایسا ہے جیسا ڈھیلا سونے کا مُلمع کیا ہوا اور درویش صالح جیسے محبوب خوب خاک مین بھرا ہوا یہہ مثل ہے موسیٰ علیہ السلام کے جُبہ صد پارہ کا اور وہ نظیر ہے فرعون کی ریش مُرصع کا نیکون کی تنگی کا انجام کُشایش ہے اور بدون کی دولت کا پستی

**قطعہ**

| | |
|---|---|
| دولت و جاہ جس کتئین ہے جان | خاطر خستہ وہ رکھے گا کیا |
| اُسکو کہہ دے کہ جاہ و حشمت سے | عاقبت مین تو کچھ نپاوے گا |

**حکمت** حاسد بخیل ہے نعمت اللہ کا اور دشمن ہے بیگناہ کا **قطعہ**

| | |
|---|---|
| ایک بیہودہ یاوہ گو مردک | کہہ رہا تھا عیوب صاحب جاہ |
| مین کہا تو اگرچہ ہے بدبخت | نیک بختونکا کیا ہے اسمین گناہ |

**قطعہ**

| | |
|---|---|
| حاسد کے واسطے نہ کبھو چاہنا بلا | وُہ بدنصیب آپ بلامین ہی مبتلا ؛ |
| حاجت ہی کیا جو اُسپہ تو دشمن کرے تعین | دُشمن وُہ سخت اُسکے ہی دنبیچھے لگا ہُوا |

## حکمت

شاگرد بے ارادت عاشق ہے زر ہی چلنے والا بے معرفت طایر ہے بال و پر عالم بے عمل درخت بے ثمر ہی اور زاہد بے علم بن دروازے کا گھر مُراد قُران کے نازل ہونے سے حاصل کرنا سیرت خوب کا ہی نہ فقط پڑھنا سُورت مکتوب کا جاہل عابد پیادہ تیز رفتار ہی اور عالم عبادت مین سُست سوتا ہوا سوار وُہ گنہ گار جو گناہ ہو دست بردار بہتر اُس عابد سے جسکو ہو غُرور و پندار ؛

## بیت

| | |
|---|---|
| کوتوال خوب صورت نیک خو | بہتر اُس عالم سے ہی موذی ہو جو |

**حکمت** ایک شخص سے پوچھا کیا ہی عالم بے عمل کہا اُسنے جیسے زنبور بے عسل

## بیت

| | |
|---|---|
| زنبور بے مُروّت و بے رحم سے یہہ کہہ | دیتا نہین ہی شہد تو پھر ڈنک بھی نمار |

**حکمت** مرد بے مُروّت زن ہی اور زاہد لالچی راہ زن

## قطعہ

| | |
|---|---|
| اے شخص مکر و زور سے جامہ بنا سفید | بہر نمود نامے کو اپنے سیہ کیا ؛ |
| دُنیا سے ہاتھ کیجئے کوتاہ تو ہی لُطف | استین گر بڑی ہوئی یا چھوٹی فایدا |

## حکمت

دو شخص ہین کہ حسرت اُنکے دل سے نہین جاتی اور اُنکا پائے نقصان کُل رسوائی سے نہین نکلتا ایک وُہ سوداگر جسکی ناؤ تباہ ہوئی دوسرا وارث اُس شخص کا کہ جسنے نشست قلندرون مین کی ؛

## نظم

خون تیرا ہو فقیرون مین مباح / گر نکردے مال تو اپنا سبیل
اُنمین مت جا جنکے جامے مین کبود / خان ومان پر کھینچ یا انگشت نیل
آشنائی فیل بانون سے نکر / یا بنا وہ گھر کہ جسمین آئے پیل

**حکمت** خلعت بادشاہ کا اگرچہ عزیز ہی پر اپنا پرانا جامہ عزیز تر ہی بڑے آدمیون کے دسترخوان پر ہر چند کہ کھانا لذیذ اور نفیس ہی لیکن اپنی جھولی کا ٹکڑا نہایت لذیذ ہی

**بیت**

ساگ اور سر کہ اپنی سعی سے ملے اگر / حلوان ونان صاحب دہ سے ہی خوبتر

**حکمت** خلاف عقل صائب کا ہی اور توڑنا عہد اہل دانش کا وار وا اپنے گمان پر کھانی اور راہ بن دیکھے بے کاروان کے چلنی امام غزالی سے پوچھا کہ علم مین تو اس مرتبے پر کیونکر پہنچا بولا جس چیز کو مین نجانتا تھا اُسکے پوچھنے سے عار نکی **قطعہ**

اُمید حفظ اگر چاہے تو موافق عقل / تو نبض اپنی طبیب مزاج دان کو دکھا
خفیف ہونے سے مت ڈر تجھے نہ آئے سو پوچھ / کہ عقل سے وہی ہو ویگا رہنما تیرا

**حکمت** جس چیز کو جانے تو کہ مقرر معلوم ہو جائیگی اُسکے پوچھنے مین جلدی نکر کہ دانائی کا زیان ہی اسمین اور عقل کا نقصان **قطعہ**

جو دیکھا ہاتھ مین داؤد کے لقمان دانانے / کہ لوہا معجزے سے نرم مثل موم ہوویگا
نہ پوچھا اُسنے کیا کرتا ہی تو اور کیا بناتا ہی / وہ سمجھا تھا کہ بن پوچھے ہی یہہ معلوم ہوویگا

**حکمت** ضروریات صحبت سے ایک یہہ ہی کہ صاحب خانہ کی بغیر مرضی کچھہ نکرے اور نہ کہے تو تاکہ تیری اُسسے بنی رہے **قطعہ**

سخن کہہ مرضی سامع کو پاکر / خلاف اُسکے زبان پر حرف مت لا

| | |
|---|---|
| جو دانا ہمنشین مجنون کا ہووے | تو لازم ہی کرے مذکور لیلی |

## حکمت

جو کوئی بدونکے ساتھ بیٹھے اگرچہ خو بو انکی نہ پکڑے پر خواہ مخواہ انکے طریق مین وہ بھی متہم ہووے جیسے ایک شخص خرابات مین نماز کو جائے اور لوگون مین شراب خوار کہلائے

## مثنوی

| | |
|---|---|
| گوارا آپکی تونے حماقت | کہ دانا ہی گر رم کی نادان سے صحبت |
| جو مین نے پند ایک دانا سے پوچھا | کہا نادان سے کیجو نہ خلطا |
| جو عاقل وقت کا ہی خر ہوگا | اگر احمق ہی احمق تر نہ ہوگا |

**حکمت** حلم اونٹ کا ظاہر ہی اگر ایک لڑکا اسکی مہار پکڑے اور سو فرسنگ لیجائے گردن اپنی اسکی متابعت سے نہ کھینچے اور اگر کوئی پہاڑ کا درا ایسا ڈراناکہ موجب ہلاکت کا ہو سامنے آوے اور لڑکا نادانی سے چاہے کہ وہان جائے زمام اپنی اسکے ہاتھ سے تڑا لے پھر اطاعت نکرے کہ سختی کے وقت نرمی کرنا برا ہی اور کہہ گئے ہین کہ دشمن مہر و لطف سے نہین پھرتا بلکہ طمع زیادہ ہی کرتا

## قطعہ

| | |
|---|---|
| مہر جو تجھہ پر کرے ہو جا تو اسکا خاک پا | دیکھے جسے دشمنی آنکھو نمین اسکی ڈال خاک |
| پیار کی باتین ملایم سخت گو سے فایدہ | زنگ کا کھایا ہوا کب نرم سوہن سے ہو پاک |

**حکمت** جو کوئی اورونکی بات مین بن پوچھے بولے اسواسطے کہ لوگ فضل و کمال اسکا جانین یہہ گمان اسکا غلط ہی بلکہ نادان اسکو سمجھینگے

## قطعہ

| | |
|---|---|
| مرد ذی عقل کچھہ نہ دیوے جواب | جبتک اس سے کرے نکوئی سوال |
| ہووے برحق گو اگرچہ سچا لیک | اسکے دعوے پہ ہو گمان محال |

**حکمت** ایک زخم جامے مین چھپائے رکھتا تھا مین حضرت شیخ رحمۃ اللہ ہر روز مجھسے پوچھتے کہ گھاؤ تمھارا کیسا ہی پر یہہ نہ پوچھتے کہ کہان ہی سمجھا مین کہ ذکر ہر عضو کا مناسب نہین اِسّے مقام اُسکا نہین پوچھتے اور عقلمندون نے کہا ہی جو کوئی بات بن سمجھے کہہ بیٹھیگا جواب سے اُسکے رنج کھینچیگا؛

**قطعہ**

جبتلک تو نجانے کہ سخن خوب ہی کہنا — لازم ہی کہ منہہ مین نہ زبان اپنی ہلاوے
گر سچ کہے اور قید رہے تو تو ہی بہتر — اِسّے کہ تیرا جھوٹھ تجھے اُسّے چھڑاوے

**حکمت** جھوٹھ بولنا ضرب ثابت کی مانند ہی اگر زخم اچھا ہوجاوے تو بھی نشان رہ جاتا ہی چنانچہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی ایک مرتبہ جھوٹھے جو ہوئے انکے سچ کہنے پر بھی اعتماد نرہا؛

**قطعہ**

جس شخص کی یہہ جانین کہ عادت ہی راستی — گرد ہوین عفو اُسکی کرے گر کبھو خطا
مشہور ہو دروغ کجی سے جہان مین جو — سچ بھی اگر کہے تو نباور ہو ایک ذرا

**قطعہ**

گرفت ایک جھوٹھ کی دانا کرین کب؛ — خصوص اُسکی جو اکثر سچ ہو کہتا
دروغ و کذب سے جو ہووے مشہور — سخن سچا بھی جانین اُسکا جھوٹھا

**حکمت** عزیزتر خلق اللہ مین آدمی سب کے نزدیک ہی اور ذلیل تر کتا دانا ؤنکے نزدیک سگ وفادار بہتر ہی انسان ناشکرگذار سے؛

**قطعہ**

نہ بھولے ایک لقمے کو بھی کتا — تو پتھر مارے گو سو بار اُسکو؛
نوازے مدتون سفلے کو گر تو — ایک ادنی بات پر تجھسے لڑے وہ

**حکمت** نفس پرور ہنرمند نہین ہوتا اور بے ہنر لیاقت سرداری کی نہین رکھتا؛ **قطعہ**

بخیل ہرچند کہ بوجہل ہو پہ تو حشم نکر / کہ وہ سوتا ہے بہت اور بہت ہے کھاتا
فربہی اسکی ہی گر چاہئے ہے تجھکو بھی / خر کی مانند تو پھر ظلم اٹھا لوگون کا

**حکمت** انجیل مین آیا ہے کہ اے فرزند آدم اگر دولت دون تجھے تو تو مجھ سے دھیان اٹھاکر مشغول اسمین ہوتا ہے اور جو مفلس کرون تو تنگدستی سے اپنے حال پر روتا ہے پس حلاوت میرے ذکر کی کب پائی تونے اور عبادت کسوقت کی

**قطعہ**

کبھی دولت سے ہے مغرور غافل / کبھی ہے مفلسی کا تجھکو شکوا
خوشی اور غم مین تیرا حال ہے یہ / عبادت حق کی پھر تو کب کریگا

**حکمت** خواہش الٰہی کسیکو تخت سے نیچے گراتی ہے اور کسیکو مچھلی کے پیٹ مین بچاتی ہے یعنے فرعون علیہ اللعنۃ کو گرایا اور یونس علیہ السلام کو بچایا ؛

**بیت**

تو ہووے پیٹ مین مچھلی کے گو تھا جسطرح یونس / ولے اچھا وہی ہے وقت جسمین ذکر ہو مونس

**حکمت** اگر قہر کی تلوار کھینچے تو ہر ایک نبی اور ولی سر چھپائے جو غمزۂ لطف کو جنبش دیوے تو بدونکو نیکون مین پہنچائے ؛

**قطعہ**

محشر مین وہ خطاب کرے قہر سے اگر / پیغمبرون کے تئین نرہے جائے معذرت
لطف وکرم سے بد کو دیوے اگر اٹھا / شقیون کے تئین بھی پھر تو ہو امید مغفرت

**حکمت**

جو شخص کہ طور پسندیدۂ دنیا سے راہ راست اختیار نکرے عذاب آخرت مین گرفتار ہوگا جیسا کہ کہا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مین حاصل اسکا یہہ ہے مقرر چکھاونگا انکو عذاب [illegible]

**بیت**

بزرگ [illegible] پہلے [illegible] آدمی کو پند / سنیے نہ اسکو تو کرینگے قیدخانہ مین بند

حکمت نیک بخت جتنے ہین اگلون کی حکایتین اور مثلون سے پند لیتے ہین پہلے اُسنے کہ پچھلے انکی حالات کو ضرب المثل کرین ؛ **قطعہ**

| | |
|---|---|
| دانے کے پاس آنہ پھرے مرغ مطلقا | طایر پھنسے ہوئے نظر آوین اُسے اگر |
| اگلون کی تو مصیبتون کو سُنکے پند لے | تا تیرے حال زار سے لیوین نہ پند گر |

حکمت جس شخص کا گوش ارادت بہرا بنایا ہی وُہ کیونکر سُنے اور جس کسیکو سعادت کی کمند سے کھینچا ہی وُہ کیونکر نجائے ؛ **قطعہ**

| | |
|---|---|
| خُدا کے دوستون کی رات اندھیری | لبان رنذر روشن ہی وُہ تابان |
| سعادت زور بازو سے نہین یہہ | فقط باعث ہی اِسکا لُطف یزدان |

**رباعی**

| | |
|---|---|
| تجھ سا کہین مُنصف ہی جو دلمان ہون نالان | سب حکمون سے ہی بُلند تیرا فرمان |
| بھولے نہ وُہ جسکو ہو ہدایت تیری | تو جسکو بُھلاوے اُسکو پھر راہ کہان |

حکمت فقیر نیک انجام بہتر ہی بادشاہ بدفرجام سے **بیت**

| | |
|---|---|
| تجھے شادی ہو جسکے بعد جان اُس کنٹین اچھا | کہین اُن شادیون سے جنکے پیچھے ہووے غم پیدا |

حکمت زمین کو آسمان سے فیض ہی اکثر اور آسمان کو اُسنے ہی کدورت سراسر جس باسن مین جو کچھ ہوگا سو ہی ٹپکیگا ؛ **بیت**

| | |
|---|---|
| جو تمکو ناپسند آئی میری خو | تو اپنی نیک خو ہرگز نہ چھوڑو |

پند حقتعالی عیب دیکھتا ہی اور چھپاتا ہی ہمسایہ نہین دیکھتا لیکن پکارتا ہی ؛ **بیت**

| | |
|---|---|
| نعوذ باللہ اگر ہوتا غیب دان عالم | کسیکو چین نہ دیتا کبھی کوئی اکدم |

حکمت کھودنے سے زر کھان سے نکلتا ہی اور ان کندن مین بخیل کے ہاتھ سے ؛ **قطعہ**

| | |
|---|---|
| رہتا ہی منتظر نہین کھاتا بخیل اور | کہتا ہی کھانے والے سے اچھا امیدوار |
| ایک روز دیکھ لیجیو تو جائیگا تمام | زر ہاتھ مین عدو کے مریگا وہ خاکسار |

## حکمت

**مثنوی** جو کوئی زبردستون کو نہ بخشے زبردستون کے ظلم مین پھنسے

| | |
|---|---|
| یہہ کون بات ہی بازو مین جسکے قوت ہو | وہ توڑ ڈالے ہر ایک ناتوان کے پنجے کو |
| نہ بجور رنج ضعیفون کے قلب کو زنہار | کہ تو بھی ظلم سے زور آورون کے ہوناچار |

**حکمت** عقل مند جب قضیہ جھگڑا آپسمین دیکھتے ہین الگ ہوجاتے ہین اور صلح دیکھتے ہین تو دل بیٹھتے ہین کہ اسوقت سلامتی جدائی مین تھی اور اب حلاوت ملاپ مین ہی۔

**حکمت** جواری کو اٹھارہ چاہیئے ہین لیکن تین کانے ہی آتے ہین **بیت**

| | |
|---|---|
| میدان سے ہی چرنے کی جا خوبتر کہین | گھوڑے کی باگ ہاتھ مین گھوڑے کے پر نہین |

## حکمت

ایک درویش یہہ مناجات کرتا تھا یارب بدونپر رحم کرکہ نیکون پر آپ رحم کیا ہی تونے کہ انکو نیک پیدا کیا پہلے نقش و نگار جامے پر جسنے کروائے ہین اور انگوٹھی بائین ہاتھ مین رکھی وہ جمشید تھا لوگون نے پوچھا اسسے زینت بائین ہاتھ کو کیون دی ہی تونے باوجود اسکے کہ داہنا فضیلت رکھتا ہی بولا دست راست کو فقط زینت راستی کافی ہی

## قطعہ

| | |
|---|---|
| فریدون نے کہا خرگاہ کے گرد | یہہ نقاشان چین سے دیوین لکھ |
| بدون سے کر بھلائی مرد عاقل | اب جتنے نیک ہین سو خود ہین بہتر |

**حکمت** ایک بزرگ سے پوچھا کہ فضیلت داہنا ہاتھ رکھتا ہی انگوٹھی بائین ہاتھ مین

کیون پہنتے ہین کہا اُسنے نہین جانتا تو کہ صاحب فضیلت ہمیشہ آرایش دُنیا سے محروم ہین

**بیت**

| | |
|---|---|
| بخت و دولت ہی اور نصیبا خلق ہی جسنے کیا | تخت وہ دیتا ہی یا فضل و ہنر کا مرتبا |

**حکمت** نصیحت بادشاہون کو کرنی اُسے لایق ہی کہ خوف سر کا اور اُمید زر کی نرکھتا ہو ؀

**مثنوی**

| | |
|---|---|
| موحّد کے پاؤن تلے رکھے زر | کہ شمشیر کو اُسکے بالائے سر |
| اُسے ہو نہ مطلق ہراس و خوشی | ہی بنیاد توحید کی بس یہی |

**حکمت** بادشاہ دفع کرتا ہی ستمگارون کو اور کوتوال خونخوارون کو قاضی اصلاح چاہتا ہی چورونکی اور جیب کترونکی ہرگز دو دشمن راضی ہوکر قاضی کے پاس نہین جاتے بلکہ اُسوقت دھیان بھی اُسکا نہین لاتے ؀

**قطعہ**

| | |
|---|---|
| ہو حق معاینہ ہو چاہئے تجھکو دینے کا | تو دے گذر تو اُسے غیر جنگ و دل تنگی |
| جو کوئی دیوے نہ محصول کو خوشی سے تجھے | تو اُسسے لیوین بزور آودہی و سرہنگی |

**حکمت** سب کے دانت کُند ہوتے ہین کھٹائی سے مگر قاضی کے مٹھائی سے

**بیت**

| | |
|---|---|
| تو پانچ کھیرے بھی اگر قاضی کتئین رشوت مین دے | خربوزونکی فالیز دس ثابت کرے تیرے لئے |

**حکمت** قحبہ پیرزال بدکاری سے توبہ نکرے تو کیا کرے کوتوال معزول مردم آزاری کو ترک نکرے تو کیا کرے ؀

**بیت**

| | |
|---|---|
| ہی مرد راہ خدا بس جوان گوشہ نشین | کہ مرد پیر مین اُٹھنے کی تاب آپ نہین |

**بیت**

جوان پر زور ہو اور وہ کرے پرہیز شہوت سے | کہ آلت پیر کی اٹھتی نہین ضعف و نقاہت سے

## حکمت

ایک حکیم سے لوگون نے پوچھا کہ کتنے درخت نامی خالق نے بلند و پر ثمر پیدا کئے ہین پر کسیکو آزاد نہین کہتے اِلّا سرو کو کہ پھل نہین رکھتا اسمین کیا حکمت ہے کہا اُسنے ہر ایک کو بہار و خزان لازم ہے اِسی سبب کبھی تر و تازہ ہے کبھو مرجھایا اور سرو کو یہہ دونون نہین ہر ایک وقت مین اُسکو تازگی ہے اور صفت آزادون کی یہی ہے

## قطعہ

جو تجھ پہ گذرے نہ کچھ دلمین لا کہ مدت تک | رہیگا بعد خلیفہ کے دجلۂ بغداد
اگر تو گانٹھ کا پورا ہے نخل سا ہو کریم | نہین [illegible] سرو کی مانند سب سے ہو آزاد

**حکمت** دو شخص موئے اور حسرت لے گئے ایک وہ کہ رکھتا تھا اور نہ کھایا دوسرا وہ کہ جسنے جانا اور نکیا۔

## قطعہ

عالم و فاضل اگرچہ ہو بخیل | عیب گو اُسکے نہین سب بر ملا
گو ہو آلودہ گناہون مین کریم | پر کرم [illegible] نہین رکھے چھپا

## خاتمہ

مدد سے بادشاہ محسن کی اور اللہ معاون کی کتاب گلستان تمام ہوئی اور اسمین کلام متقدمین کا بطریق استعارہ بطور مولفون کے نہین لایا [illegible] ابھی دل مین نہین آیا

## بیت

جامہ پرانا [illegible] | [illegible] سے ہو لائے مستعار

اگر گفتگو سعدی [illegible] سکین [illegible]

بیہودہ بکبک سے مغز پھرانا اور بیفایدہ رنج اُٹھانا عقلمندونکا کام نہین لیکن خطاب فی الحقیقت صاحبدلان راستی آرائے سے ہی اسواسطے ظاہر کیا جاتا ہی کہ اُسنے نصیحت کے موتیونکی لڑی بنائی ہی اور پندونکی دارو ئے تلخ شہد ظرافت مین ملائی ہی تو طبع سننے والے کی ملول ہو اور دولت قبول سے محروم نرہے ۞ مثنوی

| | |
|---|---|
| نصیحت مین نے کی ہی اپنے ڈھب پر | مزا پایا ہی اسمین عمر کھو کر ۞ |
| کسیکے سُنتے ان سُنے سے کیا کام | رسولون کو فقط دینا ہی پیغام |

قطعہ

| | |
|---|---|
| سدا مصنف و کاتب کے حق مین انکے ناظر | طلب خُدا سے کیا کیجو رحمت و غفران |
| اور اُسکے بعد جو مالک ہو اُسکا اُسکے لئے | پھر اپنے واسطے توفیق چاہیو ہر آن |

خاتمہ

اما بعد حمد و صلوٰۃ کے پوشیدہ و مخفی نرہے کہ اِس ایام بہارا انجام مین ترجمہ گلستان کمیاب تھا اور بسبب فور خواہش کے دل ہر ایک خریدار کا پر اضطرار و اضطراب تھا لہذا مقبول بارگاہ کریم جناب قاضی ابراہیم بن قاضی نور محمد صاحب پُلبندری اور جناب نور الدین بن جیوا خان صاحب نے عنان گلگون توجہ طرف طبع اُسکی منعطف کرکے بتصحیح تام و تنقیح مالا کلام جناب مولانا مولوی جلال الدین صاحب و مولوی نور محمد صاحب و مولوی علاء الدین صاحب و مولوی عبد الملک صاحب بدرجۂ اعلی کو پوچا دیا فقط ۔

تاریخ طبع زاد کاشف علوم شرع مبین جناب مولانا مولوی جلال الدین صاحب المتخلص بتمزہ ۞

تاریخ

| | |
|---|---|
| ہوئی طبع حسد مہ یہہ رنگین کتاب | پڑی مجکو تاریخ کہی شتاب ۞ |